MONTHLY KARACHI

MUSTAFAI NEWS

ماہنامہ

مصطفائی نیوز

جلد نمبر 03 شمارہ نمبر 28

اپریل 2010

اردو سیکھئے، اردو بولیئے، اردو لکھیئے، اردو سے پیار کیجئے اور دوں کو فروغ دیجئے

اسلیئے کہ اردو ہماری قومی زبان ہے ،اردو ہمارا قومی اثاثہ ہے

چیف ایڈیٹر
محمد عابد ضیائی قادری

ایڈیٹر
صفدر نوری

ایگزیکٹو ایڈیٹر
محمد صدیق حبیب

مدیر منتظم
سیاب احمد صدیقی

اس شمارے میں

فروغ فکر قرآن		
اداریہ		03
انقلاب اسلامی کے معمار روحانی	ڈاکٹر ظفر اقبال نوری	04
روٹی کپڑا اور مکان	ڈاکٹر عبدالقدیر خان	06
مجرموں کی سرپرست پولیس، پولیس کے سرپرست حکمران	عبدالقدوس منہاس	08
تگ و تاز	ادارہ	10
المصطفیٰ لاہور: تقسیم تحائف وجہارت مریضاں مہم	ادارہ	15
مصطفائی ماڈل اسکول سوک کلاں: تقسیم انعامات	ادارہ	16
مصطفائی ماڈل اسکول بدو کی لاہور	سیاب احمد صدیقی	17
بن غازی (لیبیا) میں جشن میلاد النبی ﷺ	حسنات احمد قادری	19
غازی عبدالقیوم شہید اور نتھورام کا قتل	ادارہ	20
حشرات	عبداللہ طارق سہیل	22
انتظار ہے	ڈاکٹر صفدر محمود	23
ڈیرہ اسماعیل خان میں میلاد النبی کے دن خون خرابہ کیوں؟	ادارہ	24
اگر جمہوریت کی لوڈشیڈنگ ہوتی تو..........	اسلم کھوکھر	25
جمہوری حکومت کے نایاب تحفے	نوید مسعود	27
کھیل فروغ ناانصافی کا	رفیق ڈوگر	28
غربت کا مقدمہ، وکیل کی تلاش	مطیع الرحمن	30
خواتین کا صفحہ	ڈاکٹر عفت صدیقی	31
بچوں کا صفحہ	عبدالباسط	32

ادارے کا تمام مضامین سے اتفاق رائے ضروری نہیں، ادارہ

مجلس شوریٰ

- علامہ جمیل احمد نعیمی ضیائی
- ڈاکٹر ظفر اقبال نوری
- ڈاکٹر محمد شریف سیالوی
- ڈاکٹر جلال الدین نوری
- پروفیسر ڈاکٹر مرتضیٰ جیبین اشرفی
- ڈاکٹر حمزہ مصطفائی
- نوخیز انور صدیقی
- محمد اسلم الوری
- پروفیسر ریاض نوری
- انجینئر ادریس غفار
- ممتاز احمد ربانی ایڈوکیٹ
- جاوید مصطفائی

مجلس ادارت

- مفتی محمد عاصم نیروی
- معین الدین نوری
- سعید النبی خان
- نعمان رحمانی
- ذیشان مصطفائی
- مولانا محمد ذاکر صدیقی
- عبدالعزیز موسیٰ
- حافظ عبدالواحد
- ڈاکٹر خالد اقبال

نامہ نگاران

بیورو چیف لاہور	ساجد الرحمٰن سلہری
اسلام آباد	جاوید خان
گجرات	عبدالقادر مصطفائی
حیدرآباد	سلیم اختر غوری
پشاور	رفیق قریشی
چکوال	گل احمد
گوجرانوالہ	حافظ قاسم مصطفائی
فیصل آباد	هارون رشید
منڈی بہاؤالدین	ڈاکٹر ارشد القادری
ملتان	طالش عقیل میرانی
ایبٹ آباد	محمد حنیف عباسی
راولپنڈی	مولانا عبدالکبیر میر

قانونی مشیران شوکت علی کھوکھر، ارشد محمود بھٹی

03 مصطفائی هاوس محمد بن قاسم روڈ نزد ایس ایم لاء کالج چورنگی
کراچی پاکستان 74000

contact : 0321-8234458 0300-9551332 0345-2229903 Email:mustafainews@gmail.com
Website:www.mustafai.com

قیمت 20/روپے، سالانہ 250/روپے مع ڈاک خرچ

پتہ ترسیل زر: ماہنامہ مصطفائی نیوز پی او بکس نمبر 7300 جی پی او صدر کراچی

پبلیشر محمد صدیق حبیب نے سٹی پریس سے چھپوا کر مصطفائی ہاؤس محمد بن قاسم روڈ کراچی سے شائع کیا

اقرأ باسم ربک

فروغِ فکرِ قرآن

قرآن پڑھیں......قرآن سمجھیں......قرآن پر عمل کریں

سورة الحج

انسان کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لئے قیامت کی ہولناکیوں کے ذکر سے سورت کا آغاز کیا گیا ہے۔اور لوگوں کو بتایا گیا ہے کہ اے لوگو! اپنے رب کے غضب سے بچو! حقیقت یہ ہے کہ قیامت کا زلزلہ بری چیز ہے یہ زلزلہ قیامت کی ابتدائی کیفیات میں سے ہے زمین ایک دم الٹی پھرنی شروع ہو جائے گی اور سورج بجائے مشرق کے مغرب سے طلوع ہوگا۔شرک کے بطلان پر واضح دلائل بیان کر کے بتایا گیا ہے کہ خدائے واحد کو چھوڑ کر بتوں کو پوجنے والا دنیا و آخرت دونوں تباہ کر بیٹھتا ہے۔

حج کے اعلان کا حکم ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام تعمیر کعبہ مکمل کر چکے تو انہیں حکم ملا کہ ''واذن فی الناس بالحج ''لوگوں میں حج کا اعلان عام کر دو۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی رب العالمین! تمام لوگ میری آواز کیسے سنیں گے۔؟ حکم ملا کہ اعلان کرنا تمہارا کام لوگوں تک اس آواز کو پہنچانا ہمارا کام ہے چنانچہ جس نے اعلان ابراہیم علیہ السلام پر ایک بار لبیک کہی وہ زندگی میں ایک بار حج کی سعادت حاصل کرے گا اور جس نے ایک سے زیادہ بار لبیک کہی وہ اسی کے مطابق حج کی سعادت حاصل کرے گا۔

امت مسلمہ کو آگاہ کیا گیا ہے کہ توحید و رسالت کی تعلیم کو عام کرنے کے لئے تمہارا انتخاب ہوا ہے لہٰذا اس مقصد عظیم کو حاصل کرنے کے لئے ہر امکانی کوشش کرو اب تک مسلمان جو روستم سہتے رہے ہیں اب انہیں ظلم کا جواب طاقت سے دینے کی اجازت دی جارہی ہے تاکہ وہ اللہ کے مقدس گھر بیت اللہ کو ہر قسم کے شرک و کفر سے پاک کریں۔بتایا گیا ہے کہ یہ ایسا دین نہیں ہے کہ تم اس پر عمل کر کے مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ یا اس دین کو اپنانے سے تمہاری مادی' علمی اور روحانی ترقی رک جائے گی یا تم دوسری قوموں سے پیچھے رہ جاؤ گے ہرگز نہیں یہ دین ہر قسم کے جمود سے پاک ہے اسے سمجھنا آسان ہے اس پر عمل کرنا آسان ہے جو قوم اس کے اصولوں کو اپناتی ہے وہ سرفرازی حاصل کرتی ہے اور اس کی برکات سے مستفیض ہوتی ہے۔

تاریخی طور پر اس امت کا رشتہ اسی مرکز خیر و برکات سے ہے جس کی نگرانی مختلف انبیاء سے ہوتی ہوئی حضرت ابراہیم علیہ السلام تک پہنچی ہے تمہارے ملی نام (مسلمان) کی نسبت بھی اسی مرکز سے منسوب ہے جو ہمیشہ اللہ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرنے والے ہیں۔آخر میں مسلمانوں کی ہمت بندھائی گئی ہے کہ اسلام کا پرچم لے کر خلوص دل سے آگے بڑھتے رہو''ھو مولکم فنعم المولی ونعم النصیر ''وہی تمہارا مولا بہترین کارساز مدد فرمانے والا ہے۔

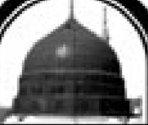

فروغِ عشقِ رسول

نعت رسول مقبول

(صلی اللہ علیہ وسلم)

دیتا ہے مجھے خواہش اظہار سے پہلے
گزار ہے کوئی بھی سرکار سے پہلے

لیتی ہے سحر روز ہی سنگھار سے پہلے
کچھ نور ترے گیسوئے خمدار سے پہلے

محتاج تو ہیں اس کے سبھی عابد وزاہد
آغاز کرے ہم سے گنہ گار سے پہلے

رہنے دے مجھے تشنہ دہن رہنے دے مجھ کو
ہاں کچھ نہ پلا شربت دیدار سے پہلے

پھر چاند ستاروں کو میں شرماؤں سر بزم
دامن تو بھروں خاک گہر بار سے پہلے

مر جاؤں نہ مقصود میں اس شوخ فضا میں
گھٹ جائے نہ دم بارش انوار سے پہلے

مقصود علی شاہ

فرمان قائدِ اعظمؒ

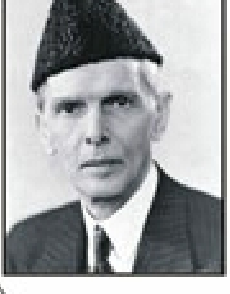

''میں نے تمہیں آزادی کے دروازے پر لا کھڑا کیا۔اب آگے تمہارا اختیار ہے۔اسے چاہے آباد کرو، چاہے برباد کردو۔میری قوم میں کثرت سے غدار اور بچھو ہیں۔میرے پاس کوئی کانسٹریشن کیمپ نہیں کہ میں ان کو بند کردوں۔میری ساری طاقت تم ہو۔اگر تم میرے ساتھ ہو تو میں طاقت ور ہوں۔''

فرمان اقبالؒ

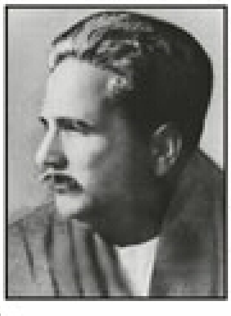

نظر اللہ پہ رکھتا ہے مسلمان غیور
موت کیا شے ہے؟فقط عالم معنی کا سفر
ان شہیدوں کی دیت اہل کلیسا سے نہ مانگ
قدر و قیمت میں ہے خوں جن کا حرم سے بڑھ کر
آہ اے مرد مسلماں، تجھے کیا یاد نہیں؟
حرف ''لا تدع مع اللہ الٰھا آخر''

علامہ اقبال نے مندرجہ بالا اشعار غازی علم دین شہید اور کراچی میں غازی عبدالقیوم شہید کے واقعات سے متاثر ہو کر قلم بند فرمائے۔

انقلابِ خیر

اداریہ

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری

یہ ماہ اپریل ہے...... دانائے راز کا مہینہ ہے! جس نے فکر ونظر کو نئی دنیاؤں کی خبر دی!...... جو ستاروں سے آگے جہانوں سے پردہ اٹھایا گیا...... جو خیالِ گم گشتہ راہ کو انگلی سے پکڑ کر منزلوں تک لے آیا۔ اور ہاں...... جس نے ایسے "انقلاب خیر" کی بنیاد رکھی...... جس نے غلامی کی زنجیریں توڑنے کے گر سکھائے...... جس نے مجبور ومحکوم قوم کو نظریے کی بے پناہ قوتیں دیں۔ جو مٹی کے ڈھیر بدنوں میں بجلیاں بھر گیا......

شب گریزاں ہوگی آخر جلوہ خورشید سے .... یہ چمن معمور ہوگا نغمہ توحید سے

(اقبالؒ)

اور سب سے بڑھ کر یہ کہ...... یادِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جس کی پلکوں سے موتی ڈھلکتے رہتے تھے...... جو رات کے پچھلے پہر، ساری حکمت ودانش، عشق کے قدموں پر ڈھیر کر دیتا...... اور ہر مسلمان کو یہ سبق یاد کراتا ؎

اسلام تیرا دیس ہے تو مصطفوی ہے

آج اپریل 2010 میں علامہ محمد اقبالؒ کو یاد کرتے ہوئے...... سوچ لرزیدہ اور قلم شکستہ ہے کہ...... ماہ اپریل کا سامنا کیسے ہو...... آج...... ؎

اے بادِ صبا کملی والے سے جا کہیو پیغام مرا .... قبضے سے امت بیچاری کے دین بھی گیا دنیا بھی گئی

(اقبالؒ)

فکر ونظر کی نئی دنیاؤں کے امین اپنا گھر اجاڑ بیٹھے...... کیا ہم زندہ قوم ہیں؟...... آج اقبالؒ کا دیس خون کے آنسو رو رہا ہے...... گلیاں کوچے ماتم کدے بن گئے، خون ودہشت اور بے یقینی کا عفریت دن دہاڑے ناچتا پھرتا ہے۔ دشمن کی خبر ہے نہ دوست کی...... گلے کٹ رہے ہیں...... مگر تیغ بردار کون؟...... کسے وکیل کریں کس سے منصفی چاہیں؟۔ ہم اجتماعی بے حسی کے بعد اجتماعی خودکشی کی طرف جا رہے ہیں اور...... شاید یہی وہ حالات ہوتے ہیں...... جب دشمن کو دشمنی کی ضرورت ہی نہیں رہتی کیونکہ گلے پر چھری چلانے اور سینے میں گولی اتارنے کیلئے اپنے ہاتھ ہی کافی ہوتے ہیں۔

حکمرانوں!...... ہوش کرو تم پاکستان کی وجہ سے حکمران ہو

سیاستدانو!...... ہوش کرو تم پاکستان کی وجہ سے سیاست دان ہو۔

علماء ومشائخ...... پاکستان آپ کے آباؤ اجداد کی مقدس میراث ہے۔

خاکم بدہن اس کے زندہ وپائندہ وجود سے روح اڑ گئی...... تو گدھ آ پڑیں گے...... اپنی مقدس میراث کو تکہ بوٹی ہونے سے بچائیے...... کہ یہ آپ کی شناخت ہے...... آپ کے بزرگوں کی نشانی ہے...... آپ میراث کے صدقے میں عالم اور شیخ طریقت تو ہیں ہی سہی...... آپ پاکستانی بھی ہیں...... اور پاکستان دنیا بھر میں...... مسلمانوں کی اٹھتی نگاہوں کا مرکز ہے۔...... خدارا! اسے بچائیے...... اسے اپنائیے اس کے وارث اور نگہبان ہونے کا اعلان کیجئے...... حکیم الامت علامہ محمد اقبال کے پیغام عمل کو سنئے...... ؎

فطرت افراد سے اغماض بھی کر لیتی ہے!
کبھی کرتی نہیں ملت کے گناہوں کو معاف

(اقبالؒ)

حالات جو بھی...... اقبالؒ یہ نغمہ سناتے ہیں۔ ؎

آسماں ہوگا سحر کے نور سے آئینہ پوش
اور ظلمت رات کی سیماب پا ہو جائے گی
شبنم افشانی مری پیدا کرے گی سوز وساز
اس چمن کی ہر کلی درد آشنا ہو جائے گی

سیدنا غوث الاعظم جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

انقلاب اسلامی کے معمار روحانی

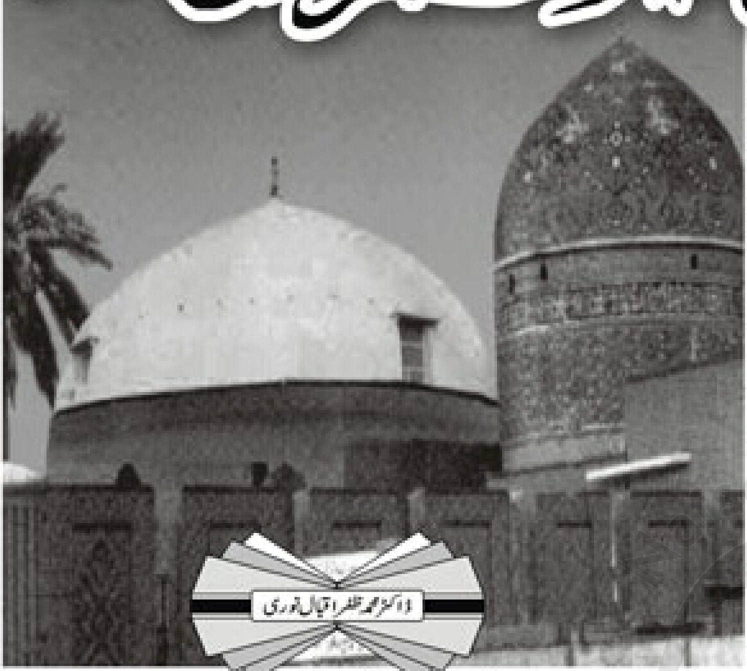

ڈاکٹر محمد ظفر اقبال نوری

عصر حاضر میں سیاسی زوال' مذہبی افتراق اور اخلاق اضمحلال اسلامی تہذیب کو کمزور سے کمزور تر کرتا جا رہا ہے۔ مادیت پرستی کے اندھیروں میں روحانیت کے ٹمٹماتے چراغوں کی لو مدھم ہو رہی ہے' ایمان کی گرمیاں ٹھنڈی پڑ رہی ہیں۔ عمل کے بازو شل ہو رہے ہیں۔ عزت و عظمت اور رد و قبول کے پیمانے بدل رہے ہیں۔ نیکی وجہ ندامت اور بدی باعث فخر سمجھی جا رہی ہے۔ منافقت کا نام حکمت اور بزدلی کا نام تدبر رکھا جا رہا ہے۔

> قم باذن اللہ کہنے والے روشن کردار اہل دل کی میراث پہ گورکن اور مجاور قابض ہیں۔ جادو ٹونے اور تعویذ گنڈے کے ماہر شعبدہ بازوں نے روحانیت کا لبادہ اوڑھ کر روحانیت کو بدنام کرنے کا دھندہ شروع کر رکھا ہے۔

دانش و بصیرت کو حماقت اور کوتاہ نظری و بے بصری کو روشنی' قلب و نظر ٹھہرایا جا رہا ہے' جو کبھی عزت و تکریم کے لائق تھے انہیں نفرت و حقارت سے دیکھا جا رہا ہے اور جو کمینے اور رذیل تھے انہیں جھوٹی عزت کے مصنوعی تاج پہنائے جا رہے ہیں۔

قم باذن اللہ کہنے والے روشن کردار اہل دل کی میراث پہ گورکن اور مجاور قابض ہیں۔ جادو ٹونے اور تعویذ گنڈے کے ماہر شعبدہ بازوں نے روحانیت کا لبادہ اوڑھ کر روحانیت کو بدنام کرنے کا دھندہ شروع کر رکھا ہے۔ اجڑی خانقاہیں' مرثیہ خواں مسجدیں' اور ریشمی غلافوں میں لپٹا قرآن شکوہ کناں ہیں' ان حالات کے علی الرغم ستم بالائے ستم یہ ہے کہ زوال و ناکامی کے اسباب اپنے اندر تلاش کرنے اور اپنی اصلاح کرنے کی بجائے ہم سارا الزام غیروں پہ دھر رہے ہیں۔ یہود و نصاریٰ کو اپنی زبوں حالی کا ذمہ دار ٹھہرا رہے ہیں۔ اور پھر طرفہ تماشہ یہ ہے کہ اس ادبار سے نجات کیلئے مدد بھی یہود و نصاریٰ ہی سے مانگ رہے ہیں۔ آج ضرورت ہے کہ قیل و قال کے مشور میں پھر سے جذب و حال کو تلاش کیا جائے۔ مخلوق سے ڈرنے کی بجائے خالق سے اپنے ٹوٹتے رشتوں کو پھر سے استوار کیا جائے۔ سچ فرمایا تھا انسانیت کے سب سے بڑے محسن اور سب سے سچے اور مخلص راہبر ہادی عالم ﷺ نے کہ تم خالق کے ساتھ اپنے معاملات کی حفاظت کرو' اللہ تعالیٰ مخلوق کے ساتھ تمہارے معاملات کا محافظ ہو جائے گا۔ یہی وہ دعوت تھی جس کی بنیاد پر محبوب سبحانی قطب ربانی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی عظیم روحانی تحریک اٹھائی اور خواص و عوام میں ایسا روحانی انقلاب برپا کیا کہ ملت کی مردہ رگوں میں پھر سے زندگی دوڑنے لگ گئی۔ حضرت سیدنا غوث الاعظمؒ کے دور کے حالات ہمارے حالات سے چنداں مختلف نہ تھے' جس طرح آج ہم مغربی فکر و فلسفہ سے مرعوب ہو کر اپنے عقائد و نظریات کو شک کی نگاہ سے

> نیکی وجہ ندامت اور بدی باعث فخر سمجھی جا رہی ھے۔منافقت کا نام حکمت اور بزدلی کا نام تدبر رکھا جا رہاھے۔ دانش و بصیرت کو حماقت اور کوتاہ نظری و بے بصری کو روشنی ' قلب و نظر ٹھہرایا جا رہاھے' جو کبھی عزت و تکریم کے لائق تھے انھیں نفرت و حقارت سے دیکھا جا رہا ھے اورجو کمینے اور رذیل تھے انھیں جھوٹی عزت کے مصنوعی تاج پھنائے جا رہے ھیں۔

دیکھتے ہیں' اسی طرح ان کے دور میں عباسی خلفاء کی علم پروری کے شوق میں کرائے گئے یونانی علوم کے تراجم مسلمانوں میں عقل محض کی غلامی اور دین گریزی کا باعث تھے' جس طرح آج ہم مادیت پرستی میں پھنس کر تعلق باللہ سے محروم ہو رہے ہیں۔ اسی طرح ان کے دور میں حلال و حرام ذرائع سے دولت سمیٹنے اور عیش و عشرت کا چلن عام تھا' جس طرح آج ہمارے گروہ علما اور طبقہ صوفیاء میں جاہ پسند' شہرت خواہ اور بے عمل لوگ گھس آئے ہیں اسی طرح ان کے دور میں بھی خلفاء و امراء کے وظیفہ خوار اور قرآن و سنت کی بجائے اپنی جھوٹی کرامات کا ڈھول پیٹنے والے مداری عام تھے' جس طرح آج پوری دنیا میں ہماری کوئی سیاسی مرکزیت نہیں ہے اور سب اسلامی ممالک الگ الگ ہیں اسی طرح ان کے دور میں بھی خلافت عباسیہ کے ساتھ ساتھ بہت سی سلطنتیں قائم تھیں جو آپس میں لڑتی رہتی تھیں۔ ان سارے فتنوں کے سدباب کے لئے اللہ کریم نے حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو منتخب فرمایا۔ انہوں نے فلسفہ و تعقل کی چکا چوند میں ملت کو قرآن اور سنت کی جانب لوٹنے کا سبق دیا۔ خلفاء سے لے کر عوام تک تعلق باللہ کو مضبوط کرنے کا درس دیا' دنیاوی جاہ و جلال اور مال گیری کی بجائے آخرت کے یوم حساب سے ڈرنے کی تلقین کی۔ ظاہر داریوں پہ مرنے کی بجائے باطن کو سنوارنے کا ذوق پیدا کیا۔ دوسروں کی آنکھوں کا تنکا دیکھنے کی بجائے اپنے شہتیر کی فکر کرنے کی روش سکھائی۔ بے عملی اور سستی کی بجائے جہد مسلسل اور تگ و تاز کے انداز سکھائے۔ ریاکاری اور شہرت خواہی کی بجائے اخلاص اور عاجزی کی تعلیم دی۔ دنیا پر مرمٹنے یا دنیا کو ترک کر

دینے کی بجائے محنت سے دنیا کمانے اور اسے آخرت سنوارنے کا ذریعہ بنانے کے ڈھنگ عطا کئے۔ دین سے دوری اسلاف سے مغائرت اور قرآن وسنت سے پہلوتہی کے تاریک ماحول میں آپ نے چارسو اسوہ رسول ﷺ کی اطاعت کے چراغ روشن کئے۔ ایسے چراغ جن کی روشنی سے ملت صدیوں تک مستفید ہوتی رہی۔ آپ نے علمی' دینی' روحانی' سماجی' سیاسی' ہر سطح پر ملت کی رہبری فرمائی'۔ بعض مورخوں کے نزدیک سلطان صلاح الدین ایوبی کی کامیابیوں کے پس پردہ بھی حضرت سیدنا غوث

> **ایسے چراغ جن کی روشنی سے ملت صدیوں تک مستفید ہوتی رہی۔ آپ نے علمی' دینی' روحانی' سماجی' سیاسی' ہر سطح پر ملت کی رہبری فرمائی'۔ بعض مورخوں کے نزدیک سلطان صلاح الدین ایوبی کی کامیابیوں کے پس پردہ بھی حضرت سیدنا غوث الاعظمؓ ہی کی تعلیم و تربیت کارفرما تھی۔**

الاعظمؓ ہی کی تعلیم وتربیت کارفرما تھی۔ آپ کی تعلیمات کا مرکزی نکتہ لوگوں میں اسلام کے لئے عمل کرنے اور قربانی دینے کا جذبہ بیدار کرنا تھا۔ خلفاء وامراء کو آپ نے جاہ پسندی ہوس' ملک گیری' اورظلم وستم سے باز رہنے کی جرات مندانہ تلقین کی۔ عالموں اور صوفیوں کوریاکاری اور تکبر سے بچنے کی مخلصانہ نصیحت کی اورعوام کو دنیا پرستی' طمع' لالچ' حسد' نفرت اور بے عملی سے پیچھا چھڑانے کی ہدایت کی۔ یہ آپ کی تحریک احیائے دین اور دعوت عزیمت ہی کا ثمرہ تھا کہ آپ کی وفات کے تین چار سال بعد ہی سلطان صلاح الدین ایوبی نے صلیبیوں کو شکست دینا شروع کردی تھی۔ اس کے پچیس تیس سال بعد سلطان شہاب الدین غوری نے ہندوستان میں پیش قدمی کا آغاز کردیا تھا۔ آپ ہی سے اخذ فیض کرکے سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیری نے کفرستان ہند میں توحید کے اجالوں اہتمام کیا تھا۔ یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ آپ نے نہ صرف اپنے عہد میں مسلمانوں کی اخلاقی وروحانی اصلاح کا عظیم کارنامہ سرانجام دیا بلکہ ملت کو اپنے بعد آنے والے فتنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے بھی تیار کردیا۔ آج ہم بھی انہی کے نقش قدم پر چل کر ان کی روحانی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر اپنے دکھوں کا مداوا کرسکتے ہیں۔ ہمارے کالم کی مختصر سطور ان کی جلالت شان کے حضور کما حقہٗ خراج عقیدت تو پیش نہیں کرسکتیں' آیئے ان کے دلوں کو بدلنے روحوں کو اجالنے اور مردہ جسموں میں زندگیاں دوڑا

دینے والے خطبات کے چند اقتباسات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ملت کے اجتماعی اضمحلال کو دور کرنے کے لئے ان کی فکرمندی اور ذوق وشوق ملاحظہ فرمایئے"

لوگو! اسلام گریہ کناں ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے دین کی دیواریں پے در پے گر رہی ہیں۔ اس کی بنیاد بکھری جا رہی ہے۔ اے زمین کے باشندو آؤ! جو گر گیا ہے اسے مضبوط کریں۔ جو ڈھے گیا ہے اسے درست کریں۔ یہ کام کسی ایک سے پورا نہیں ہوتا۔ سب ہی کو مل جل کر کرنا ہے۔ اے سورج تو آجا' اے چاند تو آجا' اے دنوں تم آجاؤ' اے زمین والو تم آجاؤ آؤ مل کر رسول اللہ کے دین کو مضبوط کرتے ہیں"۔

> **اے زمین کے باشندو آؤ! جو گر گیا ہے اسے مضبوط کریں۔ جو ڈھے گیا ہے اسے درست کریں۔ یہ کام کسی ایک سے پورا نہیں ہوتا۔ سب ہی کو مل جل کر کرنا ہے۔ اے سورج تو آجا' اے چاند تو آجا' اے دنوں تم آجاؤ' اے زمین والو تم آجاؤ آؤ مل کر رسول اللہ کے دین کو مضبوط کرتے ہیں"۔**

علماء کو نصیحت کرنے کا انداز دیکھئے۔

"اے عالمو! اے زاہدو! تم کب تک بادشاہوں اور حاکموں کے لئے نفاق برتتے رہو گے' کب تک ان سے دنیا کے اسباب اور لذات وشہوات پاتے رہو گے' تم اور اس زمانے کے بادشاہ ظالم ہو اللہ اور بندوں کے مال میں خیانت کرتے ہو اے اللہ تو منافقین کی شوکت توڑ دے اور انہیں ذلیل کردے اور زمین کو ان سے پاک کردے یا ان کی اصلاح فرمادے۔

اے بادشاہو! اے محکومو! اے ظالمو!

اے منافقو! اے مخلصو! دنیا ایک مدت تک ہے اور آخرت ہمیشہ کے لئے ہے"۔ دنیا میں ڈرے ہوئے عوام کی اصلاح کی دعوت دیکھئے۔

"اے میرے بیٹے! تجھ پر افسوس ہے دنیا کا ہاتھ میں رکھنا جائز ہے جیب میں رکھنا جائز ہے اس کا کسی سبب سے نیک نیتی کے ساتھ جمع کرنا جائز ہے لیکن دنیا کا دل میں رکھنا جائز نہیں ہے اسکا دروازہ پر کھڑا رہنا جائز ہے مگر دروازے سے آگے بڑھنا جائز نہیں ہے"۔

☆☆☆☆☆

کراچی اسٹیٹ

کراچی شہر میں اپنی جائیداد کی خرید وفروخت اور کرائے پر لینے دینے کیلئے بااعتماد نام

پروپرائیٹر: ندیم ہارون

دکان نمبر 2 رفعت منزل کیمبل روڈ آف برنس روڈ نزد شیل پٹرول پمپ کراچی

Contact:0321-9241196 021-2214212

روٹی کپڑا اور مکان

پاکستان میں اس نعرہ کو بلند ہونے سے پیشتر یہ کمیونزم سے متاثر ہندوستان میں وجود میں آیا تھا۔اور یہ اس مشہور ہوگیا تھا کہ منوج کمار نے اپنی فلم کا بھی نام رکھدیا اور اس کو گولڈن جوبلی منا کر بہت شہرت ملی۔کمیونزم نے ہندوستان میں

اندازہ کر سکتے ہیں۔کچھ اسی قسم کے معجزات ہمارے ملک میں بھی ظہور پذیر ہوئے ہیں۔اور عوام ان سے اچھی طرح واقف بھی ہیں۔لیکن مجبور ہیں کچھ کر نہیں سکتے اور بولنے سے ڈرتے ہیں۔بہر حال یہ اس ملک ہندوستان کا حال ہے جس نے یہ نعرہ

یہ ہماری ایک بڑی سیاسی جماعت کا نعرہ ہے

جس کی بنیاد پر انہوں نے 1971 کے الیکشن میں خاصی کامیابی حاصل کی تھی۔

یہ بے چاری سیدھی سادی قوم ہے۔

آپ اس کو جو بھی نعرہ دیں، گولی دیں یہ بخوشی قبول کر لیتی ہے۔

پہلے اپنے قدم جمائے (مغربی بنگال اس کا گڑھ تھا) اور پھر پاکستان میں کچھ لوگ اس سے متاثر ہوئے کہ اس میں غریبوں کی مدد کا اصول اور وعدہ تھا۔ یہ تین نام یعنی روٹی' کپڑا اور مکان دراصل غریب انسان کی تین اہم بنیادی ضروریات کے نام ہیں۔ یعنی خوراک، رہائش گاہ اور لباس۔عیار سیاست دانوں نے اسکی مقبولیت کو سمجھ کر انتخاب میں اپنے منشور میں شامل کر کے ووٹ حاصل کرنے کا ذریعہ بنالیا اور وہ بے چارے غریب کی دلی تمنا اور آواز ہونے کی وجہ سے کامیاب رہے۔دوسرے وعدوں کی طرح اس کا بھی برا حشر ہوا لیکن عوام خواب خرگوش میں مبتلا ہو کر اچھے دنوں کے خواب اور امید میں زندگی گزارنے لگے۔

ہندوستان مین بھوپال کا ایک چمار جگجیون رام نائب وزیر اعظم اور وزیر دفاع کے عہدے پر فائز ہوا (اس کی بیٹی میرا کماری آجکل لوک سبھا کی اسپیکر ہے) یہ برسوں وزارت کے

ڈاکٹر عبدالقدیر خان

عہدے پر رہا۔اور اسکی مالی حال اس قدر اچھی ہوگئی کہ پارلیمنٹ میں کسی نے جب اس سے سوال کیا کہ جگجیون رام جی آپ کے بیٹے سریش بھائی نے چوبیس کروڑ روپیہ انکم ٹیکس کیوں ادا نہیں کیا تو منسٹر صاحب موصوف نے مسکرا کر فرمایا کہ وہ شاید بھول گیا ہوگا کہ اس سے آپ موصوف کے ماضی اور موجودہ دولت کا

ایجاد کیا تھا۔لاتعداد کئی دوسرے سیاسی لیڈر بھی اس معجزے سے مستفید ہوگئے۔جب یہ پرکشش نعرہ پاکستان میں داخل ہوا تو لیڈروں نے اس کو لبیک کہا اور گلے لگالیا اور ہر گلی کوچے میں یہ نعرہ دیواروں پر نظر آنے لگا۔اور اس کا چرچہ ہونے لگا۔لیکن نعرہ اور چیز ہے اور اس پر عمل کرنا دوسری چیز۔اس نعرے کے تین اجزاء میں روٹی کپڑا اور مکان ہیں اور ان میں روٹی سب سے زیادہ اہم ہے۔روٹی صرف روٹی ہی نہیں بلکہ کھانے پینے کی تمام چیزیں مثلاً اجناس، ترکاریاں، گوشت، چینی، گھی اور تیل وغیرہ شامل ہیں۔اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ علامہ اقبال جو کمیونزم سے میلوں دور تھے انہیں بھی یہ کہنا پڑا:

جس کھیت سے دہقاں کو میسر نہیں روتی
اس کھیت کے ہر خوشہ گندم کو جلا دو

ساتھ ہی انہوں نے ہمیں راستہ بھی بتلا دیا جس پر عمل ہو تو موجودہ نظام ہل جائے گا۔

اٹھو میری دنیا کے غریبوں کو جگا دو
کاخ امراء کے در و دیوار ہلا دو

یہ بات برصغیر کے بڑے سے بڑے سوشلسٹ لیڈر کے ذہن میں اور زبان پر نہیں آسکی۔راجہ مہدی علی خان نے یہ مشہور گیت لکھا تھا "دیوانہ آدمی کو بناتی ہیں روٹیاں" "خود ناچتی ہیں سب کو نچاتی ہیں روٹیاں" عوامی کہاوت مشہور ہے کہ کسی نے بھٹو صاحب سے پوچھا کہ دو اور دو کتنے ہوتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا چار روٹیاں معین احسن مشہور بھوپالی شاعر جو علی گڑھ چلے گئے تھے انہوں نے بہت پیارا شعر کہا ہے۔

جب جیب میں پیسے ہوتے ہیں جب پیٹ میں روٹی ہوتی ہے
اس وقت یہ ذرہ ہیرا ہے اس وقت یہ شبنم موتی ہے

جگر مرادآبادی کو یہ شعر بہت پسند تھا۔بار بار غزل پڑھواتے تھے اور جوش کی طرف مسکرا کر کہتے تھے: دیکھئے یہ ہے

یہ تین نام یعنی روٹی' کپڑا اور مکان دراصل غریب انسان کی تین اہم بنیادی ضروریات کے نام ہیں۔یعنی خوراک، رہائش گاہ اور لباس۔عیار سیاست دانوں نے اسکی مقبولیت کو سمجھ کر انتخاب میں اپنے منشور میں شامل کر کے ووٹ حاصل کرنے کا ذریعہ بنالیا اور وہ بے چارے غریب کی دلی تمنا اور آواز ہونے کی وجہ سے کامیاب رہے

سوشلزم ہے مذہبی اعتبار سے بھوکے کو کھانا کھلانا ثواب کا کام ہے۔ پرانے زمانے میں امیر لوگ لنگر جاری کرتے تھے اور آج بھی نیک دل مخیر حضرات محدود طور پر جاری رکھے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اس کی جزاء دے اور برکت عطا فرمائے (آمین)

مشرف نے جہاں لاتعداد بد معاشیاں کیں وہاں غریبوں سے روٹی تک چھین لی۔اپنی گندم سستے داموں بیچ کر مہنگے داموں درآمد کیا اور لوگوں کو لمبی لمبی قطاروں اور فاقہ کشی پر مجبور کر دیا۔خوب کمیشن کھایا اور مزے اڑائے،لاتعداد لوگ زخمی ہوئے اور فوت ہو گئے۔یہ کارکردگی ہے ہمارے حکمرانوں کی۔ماشاءاللہ

اس بدنظمی کا سب سے بڑا سبب آئندہ آنے والے حالات سے غفلت،ذخیرہ اندوزی اور وقت پر اناج کا ذخیرہ نہ کرنا ہے۔اور کرپشن ہے۔سر سے لے کر پیر تک ان کے بدن تعفن کا شکار ہیں۔یہی روِش جاری رہا تو کسان کاشتکاری چھوڑ دے گا۔لوگ اناج کو ترسنے لگیں گے اور غریب مستقل فاقہ کشی پر مجبور ہو جائے گا۔

موجودہ حکومت اس سے بھی دس قدم آگے بڑھ گئی ہے۔رمضان المبارک کے مہینے میں وزیروں اور ناظمین نے غریب خواتین اور مردوں کو تھپڑ لگائے،جوتے مارے اور ڈنڈے برسائے۔ایسے حکمران یقیناً اپنے اعمال کا صلہ پائیں گے۔اس بدنظمی کا سب سے بڑا سبب آئندہ آنے والے حالات سے غفلت،ذخیرہ اندوزی اور وقت پر اناج کا ذخیرہ نہ کرنا ہے۔اور کرپشن ہے۔سر سے لے کر پیر تک ان کے بدن تعفن کا شکار ہیں۔یہی رواہ جاری رہا تو کسان کاشتکاری چھوڑ دے گا۔لوگ اناج کو ترسنے لگیں گے اور غریب مستقل فاقہ کشی پر مجبور ہو جائے گا۔خدا رحم کرے اور ہمیں ایسے حالات سے محفوظ رکھے۔آمین

دوسری اہم ضرورت کپڑا ہے جس سے ستر پوشی کے تمام وسائل موجود ہیں انسان کی تخلیق کے بعد ہی شجر ممنوعہ کے پاس جانے سے آدم وحوا برہنہ ہو گئے تو ستر پوشی کے لئے درختوں کے پتے ان کے کام آئے۔پھر جانوروں کی کھالیں یہ کام دینے لگیں۔چرخہ کی ایجاد ہوئی تو کھدر سے ہوتے ہوتے بڑے بڑے مل بن گئے لیکن مہنگائی بھی بڑھنے لگی تو ساحر لدھیانوی چلا اٹھا:

ملیں اس لئے ریشم کے ڈھیر بنتی ہیں
کہ دختران وطن تار تار کو ترسیں

آج امراء کے پاس ضرورت سے زیادہ اور غریب کے پاس بمشکل ستر چھپانے کو کپڑے ہیں۔خدا کا شکر ہے کہ نئے نئے فیشن کی وجہ سے امیر لوگ پرانے کپڑے جلد غریبوں کو دے دیتے ہیں اسی طرح باہر سے پرانے کپڑے،جو اعلیٰ قسم کے اور اچھی حالت میں ہوتے ہیں درآمد کئے جاتے ہیں۔اور لنڈا بازار میں معمولی قیمت پر غریبوں کو مل جاتے ہیں اور خاص طور پر سردی کے موسم میں ان کو سردی کی شدت سے بچا لیتے ہیں۔ایسا لگتا ہے کہ کچھ عرصہ بعد لوگ بنیان اور لنگی اور پھر شاید قدرتی لباس میں نظر آنے لگیں اسی لئے شاعر نے برجستہ کہا تھا:

تن کی عریانی سے بہتر ہی نہیں کوئی لباس
یہ وہ جامہ ہے نہیں جس کا کچھ الٹا سیدھا

کپڑے کی انسان کو نہ صرف زندگی میں بلکہ موت کے بعد بھی کفن کی صورت میں ضرورت پیش آتی ہے گویا:

جائے گا جب یہاں سے کچھ بھی پاس نہ ہوگا
دو گز کفن کا ٹکڑا تیرا لباس ہو گا

(اسد بھوپالی)

نعرے لگانے کے بجائے موجودہ حکومت کا فرض ہے کہ غریبوں کو کم قیمت پر کپڑا مہیا کرے اور اپنے لیڈروں کے وعدوں کا ایفا کرے۔

سب سے آخری مگر نہایت اہم ضرورت سر چھپانے

غریب اب غریب سے غریب تر ہو گیا ہے۔نہ کھانا مل رہا ہے نہ کپڑا پہننے کو مل رہا ہے اور نہ سر پہ سایہ ہے۔یہ موجودہ ترقی یافتہ زمانہ ہے اس کے مقابلہ میں ذرا وہ غیر ترقی یافتہ زمانہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا دیکھیں،کوئی غریب نہ تھا۔کوئی زکوۃ لینے والے نہیں ملتا تھا۔نہ ہوائی جہاز نہ بحر جہاز،ریل،ٹرک،ٹیلیفون،موبائل،ای میل،فیکس وغیرہ کچھ بھی نہ تھا۔پھر بھی مدینہ سے تاشقند،ثمر قند اور شمالی افریقہ تک کے ممالک کے عوام کو تمام ضروریات زندگی میسر تھیں اور امن وامان قائم تھا۔

کی جگہ ہے جس کو کٹیا،جھونپڑی،مکان،فلیٹ،حویلی،محل وغیرہ کے ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔دراصل یہ سائبان سر چھپانے اور قیام ورہائش کی جگہ ہے جسے کسی نہ کسی طرح حاصل کرنا فطرت وضرورت انسانی ہے۔آسمان،فلک،چرخ نیلی کو شاعروں نے ظالم اور برا کہا سوائے ایک شاعر آتش لکھنوی کے جس نے کہا تھا:

خدا دراز کرے عمر چرخ نیلی کی
کہ ہم اسیروں کی تربت پہ شامیانہ ہوا

وہ تو تربت پر شامیانہ کو غنیمت سمجھتے ہیں مگر آج زندہ لوگ چھت سے محروم ہیں اور شاعر کو کہنا پڑتا ہے:

فٹ پاتھ پہ سو جاتا ہیں اخبار بچھا کر
مزدور کبھی نیند کی گولی نہیں کھاتے

اس طرح پچھلے چند سالوں میں لوگوں کو اس حالت میں پہنچا دیا ہے کہ آج فٹ پاتھ،ویران علاقہ،کھنڈرات،درختوں کے سائے اور کچی جھونپڑیاں ان کی پناہ گاہیں بن گئی ہیں۔غریب اب غریب سے غریب تر ہو گیا ہے۔نہ کھانا مل رہا ہے نہ کپڑا پہننے کو مل رہا ہے اور نہ سر پہ سایہ ہے۔یہ موجودہ ترقی یافتہ زمانہ ہے اس کے مقابلہ میں ذرا وہ غیر ترقی یافتہ زمانہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا دیکھیں،کوئی غریب نہ تھا۔کوئی زکوۃ لینے والے نہیں ملتا تھا۔نہ ہوائی جہاز نہ بحر جہاز،ریل،ٹرک،ٹیلیفون،موبائل،ای میل،فیکس وغیرہ کچھ بھی نہ تھا۔پھر بھی مدینہ سے تاشقند،ثمر قند اور شمالی افریقہ تک کے ممالک کے عوام کو تمام ضروریات زندگی میسر تھیں اور امن وامان قائم تھا۔حکمران خوف الٰہی سے کانپتے تھے اور رات میں گھنٹوں عبادت اور دعا مانگتے رہتے تھے۔مگر آج کے حکمران ہر چند روز بعد ایوانوں میں عشائیہ دیتے ہیں۔لاکھوں روپے کے اعلیٰ کھانے کھائے جاتے ہیں اور عوام کو ہر دوسرے روز جھوٹے وعدوں سے بہلا دیا جاتا ہے۔اس کی یقیناً باز پرس ہوگی اور ان کے اعمال کا بدلہ ان کو دیا جائے گا۔مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ کچھ بھی سننے کو تیار نہیں اور مخلص لوگوں کی تجاویز اور مشورے ان کے بہرے کانوں تک نہیں پہنچتے،گویا بقول مومن:

تیرا ہی دل نہ چاہے تو باتیں ہزار

کسی دانشور نے کیا خوب کہا ہے کہ جو ایوانوں کے مکینوں کے ضمیر کو ہلانے کو کافی ہے:

''جو گھر بناتے ہیں اس گھر میں وہ نہیں رہتے''

بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ روٹی،کپڑا اور مکان کا نعرہ تو پورا نہ ہو سکا بلکہ اس کی جگہ جوتا،لاٹھی اور تھپڑ نے لے لی ہے

☆☆☆

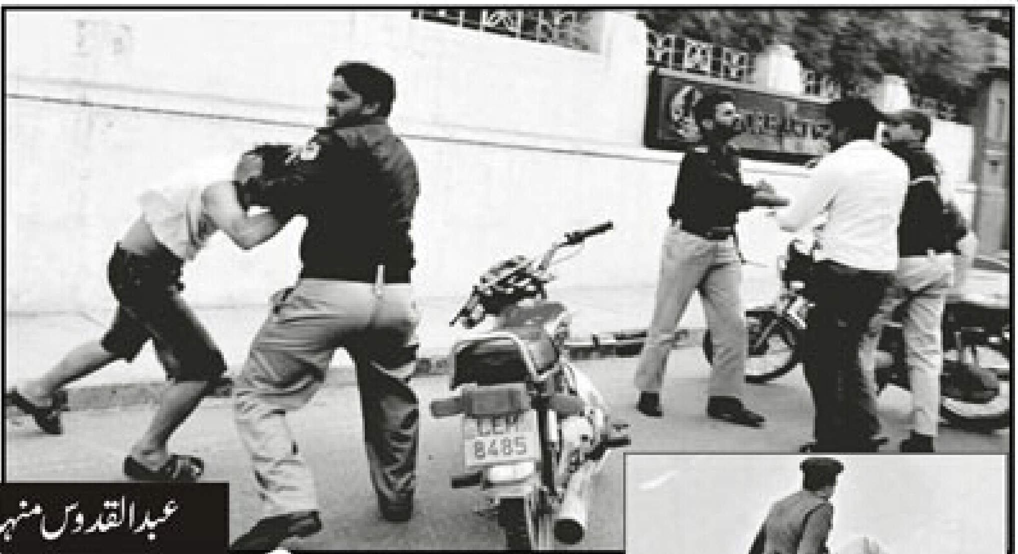

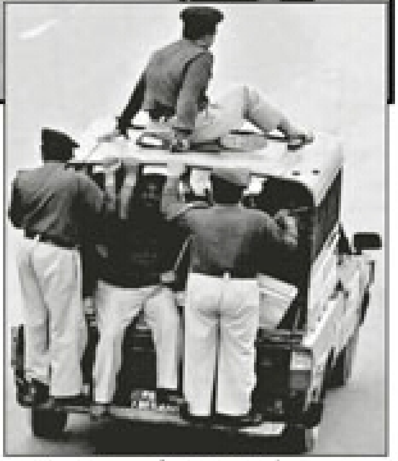

عبدالقدوس منہاس

مجرموں کی سرپرست پولیس
پولیس کے سرپرست حکمران

پاکستان کا شمار ایسی ریاستوں میں ہوتا ہے جہاں قانون کی حکمرانی غریب، بے آسرا، بے نوا اور سیاسی و انتظامی چھتری سے محروم شہریوں کیلئے ہے، صاحبان زر، اعلیٰ حکام، بااثر سیاستدان اور بارسوخ شہریوں کیلئے قانون کی اہمیت کاغذ کے ایک پرزے سے زیادہ نہیں ہے۔ تھانہ کلچر پہ ہر سیاسی و فوجی حکمران نے تنقید کی۔ پولیس اہلکاروں کو عوام دوست بنانے کے ہر حکومت نے دعوے کئے۔ مگر تھانے اور تفتیشی اداروں کے مراکز عام ملزموں اور بیگناہ شہریوں کیلئے عقوبت خانے اور بااثر شہریوں کیلئے گیسٹ ہاؤس بنے رہے ہیں اور بنے ہوئے ہیں۔ اس صورتحال کو بہتر بنانے کی کسی دور میں کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی گئی اور اس کی ایک وجہ حکمرانوں کا پولیس کو سیاسی مقاصد، ہتھکنڈوں اور وی آئی پی کلچر کیلئے استعمال کرنا ہے۔

سیاسی مخالفین کو پولیس کے ذریعے ہراساں کرنا بھی محکمہ پولیس کی خودسری کی ایک وجہ ہے۔

مہذب ممالک میں تھانے اصلاح کا ذریعہ ہوتے ہیں جہاں مجرم سے نہیں جرم سے نفرت کی جاتی ہے اور مجرموں کی اصلاح کیلئے مختلف نوعیت کے اصلاحی پروگرام متعارف کرائے جاتے ہیں۔ جرم سے نفرت اور قانون کے احترام کا سبق دیا جاتا ہے۔ ملزموں اور مجرموں کے بنیادی، آئینی اور انسانی حقوق کا خیال رکھا جاتا ہے۔ سماجی مرتبے اور دولت وحیثیت کی بناء پر کسی مجرم کو چھوٹ نہیں دی جاتی۔ مشتبہ اور مشکوک افراد پر جرم قبول کرانے کیلئے تشدد نہیں کیا جاتا۔ مگر پاکستانی تھانوں میں یہ

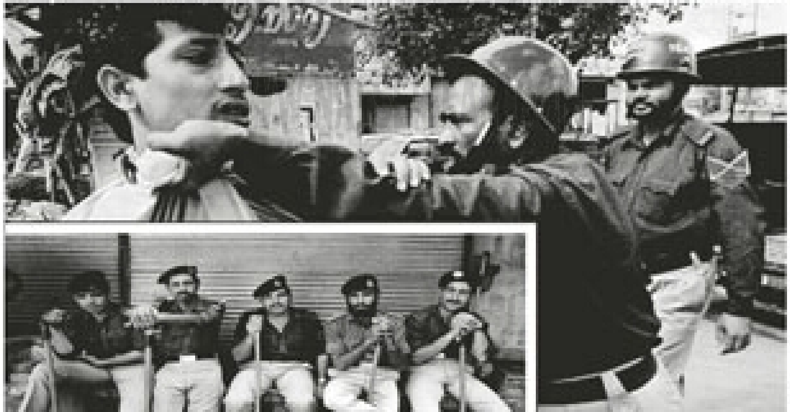

سارے کام بڑے دھڑلے سے انجام پاتے ہیں۔ تھانہ کی سطح کے پولیس افسر اور اہلکار دہشت کی علامت بن چکے ہیں۔ سرکاری وردی میں افسر اور اہلکار دراصل ماہر نفسیات دان ہوتے ہیں۔ تھانے آنے والوں کو بغیر تشدد ہراساں کرنے کے جس قدر گر ان کو آتے ہیں۔ شائد کوئی ماہر نفسیات بھی ان سے آگاہ نہ ہو۔ ایف آئی آر درج کرانے آنے والوں سے ان کا رویہ ایسا ہوتا ہے کہ شکایت لے کر آنے والے ایف آئی آر درج نہ کرانے میں ہی عافیت جانتے ہیں۔ حالانکہ پولیس اہلکار ایف آئی آر کے اندراج سے انکار نہیں کرتے۔ مگر ایسے حربے آزماتے ہیں کہ شہری اس چکر میں نہ پڑنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ کسی بیگناہ اور معصوم مشتبہ اور مشکوک شخص کے سامنے جن کے بارے میں پولیس والوں کو یقین ہوتا ہے وہ بیگناہ ہیں۔ مگر صرف اس سے بھاری رشوت ہتھیانے کیلئے دیگر ملزموں کو اس قدر وحشیانہ انداز سے تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے کہ بیگناہ شخص اپنے گھر والوں کو بلا کر انہیں رشوت دے کر تھانے سے نکلوانے پر اصرار کرتا ہے۔

پاکستان پولیس کو علم ہوجائے کہ کوئی شخص بیگناہ ہے

مگر ان کی جیب نہیں بھر سکتا تو اسے فوری کسی مقدمے میں ملوث کر کے جیل بھجوا دیا جاتا ہے۔ پولیس کسی ایسے شخص کو پکڑے جو بعد میں سفارش یا عدالتی ذریعہ سے پولیس کو تنگ کرسکتا ہے۔ تو یا تو اس سے فوری معافی مانگ کر اپنے حق میں تحریر لے کر کسی معزز علاقائی شخصیت کی اس ضمانت کہ گرفتار شخص کوئی کارروائی نہیں کرے گا کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ بعض اوقات بلا اپنے گلے سے اتارنے کیلئے جھوٹے مدعیوں سے درخواستیں دلا کر اور جھوٹے گواہ تیار کر کے کسی سنگین مقدمہ میں اس طرح جکڑ لیا جاتا ہے کہ ملزم پولیس کیخلاف کارروائی بھول کر اپنی جان چھڑانے کیلئے ہاتھ پاؤں مارنے لگتا ہے۔ اس صورتحال کی ایک وجہ تو پولیس کا سیاسی استعمال ہے۔ سیاستدان، وزراء، حکام جب اپنے سیاسی مخالفین کو غیر قانونی انداز سے پولیس کے ذریعے ہراساں کراتے ہیں۔ اپنے غیر قانونی افعال پولیس کی سرپرستی میں انجام دیتے ہیں تو پولیس اہلکار چار ہاتھ آگے جا کر خود بھی انہی حرکتوں میں ملوث ہوجاتے ہیں اور ان سے غیر قانونی کام کرانے والے اعلیٰ حکام ان کو روک نہیں سکتے۔ پاکستان میں پولیس ملازمین کی اخلاقی تربیت کا کوئی نظام نہیں ہے۔ جب ایک افسر اور اہلکار لاکھوں روپے رشوت دے کر

پولیس میں بھرتی ہوتے ہیں تو وہ دراصل قانون کی حکمرانی اور جرم کے خلاف لڑنے کیلئے ایسا نہیں کرتے۔ بلکہ دراصل وہ لاکھوں دے کر لاکھوں کمانے کیلئے پولیس فورس سے وابستگی اختیار کرتے ہیں۔ انسپکٹر کی سطح کا ہر افسر سیاسی سرپرستی حاصل کر کے اپنے علاقے کا بے تاج بادشاہ بنتا ہے۔ اس کا کام اپنے سیاسی سرپرستوں کو خوش رکھ کر خود من مانی کرنا ہے۔ اپنے سیاسی آقا کے کہنے پر وہ کسی بھی شریف قانون پسند اور بیگناہ کو قاتل، ڈکیت اور دہشتگرد بنا کر گرفتار کرسکتا ہے۔

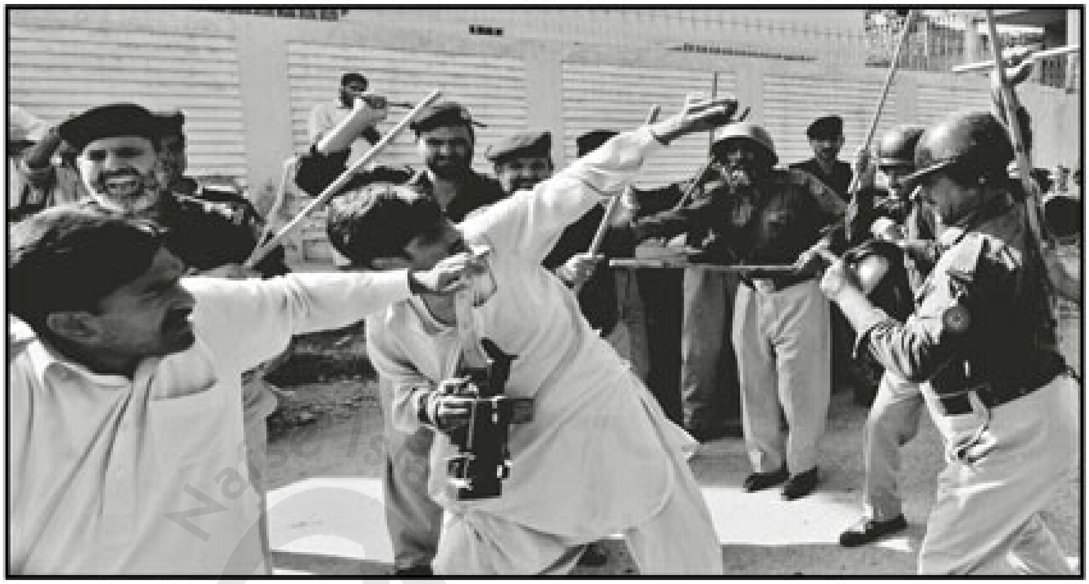

ایک اور اہم بات جس پر پارلیمنٹ بھی جان بوجھ کر توجہ نہیں دیتی۔ وہ ہے کرپٹ اور اختیارات سے تجاوز کرنے والے پولیس اہلکاروں کے خلاف عدالتی کارروائی کیلئے قانون سازی ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ جب کوئی ملزم بیگناہ ثابت ہو جائے اور عدالت اسے باعزت بری کردے تو ایسے شخص کو جھوٹے مقدمات میں پھنسانے والے پولیس اہلکاروں کو عدالت موقع پر سزا دے۔ لیکن ارکان اسمبلی تو خود پولیس اہلکاروں کے جرائم کی سرپرستی کرتے ہیں اور اس کے عوض اپنی مجرمانہ سرگرمیوں کو قانون کی زد میں آنے سے بچاتے ہیں۔ پاکستان میں بعض پولیس انسپکٹر، سب انسپکٹر، اسسٹنٹ سب انسپکٹر اور تھانہ محرر کروڑ پتی ہیں۔ عالی شان گھروں میں رہتے اور قیمتی گاڑیوں میں گھومتے ہیں۔ درجنوں پلاٹوں پلازوں اور بھاری بنک بیلنس کیا لک ہیں۔ اعلیٰ پولیس افسران کے بارے میں بخوبی واقف ہیں۔ مگر ان کے خلاف کارروائی نہیں کی جاتی اس لئے کہ اس حمام میں سب ننگے ہیں اور سارے ننگے ایک دوسرے کے ننگ کو چھپاتے ہیں۔ حال ہی میں فیصل آباد کے نواحی علاقہ بھوانہ میں پولیس نے ن لیگ کے ایک ایم پی اے شاہد محمود بھٹی کے حکم پر کچھ بیگناہ ملزموں کو سرعام چھتر مارے۔ جن لوگوں کو چھتر کا علم نہیں ان کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ چھتر ٹائر کی کانٹ چھانٹ کر کے بنایا جاتا ہے۔ جس کی لمبائی ایک سے ڈیڑھ فٹ، اگلی طرف سے چوڑائی 8 سے دس انچ اور موٹائی ایک انچ کے قریب ہوتی ہے۔ پکڑنے کیلئے لکڑی کی گول مٹھ ہوتی ہے۔ چھتر ملزم کی پشت کو برہنہ کر کے لگائی جاتی ہے۔ اس دوران ملزم کو الٹا لٹکا کر اہلکار اس کی ٹانگیں اور بازو پکڑ کر اسے زمین سے تھوڑا اوپر اٹھا دیتے ہیں۔

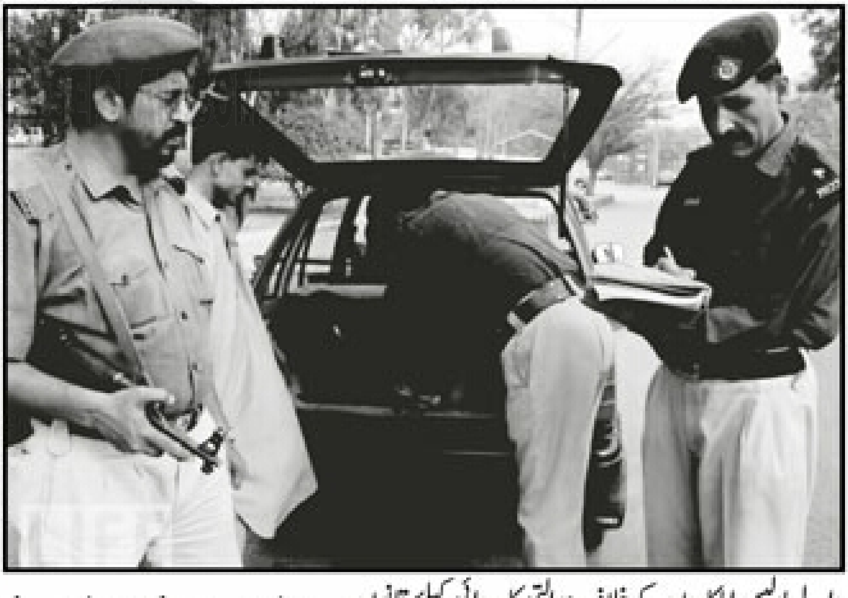

چھتر ننگی پیٹھ پر برسایا جاتا ہے جس سے اندرونی چوٹ نہیں آتی۔ البتہ جلد کی اوپری تہہ اکھڑ جاتی ہے۔ چھتروں کی ضربات کسی طبی معائنے میں ظاہر نہیں ہوتیں۔ اس تشدد کے دوران ملزموں کے بازو کندھے سے اکھڑنے یا ریڑھ کی ہڈی کے مہرے ہلنے کی بھی شدید خطرہ لاحق ہوتا ہے۔

میڈیا میں جب اس واقعہ کو اچھالا گیا تو پولیس حکام نے عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کیلئے پانچ اہلکاروں کو معطل کر کے حراست میں لے لیا۔ لیکن اس غیر انسانی فعل کا حکم دینے والے ڈی ایس پی اور انسپکٹر پولیس کو مقدس گائے سمجھ کر چھوڑ دیا گیا۔ انکوائری میں شاہد محمود بھٹی ایم پی اے کو بھی نامزد کیا گیا مگر خادم اعلیٰ پنجاب ہونے اور پولیس کو نکیل ڈال کر عوام دوست بنانے کے دعویدار وزیر اعلیٰ شہباز شریف نے شاہد محمود بھٹی کیخلاف انکوائری رکوا کر تفتیشی کمیٹی تشکیل دیدی۔ اور پاکستان میں کسی واقعہ کی تحقیقات کیلئے قیام کا مطلب اس واقعہ پر مٹی ڈالنا ہے اور خادم اعلیٰ نے اپنے رکن اسمبلی کو بچانے کیلئے واقعہ پر مٹی ڈال دی۔ ایسا ہی ایک ننگ انسانیت معاملہ ڈسکہ میں پیش آیا۔ جہاں ن لیگ سے متعلقہ مقامی ایم پی اے کے دباؤ میں پولیس ایک محنت کش کے سات سالہ بچے سے زیادتی کا مقدمہ درج کرنے سے انکاری ہے۔ جبکہ اس محنت کش کی مدد کرنے پر انہی بااثر غنڈوں نے ایک صنعتکار سماجی ورکر کو اغوا کرنے کے بعد اس کی ٹانگیں توڑ دیں۔ مگر مقدمہ تاحال درج نہیں ہوسکا اور اس تمام واقعہ کے سرپرست حکومتی جماعت کے رکن صوبائی اسمبلی ہیں۔

فیصل آباد میں گزشتہ دنوں ایک کالعدم مذہبی تنظیم نے مخالف فرقہ کی مسجد پر حملہ کر کے توڑ پھوڑ کی۔ جس کے خلاف اہلسنت کی تنظیموں نے ملک بھر میں احتجاج کیا۔ مگر کالعدم تنظیم کے عہدیداروں اور کارکنوں کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی۔ اس لئے کہ پنجاب کے وزیر قانون رانا ثناء اللہ اس تنظیم کے سرپرست ہیں۔ اور یہ تنظیم ان کی سیاسی اتحادی ہے۔ پولیس فورس جب حکمرانوں کے جرائم کی سرپرستی کریگی اور حکمران پولیس کے جرائم کی پردہ پوشی کرینگے تو پولیس فورس سے کسی نیکی یا قانون کی عملداری کی توقع رکھنا فضول اور احمقانہ ہے۔ سچ یہ ہے کہ پاکستانی پولیس کا قبلہ اگر درست ہوجائے تو ملک سے 80 فیصد جرائم از خود ختم ہوجائیں گے۔ لیکن اگر محکمہ پولیس کے اندر ہی جرائم پیشہ عناصر پولیس کی چھتری تلے پل رہے ہوں تو جرائم میں کمی کا تصور کیسے کیا جاسکتا ہے؟

☆☆☆☆☆

تگ و تاز

پنجاب حکومت کو پنجاب یونیورسٹی میں غنڈہ گردی کرنیوالوں کیخلاف آپریشن کرنا چاہئے' گورنر پنجاب

استاد پر تشدد پاکستان کی تاریخ کا بدترین سانحہ ہے اس سے بیرونی دنیا میں پاکستان کا امیج خراب ہوا' نام نہاد گینگ نے تعلیمی اداروں کو پاگل خانہ بنادیا ہے'

لاہور (بیورو چیف) استاد پر تشدد پاکستان کی تاریخ کا بدترین سانحہ ہے اس سے بیرونی دنیا میں پاکستان کا امیج خراب ہوا' نام نہاد گینگ نے تعلیمی اداروں کو پاگل خانہ بنادیا ہے' کوئی بھی معاشرہ اس وقت تک دنیا میں باعزت مقام حاصل نہیں کرسکتا جب تک وہ استاد کی عزت نہیں کرتا' پنجاب یونیورسٹی تاریخی ادارہ ہے جس کے ماحول کو پرامن بنانے کیلئے ہر ممکن اقدامات کرنا ہونگے' آٹھ کروڑ روپے آبادی والے صوبے میں وزیر تعلیم نہیں ہے جس سے تعلیم عام کرنے کے دعوؤں کی قلعی کھل جاتی ہے۔ ان خیالات کا اظہار گورنر پنجاب سلمان تاثیر نے پنجاب یونیورسٹی میں نام نہاد اسلامی جمعیت طلبہ کے تشدد سے زخمی ہونے والے پروفیسر افتخار بلوچ کی عیادت کے بعد صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی ڈاکٹر مجاہد کامران سمیت دیگر بھی موجود تھے۔ گورنر پنجاب نے کہا کہ ایک نام نہاد گینگ جو کہ خود کو طالب علموں کی نمائندہ تنظیم کہتی ہے نے پنجاب بھر کے تعلیمی اداروں کو اپنی جرائم کی آماجگاہ بنا رکھا ہے اور اس کے غنڈے لاقانونیت پھیلا کر ان تعلیمی اداروں میں چھپ کر بیٹھے ہیں جن کو درسگاہ سے نکال پھینکنے میں ہی قوم کی بھلائی ہے 'اب ان شعبدہ بازوں کے دن گنے جا چکے ہیں کیونکہ عوام اور پرامن طالب علم ان کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے پہلے یونیورسٹی کے پرامن طلبہ پر گولیاں چلائیں اور اب وہ ایک پروفیسر کی جان لینے کی کوشش کے بھی مرتکب ہوئے ہیں اس لئے پنجاب حکومت کو ان کے خلاف آپریشن کرنا چاہئے اور خاص طور پر اس گھناؤنے واقعہ میں ملوث عناصر کو گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دے کر نشان عبرت بنادینا چاہئے تاکہ آئندہ کسی کو اپنے استاد پر اس طرح ہاتھ اٹھانے کی جرات نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم تو اپنے استاد کے سامنے بھی اونچی آواز میں بات بھی نہیں کرتے تھے اور اگر اب بھی کوئی استاد مل جائے تو اس کے سامنے بیٹھنے کی جرات نہیں ہوتی۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم عام کرنے کے دعوؤں کا اس وقت کوئی جواز نہیں رہتا جب پاکستان کے سب سے بڑے صوبے اور 8 کروڑ آبادی والے صوبہ میں ایک بھی وزیر تعلیم نہیں جبکہ تعلیم کیلئے منصوبے بڑے بڑے بنائے جارہے ہیں۔ گورنر پنجاب نے کہا کہ اس واقعہ سے بیرونی دنیا میں پاکستان کا امیج خراب ہوا ہے اور یہ دن پاکستان کا سیاہ ترین دن ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت پنجاب کو اس واقعہ کا نوٹس لیتے ہوئے سخت اقدامات کرنے ہونگے اور پنجاب یونیورسٹی کے ماحول کو تعلیمی ماحول بنانے میں یونیورسٹی انتظامیہ سے تعاون بھی کیا جائے۔ گورنر پنجاب سلمان تاثیر سے بات کرتے ہوئے پروفیسر افتخار بلوچ کا کہنا تھا کہ پہلے کالج میں پرنسپل کی اجازت کے بغیر پروگرام منعقد کرنے پر کچھ طلبہ کے خلاف معاملہ کمیٹی میں پیش ہوا اور پھر تمام حالات واقعات کے بعد ان طلبہ کو یونیورسٹی سے فارغ کردیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ خارج ہونے والے طلبا اپنے ساتھیوں کو لیکر آگئے اور مجھے مارنے لگے اور کہنے لگے کہ اپنے دوست یوسف رضا گیلانی کو بلاؤ وہ تمہیں آج ہم سے بچائے گا اور انہوں نے کہا کہ مجھے مارنے کے بعد جب میں بیچے گر گیا تو ایک لڑکے نے کہا کہ یہ مرگیا ہے تو ان کے عہدیدار نے کہا کہ چلو اچھا ہوا ایک سے تو جان چھوٹی اب وائس چانسلر کی باری ہے اور اس سے بھی جان چھڑوا لیتے ہیں اور وہ مجھے خون میں لت پت چھوڑ کر فرار ہوگئے۔

تحریک انصاف پاکستان کے سربراہ عمران احمد خان اسلامی جمعیت طلبہ کے تشدد کا شکار بزرگ پروفیسر کے گھر جاکر ان کی عیادت کر رہے ہیں۔

واقعہ فیصل آباد اور ڈیرہ اسماعیل خان میں ملوث افراد کو گرفتار کر کے انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے، مولانا باغ علی رضوی

مولانا فضل الرحمان جس کی سرپرستی میں ڈیرہ اسماعیل خان میں بے گناہوں کا قتل عام کیا گیا

فیصل آباد (مصطفائی نیوز) مولانا باغ علی رضوی نے کہا ہے کہ چیف جسٹس آف پاکستان سانحہ فیصل آباد اور ڈیرہ اسماعیل خاں کی تحقیقات کریں، اگر صوبائی وزیر نے سانحہ فیصل آباد کے ملزمان کو سزا سے بچانے کی کوشش کی تو اہلسنت بھرپور احتجاجی تحریک چلائیں گے، واقعہ فیصل آباد اور ڈیرہ اسماعیل خان میں ملوث افراد کو گرفتار کر کے انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے، ان خیالات کا اظہار سنی اتحاد کونسل کے مرکزی وائس چیئرمین مولانا باغ علی رضوی اور مرکزی کوارڈینیٹر ناصر نقشبندی نے گزشتہ دنوں ایک مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا، انہوں نے کہا کہ 12 ربیع الاول کے مقدس دن دہشت گرد گروہ اور کالعدم تنظیموں کے کارکنان نے جشن عید میلاد النبی ﷺ کے جلوسوں کو ٹارگٹ کرنے کے لئے منصوبہ بندی کی اور اسکی تکمیل کرتے ہوئے انہوں نے فیصل آباد اور ڈیرہ اسماعیل خان سمیت متعدد شہروں میں معصوم عوام کے خون سے ہولی کھیلی شہر فیصل آباد میں دہشت گردی کے سب سے بڑے مرکز نام نہاد گول مسجد سے کالعدم تنظیم کے رہنماؤں و کارندوں کے ہمراہ جلوس میں شامل معصوم نہتے عوام اہلسنت پر فائرنگ کر کے معصوم بچوں سمیت نصف درجن کو فائرنگ کا نشانہ بنا کر شدید زخمی اور سانحہ عاشورہ محرم کراچی کی طرز پر فی الفور ہنگامہ آرائی کرتے ہوئے تھانہ غلام محمد آباد اور خود اپنے گھروں کو آگ لگا کر ظالم سے مظلوم سے بننے کی ناکام کوشش کی۔ سنی اتحاد کونسل کے رہنماؤں نے کہا کہ کالعدم تنظیم کے سربراہ کو جس طرح مبینہ طور پر صوبائی وزیر قانون رانا ثناء اللہ کی سربراہی میں ہونے والے فیصلوں کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا گیا جمعیت علماء اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمان جس کی سرپرستی میں ڈیرہ اسماعیل خان میں بے گناہوں کا قتل عام کیا گیا۔ان کی مکروہ سازشیں کھل کر سامنے آچکی ہیں لیکن صوبائی حکومت دہشت گردوں کے خلاف کارروائی سے گریزاں ہے انہوں نے کہا کہ مولوی زاہد قاسمی سے برآمد ہونے والے آتشیں اسلحہ اور منشیات کو انتظامیہ چھپا رہی ہے پولیس اور صوبائی وزیر قانون کی جانب سے اہلسنت کو دھمکی دی جارہی ہے کہ ملزمان فوج اور پولیس کے اعلیٰ افسران کا قتل عام کر چکے ہیں لہٰذا اندراج مقدمہ نہ کروایا جائے ہم حکومت اور انتظامیہ کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ دہشت گرد انتظامیہ اور حکومتی وزراء کو تو ڈرا سکتے ہیں لیکن عاشقان مصطفیٰ ﷺ ان کی دھونس دھمکی میں آنیوالے نہیں ہیں۔ کالعدم تنظیم جو کہ طالبان کی بی ٹیم ہے فیصل آباد اور ڈی آئی خان کو کوراکھ کا ڈھیر بنانا چاہتی ہے۔ انتظامیہ کیخلاف سے ناجائز مقدمات کی دھمکیاں ہمیں مرعوب نہیں کرسکتی۔ اہلسنت کو ڈرانے دھمکانے والے حکومتی کارندے دہشت گردوں کی جانب سے مسلح گشت پر آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں۔ سنی اتحاد کونسل کی جانب سے حکومت سے مطالبہ کیا جاتا ہے کی فیصل آباد اور ڈیرہ اسماعیل خان میں دہشت گردی کرنیوالے عناصر کو قرار واقعی سزا دے، انہوں نے مزید کہا کہ ان واقعات کے ذمہ دار مولوی فضل الرحمٰن، طاہر اشرفی اور احمد لدھیانوی ہیں، انہیں گرفتار کر کے انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے۔ دہشت گردی میں ملوث مدارس کے خلاف کارروائی کر کے مدارس کو اسلحہ سے پاک کیا جائے۔ صوبائی وزیر قانون کو دہشت گردوں کی سرپرستی پر فی الفوران کے عہدے سے ہٹایا جائے۔ چیف جسٹس افتخار احمد چوہدری واقعہ کی خود انکوائری کریں۔ اگر سانحہ گوجرہ کی طرح رانا ثناء اللہ نے سانحہ فیصل آباد اور ڈی آئی خان کے ملزمان کو سزا سے بچانے کی کوشش کی تو اہلسنت بھرپور احتجاجی تحریک چلائینگے۔

☆☆☆☆

جماعت اسلامی کی طلبہ ونگ، اسلامی جمعیت طلبہ کا ایک اور کارنامہ: استاتذہ سراپا احتجاج

جمعیت کے کارکنوں کی گرفتاری کیلئے پنجاب یونیورسٹی پر چھاپہ

پولیس طلبہ ہاسٹلز کو غنڈہ گرد عناصر سے پاک کرنے تک چین سے نہیں بیٹھے گی۔

لاہور (بیورو چیف) پنجاب یونیورسٹی کے ترجمان نے کہا ہے کہ یونیورسٹی انتظامیہ نے نیو کیمپس میں واقع ہاسٹل نمبر 16 میں کچھ روز قبل پروفیسر افتخار بلوچ پر قاتلانہ حملے میں ملوث اسلامی جمعیت طلبہ کے ورکرز کی موجودگی کے بارے میں اطلاعات ملنے پر 2 بجکر 45 منٹ پر متعلقہ پولیس حکام کو آگاہ کیا جس پر تھانہ مسلم ٹاؤن کے ڈی ایس پی محمد نوید ارشاد اور ایس ایچ او شعیب خان نے بھاری پولیس نفری کے ہمراہ ساڑھے چار بجے اچانک چھاپہ مار کر مذکورہ ہاسٹل کو گھیرے میں لے

لیا اور غیر طلبہ سیاسی عناصر کی گرفتاری کیلئے ہر کمرے میں جا کر تفصیلی چیکنگ کی اور تلاشی لی۔ تاہم پولیس کی آمد سے تھوڑی دیر قبل 4 بجکر 20 منٹ پر مطلوب شر پسند عناصر ہاسٹل سے اچانک فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے جس سے کوئی گرفتاری عمل میں نہ آسکی۔ یونیورسٹی انتظامیہ اور موقع پر موجود طلبہ نے پولیس آپریشن کا خیر مقدم کرتے ہوئے اس توقع کا اظہار کیا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی اور پولیس فورس کے مابین موجودہ تعاون آئندہ بھی جاری رہے گا اور پولیس طلبہ ہاسٹلز کو غنڈہ گرد عناصر سے پاک کرنے تک چین سے نہیں بیٹھے گی۔

غازی عبدالقیوم شہید نے ناموس رسالت کی خاطر جان دی تھی، مقررین

جب قانون وانصاف کے تقاضے پورے نہ کیے جائیں تو غازی عبدالقیوم جیسے نوجوان پیدا ہوتے ہیں جو توہین رسالت کے مرتکبوں کو واصل جہنم کرتے ہیں

کراچی (مصطفائی نیوز) اہل سنت وجماعت کی مختلف تنظیموں کے رہنماؤں نے غازی عبدالقیوم شہید کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ غازی عبدالقیوم شہید نے ناموس رسالت ﷺ کی خاطر جان کی قربانی دی، کراچی کے نوجوان ان پر فخر کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں جماعت اہلسنت پاکستان کراچی کے قائم مقام امیر علامہ ابرار احمد رحمانی نے کہا کہ ناموس مصطفی ﷺ کا تحفظ ایمان کی بنیاد ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب قانون وانصاف کے تقاضے پورے نہ کیے جائیں تو غازی عبدالقیوم جیسے نوجوان پیدا ہوتے ہیں جو توہین رسالت کے مرتکبوں کو واصل جہنم کرتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جماعت اہلسنت کے تحت غازی عبدالقیوم کی یاد میں اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ جماعت اہلسنت پاکستان کراچی کے زیر اہتمام شہر بھر میں غازی عبدالقیوم شہید کا یوم شہادت نہایت عقیدت واحترام کے ساتھ منایا گیا۔ مساجد میں اجتماعات سے جماعت اہلسنت کراچی کے ناظم مولانا غلیل الرحمٰن چشتی، علامہ محمد اکرم سعیدی و دیگر علماء نے خطاب کیا۔ فدائیان ختم نبوت پاکستان کے مرکزی امیر مفتی عبدالحلیم صدیقی، نائب امیر امان اللہ خان نیازی، علامہ قاضی احمد نورانی، علامہ جہانگیر نقشبندی، شیخ عمران الحق، شکیل قاسمی و دیگر پر مشتمل وفد نے شہید عبدالقیوم کے مزار واقع میوہ شاہ قبرستان میں حاضری دی اور چادر پوشی کے بعد فاتحہ خوانی کی۔ اس موقع پر غازی عبدالقیوم کی میت کے حصول کی جدوجہد میں شہید ہونے والے قلندر خان اور دیگر شہداء کیلئے بھی فاتحہ خوانی کی گئی۔ مرکزی جلسہ شہید ناموس رسالت جامع مسجد رحمانیہ لیاقت آباد کراچی میں منعقد ہوا۔ جس سے مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان کراچی کے ناظم اعلیٰ علامہ قاضی احمد نورانی صدیقی، امان اللہ خان نیازی، شیخ عمران الحق، مولانا محمد شوکت مغل، شکیل قاسمی اور دیگر نے بھی خطاب کیا۔ علامہ قاضی احمد نورانی صدیقی نے کہا کہ شہید ناموس رسالت غازی عبدالقیوم

جیسے نوجوان کراچی کے عاشقان مصطفی ﷺ کے اصل ہیرو ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے کو کراچی کی عدالت میں اس کے بدترین انجام تک پہنچا کر اہلیان کراچی کے سر فخر سے بلند کردیئے۔ انجمن نوجوانان اسلام پاکستان کے سربراہ نے کہا کہ انسانی حقوق اور آزادی اظہار کے بہانے ناموس رسالت ﷺ پر حملے بند کیے جائیں۔ بھارت میں مسلمانوں اور عیسائیوں پر ہندوؤں کے مظالم کا نوٹس لیا جائے۔ انہوں نے ان خیالات کا اظہار اے این آئی پاکستان کیماڑی ٹاؤن کے زیر اہتمام "یوم غازی عبدالقیوم شہید" کے سلسلے میں تعزیتی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ طارق محبوب نے اپنے خطاب میں مزید کہا کہ 19 مارچ عاشقان رسول کیلئے اہمیت کا حامل ہے، اس دن گستاخی کرنے والے نتھورام کو کیفر کردار تک پہنچانے والا 25 سالہ عبدالقیوم پھانسی چڑھ کر ہمیشہ کیلئے امر ہوگیا۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح عاشق رسول نے نتھورام کو کیے کی سزا دی اسی طرح ملعون سلمان رشدی اور تسلیمہ نسرین جیسے گستاخوں کو بھی ان کے کیے کی سزا ملنی چاہیے۔ اس موقع پر قراردادیں بھی پیش کی گئیں جن میں آنحضور ﷺ کی شان کے خلاف توہین آمیز خاکوں کی ڈنمارک میں اشاعت، برطانیہ میں سلمان رشدی کو خطاب دینے کی مذمت، کتابوں پر پابندی لگانے کا مطالبہ، شاہراہ کو غازی عبدالقیوم شہید، غازی عبدالرشید شہید، غازی علم دین شہید سے منسوب کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ اجتماع سے اے این آئی پاکستان کراچی کے رہنما رفیق عالم کیماڑی ٹاؤن کے جنرل سیکریٹری عبدالحق نے بھی خطاب کیا۔ دریں اثناء تحفظ ناموس رسالت کیلئے پھانسی پانے والے غازی عبدالقیوم شہید کی 75 ویں برسی پر مختلف دینی وسیاسی تنظیموں کے تحت متعدد اجتماعات منعقد ہوئے۔ غازی عبدالقیوم یادگاری کمیٹی، سحر فاؤنڈیشن، کراچی شہری و میمن حقوق کمیٹی، غازی عبدالقیوم عرس کمیٹی، انجمن نوجوانان اسلام اور جماعت اہلسنت کے وفود نے شہید کی آخری آرام گاہ واقع احاطہ مزار میوہ شاہ (میوہ شاہ قبرستان) پر حاضری دی، فاتحہ خوانی کی اور پھول چڑھائے۔ شہید کے مزار پر دن بھر عقیدت مندوں کی حاضری کا سلسلہ جاری رہا اور تبرک تقسیم کیا گیا۔

☆☆☆☆☆

مصطفائی تحریک کا مقصد اے ٹی آئی کو منظم کرنا ہے، غیر مشروط حمایت کرتے رہیں گے، شیخ طاہر انجم

گھر سے مکتب اے ٹی آئی اور مکتب سے معاشرے تک مصطفائی تحریک، محمد عابد ضیائی

مصطفائی تحریک اور اے ٹی آئی ایک قلب اور دو جان ہیں، سید جواد الحسن

کراچی (مصطفائی نیوز) مصطفائی تحریک کا مقصد اے ٹی آئی کو منظم کرنا ہے، غیر مشروط حمایت کرتے رہیں گے، ان خیالات کا اظہار مصطفائی بزنس کونسل کے رہنما شیخ محمد طاہر انجم نے گزشتہ دنوں کراچی میں ایک ڈنر پارٹی میں کیا۔ اس موقع پر اے ٹی آئی کے مرکزی صدر سید جواد الحسن کاظمی نے کہا کہ مصطفائی تحریک اور اے ٹی آئی ایک قلب اور دو جان ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انجمن طلباء اسلام کی کل کمائی رفقاء انجمن ہیں۔ جن کو میں اکثر پھولوں کی خوشبو قرار دیتا ہوں۔ کیونکہ انجمن طلباء اسلام کے کارکنان پھول ہیں اور رفقاء خوشبو۔ جیسے پھول خوشبو کے بغیر ادھورا ہے ویسے ہی خوشبو پھول کے بغیر نہیں آسکتی۔ مصطفائی تحریک پاکستان کے مرکزی نائب صدر محمد عابد ضیائی نے کہا کہ ہم اس فکر کو پروان چڑھا رہے ہیں کہ گھر سے مکتب اے ٹی آئی، اور مکتب سے معاشرے تک مصطفائی تحریک، اسی فکر پر آئندہ نسلوں کی بھی تربیت کرنا ہوگی۔ اس موقع پر مصطفائی تحریک پاکستان کے رہنما عبدالعزیز موسیٰ، اے ٹی آئی جنرل سیکریٹری، کے علاوہ منظور احمد اور مصطفائی نیوز نے سیاب احمد صدیقی بھی موجود تھے۔

غوث الاعظمؒ کی اولاد پاکستان کو حقیقی معنوں میں اسلامی سلطنت بنانے کیلئے محب وطن تحریکوں سے مکمل تعاون کر رہی ہے، غلام قادر

سنی تحریک واحد جماعت ہے کہ جس نے مذہب کے نام پر ہونے والی دہشتگردی کے خلاف آواز حق بلند کی، ثروت اعجاز قادری

کراچی (مصطفائی) جمعیت المشائخ پاکستان کے سرپرست ممتاز روحانی پیشوا پیر سید غلام جیلانی شاہ نے کہا ہے کہ سیدنا غوث الاعظم رحمہ اللہ علیہ کی اولاد پاکستان کو حقیقی معنوں میں اسلامی سلطنت بنانے کیلئے سنی تحریک سمیت تمام محب وطن تحریکوں کے ساتھ مکمل تعاون کر رہی ہے سنی تحریک نے عشق رسول کے فروغ کیلئے جس جدوجہد کا آغاز کر رکھا ہے ہم اس کے شانہ بشانہ ہیں وہ حضرت پیر سید زین العابدین شاہ جیلانی رحمہ اللہ علیہ کے عرس مبارک کے موقع پر منعقدہ روحانی اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ تقریب سے سربراہ سنی تحریک محمد ثروت اعجاز قادری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اولیاء کرام کا فیضان ہے یہاں انتہا پسندی اور مذہب کے نام پر دہشتگردی کو ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا۔ سنی تحریک واحد جماعت ہے کہ جس نے مذہب کے نام پر ہونے والی دہشتگردی کے خلاف آواز حق بلند کی ہماری جدوجہد پر امن ہے ہمیں اشتعال دلانے کیلئے اور ہماری جدوجہد روکنے کیلئے ہماری دو قیادتوں اور سینکڑوں کارکنوں کو شہید کیا گیا سینکڑوں جنازے اٹھانے کے باوجود ہم نے صبر کا دامن اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ سنی تحریک نے سیدنا غوث الاعظم کی تعلیمات کو اپناتے ہوئے اخوت برداشت اور تحمل کا دامن تھامے ہوئے ملک وملت کی خدمت کرتی رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ اسلام میں حاکم اور محکوم کیلئے قانون برابر ہے کوئی بھی شخص آئین سے بالاتر نہیں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین گز کپڑے کا حساب دینے کیلئے خود کو احتساب کیلئے پیش کر سکتے ہیں تو ملک خزانے کو لوٹنے والے ملزمان کو کٹہرے میں پیش کیوں نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ سنی تحریک کا موقف ہے کہ احتساب بلا امتیاز ہونا چاہیے خواہ اس کیلئے کسی کو کتنی بڑی قربانی کیوں نہ دینی پڑے۔ انہوں نے کہا آج ہم صوفی ازم کی بات اس لئے کرتے ہیں کہ صوفی ازم نے انتقام کا نہیں بلکہ صبر کا درس دیا سنی تحریک نے اسی درس کو اپنایا۔ انہوں نے کہا کہ سیدنا غوث الاعظم نے عشق رسول کو فروغ دیا اور انسانوں کو درس دیا کہ وہ ذاتی خواہشات کی بجائے قرآن وسنت کی تعلیمات کو اپنا نصب العین بنائیں اجتماع سے سید عتیق میاں چشتی اجمیری گدی نشین اجمیر شریف، میاں اعجاز احمد ہجویری گدی نشین حضرت داتا گنج بخش رحمہ اللہ علیہ، صاحبزادہ خالد سلطان، سیف زادہ سید غلام رضوان جیلانی نے بھی خطاب کیا

> سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اخوت، محبت اور بھائی چارگی کا جو پیغام دیا ہے وہ موجودہ حالات میں بہترین مشعل راہ ہے،

کراچی (مصطفائی نیوز) سربراہ سنی تحریک محمد ثروت اعجاز قادری نے کہا ہے کہ سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اخوت، محبت اور بھائی چارگی کا جو پیغام دیا ہے وہ موجودہ حالات میں بہترین مشعل راہ اگر ان پر عمل کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ معاشرے سے انتشار کا خاتمہ نہ ہو۔ ان خیالات کا اظہار سربراہ سنی تحریک نے مرکز اہلسنت پر سیدنا غوث الاعظم کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوری زندگی اسلام کی ترویج واشاعت اور عشق رسول کے فروغ میں گزری۔ انہوں نے تزکیہ نفس کا درس دیا اور کہا کہ انسانیت کا احترام اور سچائی ہی انسان کے اصل زیور ہیں برے سے برے حالات میں بھی اپنے سے کمزور انسانوں سے صلاح رحمی ہی اسلام کی اصل روح ہے انہوں نے کہا کہ آج معاشرہ بدامنی، بے چینی اور بے سکونی کا شکار ہے اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ آج کے انسان نے دوسروں کی بجائے اپنے آپ کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا ہر انسان اپنے مفاد کو دوسرے کے مفاد پر ترجیح دیتا ہے جسکی وجہ سے ہر جانب نفسا نفسی کا عالم ہے سیدنا غوث الاعظم نے چوروں کو بھی قطب کے درجے سے نوازا آپ کی تعلیمات کا اثر کہ آج سینکڑوں سال گزر جانے کے باوجود آپکا عرس مبارک انتہائی شان وشوکت منایا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر ہی ہم دنیا وآخرت میں سرخرو ہو سکتے ہیں

سنی رہبر کونسل کا ایم اے جناح روڈ پر دھرنا احتجاجی ریلیاں نکالنے کا اعلان

کراچی (مصطفائی نیوز) سنی رہبر کونسل نے مساجد پر مبینہ قبضے کے خلاف ایم اے جناح روڈ پر ساڑھے تین گھنٹے سے زائد دھرنا دیا۔ دھرنے کی قیادت کونسل کے مرکزی رہنماؤں مولانا ریحان امجد نعمانی، محمد شاہد غوری، مولانا ابرار احمد رحمانی، مولانا خلیل الرحمان چشتی، مولانا اشرف گورمانی اور دیگر نے کی۔ دھرنے کے باعث ایم اے جناح روڈ پر ٹریفک مکمل طور پر معطل اور اطراف کے علاقوں میں بدترین ٹریفک جام ہو گیا۔ دھرنے کو ختم کرانے کی غرض سے ان رہنماؤں سے مذاکرات کے لئے ڈی آئی جی ساؤتھ غلام نبی میمن اور دیگر اہلکار پہنچے اور علماء کرام کو یقین دلایا کہ وہ اس حوالے سے حکام بالا کو فوری طور پر آگاہ کریں گے، جس کے بعد سنی رہبر کونسل کے مرکزی ڈپٹی جنرل سیکرٹری مولانا امجد ریحان نعمانی نے کہا کہ اگر ہمارے مطالبات پیر 12 اپریل سے قبل تسلیم نہ کئے گئے اور بلال مسجد، اورنگی ٹاؤن سمیت دیگر مساجد اہلسنت پر قبضہ ختم نہ کرایا گیا تو احتجاجی ریلیاں نکالی جائیں گی اور وزیر اعلیٰ ہاؤس کا گھیراؤ کیا جائے گا جو مطالبات کے تسلیم ہونے تک جاری رہے گا۔

دعائے صحت کی اپیل

انجمن طلباء اسلام کے سابق ساتھی قاضی خالد ہسپتال میں داخل ہیں، تمام قارئین سے ان کی صحت یابی کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

دکھی انسانیت کی خدمت کرنا انسانیت کی معراج ہے، ڈاکٹر اکرم مصطفائی

گجرات (مصطفائی نیوز) مصطفائی فاؤنڈیشن پاکستان اور المصطفیٰ ٹرسٹ یو کے کے مشترکہ تعاون سے مصطفائی ماڈل ہائی اسکول سوک کلاں گجرات میں ایک پروقار تقریب ہوئی جس کے مہمان خصوصی الحاج محمد افضل گوندل تھے۔ مصطفائی ماڈل ہائی اسکول سوکلاں کے چیئر میں ڈاکٹر محمد اکرم مصطفائی نے اس موقع پر کہا کہ دکھی انسانیت کی خدمت کرنا انسانیت کی معراج ہے۔ مصطفائی فاؤنڈیشن پاکستان کے ہم مشکور ہیں کہ انہوں نے ہمارے اسکول کے پانچ شاہین بچوں کا ماہانہ اسکالرشپ منظور کیا۔ طیبہ امین عمیر بشیر، ولید عابد، مریم اشرف اور اقراء مبین بچوں کو 7500 روپے کے چیک ارسال کئے۔ اسکالرشپ چیک مہمان خصوصی الحاج محمد افضل گوندل اور محمد صدیق نے تقسیم کئے۔ اسکول کے بچوں اور والدین نے اس موقع پر خوشی کا اظہار بھی کیا۔ مصطفائی ماڈل اسکول سوک کلاں گجرات کی سالانہ تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی۔ الحاج محمد افضل گوندل اور رانا محمد صدیق نے پوزیشن لینے والے بچوں میں انعامات تقسیم کئے۔ اور اعزازی پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء وطالبات میں میڈلز تقسیم کئے۔ مصطفائی فاؤنڈیشن کی اپیل پر گزشتہ دنوں ملک بھر کی طرح شجر کاری مہم کا آغاز کیا گیا اس موقع پر مصطفائی ماڈل اسکول سوک کلاں گجرات کے طلباء وطالبات اور اساتذہ نے بھی اسکول میں پودے لگا کر آغاز کیا۔ اس موقع پر پرنسپل اسکول ہذا نے طلباء کو شجر کاری کے فوائد سے آگاہ کیا۔

☆☆☆☆☆

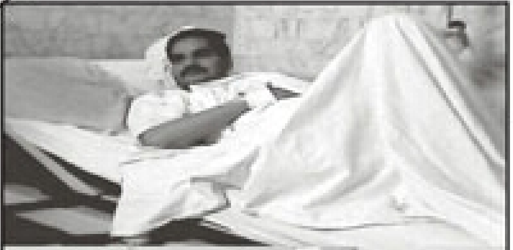

مصطفائی بزنس فورم کے رہنما شیخ طاہر انجم اے ٹی آئی کے رہنما معین الدین نوری کی لیاقت نیشنل ہسپتال کراچی میں عیادت کر رہے ہیں اس موقع پر عبد مصطفائی تحریک کے رہنما عبدالعزیز موسیٰ بھی موجود ہیں۔

بزم برکات مصطفیٰ برکاتی فاؤنڈیشن کی جانب سے 29 مارچ 2010 کراچی میں منعقدہ محفل نعت میں مصطفائی نیوز ٹیم ویب پروگرام ویب چینل www.mustafai.tv پر لائف ٹیلی کاسٹ کر رہی ہے۔

کراچی: لیاقت آباد میں غازی عبدالقیوم کی یاد میں جلسے سے علامہ قاضی احمد نورانی اور دیگر خطاب کر رہے ہیں

کراچی: المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی کے تحت گلستان جوہر میں لگائے گئے طبی کیمپ میں ڈاکٹر مریضوں کا معائنہ کر رہے ہیں

کراچی: تاجر ایسوی ایشن کی محفل نعت سے حاجی عبدالرحمٰن، کاشف صابرانی اور شبیر ابو طالب و دیگر خطاب کر رہے ہیں

المصطفیٰ ویلفیئر ٹرسٹ لاہور کے زیر اہتمام

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس موقع پر

تقسیم تحائف ومہارت مریضاں مہم

مصطفائی ماڈل اسکول سوک کلاں گجرات کی سالانہ تقسیم انعامات کی تقریب

مصطفائی ماڈل اسکول سوک کلاں گجرات کی سالانہ تقسیم انعامات کی تقریب کے موقع پر الحاج محمد افضل گوندل اور رانا محمد صدیق ،چیئرمین اسکول ہذا ڈاکٹر محمد اکرم مصطفائی پوزیشن لینے والے بچوں میں انعامات تقسیم کئے ۔اور اعزازی پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء وطالبات میں میڈلز تقسیم دیئے گئے۔

مصطفائی فاؤنڈیشن کی اپیل پر گزشتہ دنوں ملک بھر کی طرح شجر کاری مہم کا آغاز کیا گیا اس موقع پر مصطفائی ماڈل اسکول سوک کلاں گجرات کے طلباء وطالبات اور اساتذہ نے بھی اسکول میں پودے لگا کر آغاز کیا۔اس موقع پر پرنسپل اسکول ہذا نے طلباء کو شجر کاری کے فوائد سے آگاہ کیا۔

مصطفائی ماڈل ہائی اسکول بدوکی لاہور کینٹ

سیاب احمد صدیقی

بلاشبہ علم ایک قیمتی زیور ہے۔ جو انسان کو اخلاق کی پستیوں سے اٹھا کر بام عروج تک پہنچاتا ہے۔ تعلیم کے حصول کیلئے تین قسم کے ادارے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جو صرف دنیاوی تعلیم دیتے ہیں وہ طلباء کی صرف دنیاوی ضرورتوں کو پورا کر کے انہیں دنیاوی کامیابی سے ہمکنار کرتے ہیں۔ اور وہ ادارے جو صرف دینی تعلیم دیتے ہیں وہ طلباء کی اخروی ضرورتوں کو پورا کر کے انہیں اخروی کامیابی سے ہمکنار کرتے ہیں۔ اور اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی خوشنودی اور رضامندی کا سبب بنتے ہیں۔ جبکہ وہ ادارے جو دینی اور عصری تعلیم سے بہرہ ور ہوتے ہیں وہ طلباء کی دنیاوی ضرورتوں کے ساتھ ساتھ اخروی ضرورتوں کو پورا کر کے ایک مکمل انسان بنا کر معاشرے کا بہترین فرد بنا دیتے ہیں۔ جس سے معاشرہ امن وسکون کا گہوارہ بن جاتا ہے۔ آج کے دور میں اسی قسم کے اداروں کی ضرورت ہے جو طلباء کی دنیاوی ضرورتوں کے ساتھ ساتھ انہیں دینی تعلیم سے ہمکنار کر کے ان کی اخلاقی تربیت کر سکیں۔ مصطفائی ماڈل ہائی اسکول بھی دور جدید کے تقاضوں کے عین مطابق طلباء کو دینی تعلیم کے ساتھ عصری تعلیم سے بھی ہمکنار کر رہا ہے۔ راقم نے گزشتہ دنوں چیئرمین اسکول ہذا آفتاب عالم قادری کے اصرار پر وزٹ کیا۔ ادارہ ہذا میں کچھ نمایاں خصوصیات دیکھنے کو ملیں، مناسب سمجھا کہ ایسے ادارے جو گمنامی سے صحیح معنوں میں محدود وسائل اور کثیر مسائل کے باوجود خدمات سرانجام دے رہے ہیں، جن سے فارغ ہونے والا ہر طالب عالم اپنی ایک شخصیت رکھتا ہے۔ بلاشبہ یہ ادارہ براور اداروں کیلئے ایک نمونہ بھی پیش کیا جاسکتا ہے۔ خصوصاً ان کیلئے جہاں تعلیم نہیں بلکہ ڈسپلے ہی ہوتا ہے۔ تشہیر کے ہر زاویہ پر غور ہی نہیں بلکہ عمل بھی کیا جاتا ہے۔ دینی و دنیاوی تعلیم کے حسین امتزاج کا کو ٹائٹل کے طور پر پیش کر کے بھاری فیسیں وصول کی جاتی ہیں۔ لیکن طلباء بیچارے پیاسے کے پیاسے گھر لوٹتے ہیں۔ لیکن مذکورہ ادارہ میں صحیح معنوں میں تعلیم وتربیت دی جاتی ہے ہر طالب علم اس کی زندہ مثال ہے۔

☆ اسلامی طرز تعلیم کو جدید تعلیم کے امتزاج کے ساتھ پیش کرنا۔ ☆ نئی نسل کو عقائد اور ایمانیات سے آگاہی دلانا۔ ☆ پاکیزہ اسلامی ماحول میں بچوں کی تربیت اور عمل کی طرف رغبت دلانا ☆ اپنے اسلاف اور بزرگوں سے واقفیت اوران کی تعلیمات سے روشناس کرانا۔ ☆ یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کرنا کہ اسلام پر عمل پیرا ہونا اس دنیا کے ماحول اور تعلیم کے ساتھ ممکن ہے۔ ☆ اسلام کی آفاقیت اور قرآن کے احکام وفرامین نیز سنت نبوی علیہ الصلوۃ والسلام سے واقفیت، عمل اور جذبہ جہاد اجاگر کرنا۔ ☆ بچوں کے دلوں میں حضور ﷺ کی محبت اجاگر کرنا ☆ دینی تعلیم کے ساتھ دنیاوی علوم سکھانا جس میں نرسری تا میٹرک تعلیم دی جاتی ہے۔ تاکہ ہمارا بچہ دنیاوی تعلیم میں بھی کسی سے پیچھے نہ رہے۔

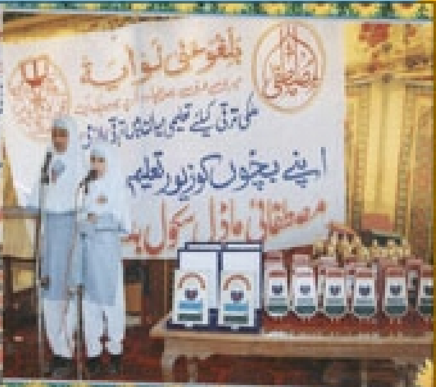

عید میلاد مصطفیٰ کے موقع پر ادارہ ہذا کے بچے اور بچیاں بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عقیدت کے پھول نچھاور کر رہے ہیں

جبکہ ڈپٹی ہیڈ مسٹریس رضیہ سلطانہ مصطفائی ماڈل ہائی اسکول کے طلباء وطالبات میں شیلڈز تقسیم کر رہی ہیں اس موقع پر آفتاب عالم قادری پرنسپل ادارہ ہذا بھی موجود ہیں

WWW.NAFSEISLAM.COM

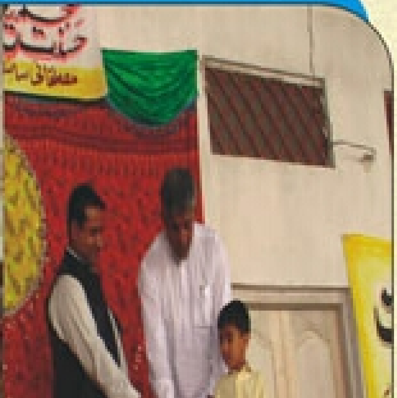

جلسہ تقسیم انعامات مصطفائی سائنس وے ہائی اسکول قادر آباد (تصویری جھلکیاں)

مصطفائی رضاکار

خدمت سب کی

محبت سب سے

مدد گار — غم گسار

دکھ مٹاؤ — سکھ پاؤ

AMWS

Est 1983

www.almustafa.org

CALL - SMS

0333-5110546

0300-9551332

0345-5148865

0321-8234458

Women Self Employment Programme

خواتین خود روزگار پروگرام

کے تحت

حالیہ بدامنی، دہشت گردی سے

متاثرہ وادی سوات کے مختلف دیہات میں ہنر مند خواتین کیلئے

سلائی سینٹر کا قیام

آپ بھی تعاون کر سکتے ہیں

المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ)

کے مصطفائی رضا کاروں کے ساتھ......

آئیں ...... پورے اعتماد و بھروسے سے

اپنوں کی مدد کیلئے

صرف ایک سلائی مشین (-/3500 روپے) کا عطیہ......

ایک ہنر مند خاتون کو روزگار کی فراہمی میں معاون ہو سکتا ہے

اکاؤنٹ کا نام: المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی

اکاؤنٹ نمبر: CD-128، پنجاب بینک برانچ کوڈ 197

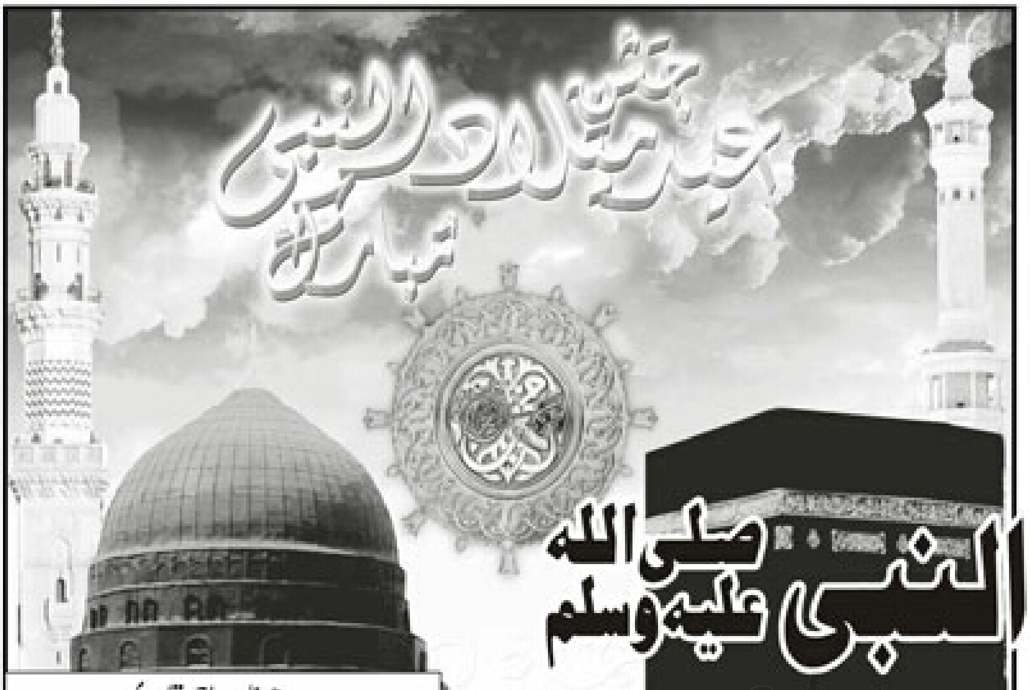

حسنات احمد قادری

بن غازی (لیبیا) میں
جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ربیع الاول کا مہینہ آتے ہی مسلمانوں کے دل کھل اٹھتے ہیں ہر مسلمان فرحت وشادمانی محسوس کرتا ہے کہ اس کے آقا ﷺ کی آمد کا مہینہ ہے۔ جذبات خوشی سے جھلملا اٹھتے ہیں ہر لب پر ترانہ ہے خوشی کا بوڑھا، جوان، بچہ، خواتین سب نازاں ہے کہ آقا ﷺ کی ولادت باسعادت کے دن خوشی سے منانے کا اہتمام کرتے ہیں۔ ہر لب پر ایک ہی نغمہ ہے۔ صلوا علیہ وآلہ بچیاں کہاں پیچھے رہنے والی ہیں وہ بھی گھروں کو نہ صرف سجاتی بلکہ عید میلاد النبی ﷺ کی محافل کا انعقاد کرتی ہیں۔ عید میلاد النبی ﷺ پر خوشی صرف برصغیر میں ہی نہیں بلکہ دنیا کے ہر کونے میں منائی جاتی ہے ہر قوم اپنے انداز میں خوشی مناتی ہے۔ قرآن کریم نے ارشاد فرمایا کہ:

"اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ فرما دیجئے: جب تمھیں اللہ کی رحمت اور اس کا فضل میسر ہو تو اس پر خوشی کرو" (سورۃ یونس)

چنانچہ ایشیا، یورپ، افریقہ ہر جگہ عید میلاد النبی ﷺ کا چرچا ہے۔ اس دفعہ جمعیت الدعوۃ الاسلامیہ العالمیہ، اسلامک کال سوسائٹی لیبیا کی دعوت جشن مولود ملی۔

23 فروری کو ہماری روانگی اسلام آباد سے ہوئی۔ پاکستانی وفد میں وفاقی وزیر نورالحق قادری، سابق وزیر اعلیٰ سرحد پیر صابر شاہ، میجر محمد ابراہیم شاہ، سردار محمد خان لغاری، مولانا ظہور احمد علوی، مولانا عبدالمجید ہزاروی، مولانا محمد شریف ہزاروی ، قاری عبدالعزیز قادری، طاہر رشید تنولی، نذیر احمد نعیمی، صاحبزادہ عبدالمالک بھرچونڈی شریف، حافظ محمد اقبال نعیمی، سید اجمل گیلانی، محبوب الرسول قادری، عبید حق اور راقم الحروف سمیت تقریباً 70 افراد تھے۔ پہلے مرحلے میں دبئی پہنچے رات قیام تھا۔ اگلے روز طرابلس کے لئے روانہ ہوئے قافلہ طرابلس پہنچا۔

جمعرات 25 فروری کو جشن میلاد النبی ﷺ کی تقریب میں شرکت کے لئے تمام قافلوں کو جہازوں کے ذریعہ لیبیا کے شہر بن غازی لے جایا گیا۔ سٹیڈیم میں جلسہ کا اہتمام تھا۔ شہر میں آمد رسول کے حوالے سے بینر آویزاں تھے۔ شہر کو سجایا گیا تھا۔ نماز ظہر سے پہلے ہم بن غازی پہنچے تو تمام قافلوں کے لئے مختلف جگہوں پر خیموں میں ٹھہرنے کا اہتمام تھا۔ اور یہیں ظہرانہ بھی دیا گیا۔ نماز عصر جلسہ گاہ میں پڑھی اس کے بعد مرد حراقی المکرم معمر القذافی کا خطاب ہوا۔ انہوں نے آمد مصطفیٰ کو امت مسلمہ پر اللہ کا فضل وکرم قرار دیا

اور کہا کہ آج ہم ان کی تعلیمات پر عمل پیرا نہیں اور یہی ہمارے زوال کا سبب ہے۔ اگر آج بھی ان کے فرامین پر عمل شروع کر دیں تو دنیا ہی میں اپنا کھویا ہوا وقار بحال کر سکتے ہیں۔ گویا وہ اقبال کی زبان میں کہہ رہے تھے۔

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں قطار اندر قطار اب بھی

انہوں نے کہا کہ اغیار نے تقسیم ہمیں کر دیا ہے اور ہم فرقہ واریت میں تقسیم ہو چکے ہیں۔ اپنے آپ کو مسلمان کہلانے کی بجائے اپنے فرقوں کے ناموں سے اپنا تعارف کراتے ہیں۔ قرآن حکیم نے ہمیں فرقوں میں تقسیم نہ ہونے کا درس دیا ہم نے اسے بھلا دیا۔ اسلام میں فرقہ واریت کی گنجائش نہیں یہ جہالت ہے بلکہ کفر ہے۔ ہم اس پر شرمندہ ہونے کی بجائے اتر رہے ہیں۔ ہم قرآن کے حکم سے بغاوت کر رہے ہیں۔ فرقہ واریت بدعت ہی نہیں کفر بھی ہے۔ گویا ان کا فرمان یہ تھا۔

چھوڑ دے فرقہ پرستی یہ ترا کام نہیں
دیکھ یہ کفر کی تعلیم ہے اسلام نہیں

انہوں نے کہا کہ اسلام میں دہشت گردی کی کوئی گنجائش نہیں۔ یہ امن کا سبق دیتا ہے۔ لیکن بعض لوگ جہاد کے حکم سے ناواقفیت کی بناء پر اپنے ہاتھ میں کلاشنکوف لے کر نکل پڑے اسے جہاد قرار دیتے ہیں۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ میں سوئٹزر لینڈ کے خلاف اسلامی حکم جو مساجد کے میناروں کے حوالے سے انہوں نے جاری کیا اس پر ان کے خلاف جہاد کا اعلان کرتا ہوں۔ تمام حاضرین نے ہاتھ ہلا کر نعرے لگا کر اس کی تائید کی۔ انہوں نے قوم سے مطالبہ کیا کہ وہ تعاون کرے عالم اسلام تعاون کرے، سوئٹزر لینڈ کے بنکوں سے اپنے سرمایے کو نکال لے

۔اس کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے ۔اس کے ساتھ تجارتی و سفارتی بائیکاٹ کر کے اس کو تنہا کر دیا جائے تاکہ اس کو معلوم ہوجائے کہ مسلمانوں کے ساتھ جو دشمنی کرے گا مسلمان اس کے تعلقات ختم کردیں گے ۔شرکائے کانفرنس نے کرنل محمد قذافی کی امامت میں نماز مغرب ادا کی۔

لیبیا میں اس دفعہ قیام کے دوران طرابلس مدینہ قدیم پرانے شہر میں گئے تو ایک جگہ احباب لیبیا نے گھیر لیا اور کہا کہ آج رات ہماری مسجد میں میلاد النبی ﷺ کی محفل ہے اس میں آپ لوگ شریک ہوں چنانچہ وفد کو اطلاع ملی تو سب لوگ تیار ہوگئے مسجد پہنچے تو طرابلس کے مسلمانوں نے پرتپاک استقبال کیا اسٹیج تک پہنچایا۔ ناقا مسجد جو کہ پانچ سو سال قبل تعمیر کی گئی لوگوں سے کھچا کھچ بھری تھی ۔12,11 کی درمیانی رات تھی یہ محفل میلاد النبی ﷺ سجائی گئی تھی۔راستے کو لائٹوں سے سجایا گیا تھا۔سب حضرات نعتیں پڑھ رہے تھے پھر دعائیں کی گئیں اور آخر میں کھڑے ہوکر قصیدہ بردہ شریف پڑھا گیا۔یہیں ایک صاحب محمد آدم جن کا نام تھا وہ ملے اور کہا کہ ہمارے شیخ (پیر) کے زاویہ (خانقاہ) پر کل میلاد کی محفل ہے آپ لوگ شرکت کریں۔

سوق الجمعہ کے علاقے میں ان کے شیخ کے زاویہ پر پہنچے پرتپاک استقبال کے بعد ہمیں بٹھایا تو بتایا کہ یہ مراکش کے ایک بزرگ شیخ عیسیٰ کے خلیفہ ہیں ۔ہر ہفتہ اپنی خانقاہ پر محفل منعقد کرتے ہیں اور لنگر تقسیم ہوتا ہے ۔یہاں ایک اور صاحب آگے بڑھے انہوں نے اپنے ہاں محفل مقرر کی تھی اس کی دعوت دی مگر ہمیں واپس آنا تھا معذرت کی۔

براستہ دوبئی واپس پاکستان پہنچے تو یہاں حالات ہی کچھ اور تھے یہاں مسلمان کہلانے والوں نے عید میلاد النبی ﷺ کے جلوسوں کو روکنے کی کوشش کی شریک لوگوں پر فائرنگ کی گئی زخمی کیا گیا ,شہید کیا گیا اسطرح میلاد النبی ﷺ کی تقریبات تو پورے یورپ میں بھی ہوتی ہیں جہاں یہودی ,عیسائی اور دیگر مذاہب والے رواداری کا ثبوت دیتے ہیں ۔مگر اسلام کے نام لیوا پاکستان میں محمد عربی ﷺ کے نام پر بننے والے ملک میں حضور ﷺ کے میلاد کی خوشی منانے سے روکنے کا اہتمام کررہے ہیں گولیاں برسا رہے ہیں ۔انتظامیہ نے پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ عید میلاد النبی ﷺ کے جلوسوں کی سیکیورٹی کے لئے اجلاس منعقد کئے یہ کیا ہورہا ہے ۔اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو امن کا گہوارا بنائے (آمین)

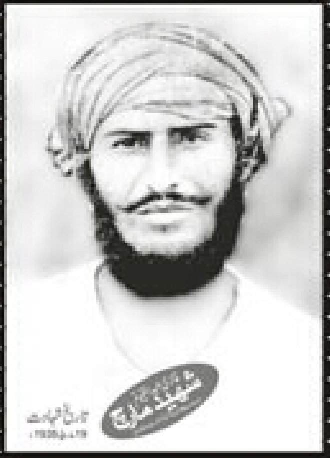

توہین رسالت اور گستاخان رسول کا بدترین انجام

غازی عبدالقیوم شہید

اور

نتھو رام کا قتل

غازی عبدالقیوم کا واقعہ شہادت بڑا ہی ایمان افروز واقعہ ہے'
اس نوجوان مرد مجاہد کا تعلق غازی آباد ضلع ہزارہ کے ایک غریب گھرانے سے تھا
'لیکن کسے خبر تھی کہ ایک دن تخت ہزارہ کی شہ نشینی سے بھی اونچا مرگ
باشرف کا رتبہ شہادت اسے نصیب ہوگا'

اپنے گاؤں سے وہ تلاش روزگار میں کراچی آیا' جہاں اسے رزق حلال کے لئے گھوڑا گاڑی مل گئی' جس کی آمدن سے وہ اپنی بوڑھی ماں' بیوہ بہن اور ضعیف چچا اور نوبیاہتا بیوی کی کفالت کررہا تھا' نماز فجر اور عشاء کی نماز وہ اپنے محلّہ کی مسجد میں پڑھا کرتا تھا' ایک روز امام مسجد نے اہل مسجد کو اشکبار آنکھوں سے بتلایا کہ ایک خبیث ہندو نتھو رام نے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی ہے' غازی عبدالقیوم نے جب یہ بات سنی تو تڑپ اٹھا اور اس کے تن بدن میں اک آگ سی لگ گئی' اسی وقت اس نے صحن مسجد میں اپنے رب سے عہد کیا کہ وہ اس کافر کمینہ کو زندہ نہیں چھوڑے گا۔

یہ نتھو رام آریہ سماجی ہندو تھا' جس نے ۱۹۳۳ء میں ''ہسٹری آف اسلام'' نامی ایک کتاب لکھی' جس میں اس نے اسلام اور پیغمبر اسلام کی ذات اقدس کو ہدف تنقید و ملامت بنایا اور شان رسالت میں گستاخانہ اور توہین آمیز الفاظ استعمال کئے تھے' جس سے مسلمانوں میں ہیجان پیدا ہوا اور سارے شہر میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی' حکومت نے نقض امن کے اندیشہ سے ملزم کے خلاف فوج داری مقدمہ قائم کرکے اسے ایک سال قید اور جرمانہ کی سزا دی' لیکن مارچ ۱۹۳۳ء میں اس فیصلہ کے خلاف اپیل پر کراچی کے جوڈیشل کمشنر نے اس کی عبوری ضمانت منظور کرلی' نتھو رام کا مقدمہ سماعت کے لئے جس دن سندھ چیف کورٹ کے دو انگریز ججوں کی بینچ کے سامنے پیش ہونا تھا' اس دن نتھو رام اپنے وکلاء اور ساتھیوں کے ساتھ ہنسی مذاق کرتا ہوا کورٹ روم میں داخل ہوا' عدالت کے باہر ہندو اور مسلمان بڑی تعداد میں فیصلہ سننے کے لئے کھڑے تھے' مقدمہ کی سماعت سے کچھ دیر قبل شہ عرب و عجم کا یہ نوخیز غلام عبدالقیوم کمرۂ عدالت میں اس ہندو مصنف نتھو رام کے قریب پہنچنے میں کامیاب ہوگیا اور اپنے شکار پر نظریں جمائے بیٹھا تھا' موقع پاتے ہی اپنے نیفہ میں سے چھپا ہوا تیز دھار خنجر نکال کر عقاب کی طرح وہ اس پر جھپٹا اور اس ملعون کے پیٹ میں خنجر جھونک کر اس کی آنتیں باہر نکال دیں' نتھو رام منہ کے بل زمین پر گر پڑا تو اس خیال سے کہ کہیں وہ زندہ بچ نہ جائے' اس نے پوری قوت سے ایک اور وار اس کی گردن پر کیا اور اس کی شہ رگ کاٹ دی' اس طرح اس خبیث کا کام تمام کرنے کے بعد نہایت اطمینان اور سکون سے اس نے اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کردیا۔ عدالت میں اس واقعہ سے بھگدڑ مچ گئی اور جج بھی اس اچانک واردات سے خوفزدہ اور سراسیمہ ہوگئے' عبدالقیوم کے مقدمہ قتل کے دوران جب ملزم کا بیان قلم بند کرتے ہوئے

ایک انگریز جج نے اس مرد غازی سے دریافت کیا کہ اسے اس بھری عدالت میں اس طرح واردات کی جرات کیسے ہوئی؟ تو اس نے عدالت میں آویزاں جارج پنجم کی تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا:

''تم اپنے بادشاہ کی توہین برداشت نہیں کرسکتا' ہم اپنے دین اور دنیا کے شہنشاہ کی شان میں گستاخی کرنے والے کو کیسے معاف کردیتا'' اس موذی کو ہلاک کرنے کے بعد نہایت حقارت کے ساتھ اس کی لاش پر تھوکتے ہوئے اس نے کہا تھا:

''اس خنزیر کے بچے نے میرے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی توہین کی تھی اس لئے میں نے اسے قتل کیا ہے''

اس نے اپنی طرف سے وکیل صفائی پیش کرنے سے انکار کردیا۔ اقبال جرم پر سیشن کورٹ سے غازی عبدالقیوم کو سزائے موت سنائی گئی تو وہ نوجوان مرد مجاہد اپنی خوشی اور مسرت ضبط نہ کرسکا اور بے اختیار اس کی زبان سے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی صدا بلند ہوئی' مسلمانوں نے جب اس فیصلہ کے خلاف اپیل کرنا چاہی تو اس نے ان سب کی منت سماجت کرتے ہوئے کہا:

''آپ لوگ مجھے دربار رسول میں حاضری کی سعادت سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔''

یہ نتھو رام آریہ سماجی ہندو تھا' جس نے ۱۹۳۳ء میں ''ہسٹری آف اسلام'' نامی ایک کتاب لکھی' جس میں اس نے اسلام اور پیغمبر اسلام کی ذات اقدس کو ہدف تنقید وملامت بنایا اور شان رسالت میں گستاخانہ اور توہین آمیز الفاظ استعمال کئے تھے' جس سے مسلمانوں میں ہیجان پیدا ہوا اور سارے شہر میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی'

اور وہ اس شعر کی مجسم تصویر بنا ہوا تھا:

دل پہ لیا ہے داغ عشق کھو کے بہار زندگی
اک گل تر کے واسطے میں نے چمن لٹا دیا

فیصلہ جب توثیق کے لئے عدالت عالیہ میں سپرد ہوا اور اس مرد غازی کی خواہش کے خلاف قانون کی توضیح اور تشریح کے لئے اپیل دائر کردی گئی تو اپیل کی سماعت کے دوران ہر پیشی پر اس محمد کے غلام کے دیدار کے لئے مسلمانوں کا بے پناہ ہجوم موجود ہوتا' جو اس پر گل پاشی کیا کرتا تھا' بالآخر وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوگئے اور اسے بھی دوسرے غازیان ملت کی طرح سزائے موت سنائی گئی' جس کے لئے وہ بے چین اور مضطرب رہتا تھا اور یہی پروانہ موت اس کے لئے حیات جاوید لے کر آیا' جب سزائے موت اس کو سنائی گئی تو اس نے ججوں سے مخاطب ہو کر کہا:

''مجھے اپنی خوش قسمتی پر ناز ہے کہ میرے ہاتھوں وہ خبیث جہنم رسید ہوا اور میرے رب نے مجھے شہادت جیسی نعمت سے سرفراز کیا' یہ ایک جان کیا چیز ہے' اگر ایسی ہزاروں جانیں بھی ہوں تو وہ سب میرے آقا اور مولا پر قربان ہیں۔''

اس طرح اس مرد غازی کے لئے جو کچھ عرصہ قبل عروس نو بیاہ کر لایا تھا' آج انشاء اللہ حوران جنت درہائے فردوس میں اس کے استقبال کے لئے کھڑی تھیں۔ یہ بھی ایک عاشق کا جنازہ تھا' اس لئے بڑی دھوم سے نکلا اور ہزاروں مسلمان جب میوہ شاہ کے قبرستان' اس شہید وفا کے جنازے کو لے جا رہے تھے' ایسے میں حکومت افرنگ کے فرعون مزاج فوجیوں نے عاشقان ناموس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ہجوم پر اچانک گولیوں کی بوچھاڑ کردی' جس کے نتیجہ میں سینکڑوں مسلمان شہید اور زخمی ہوئے' معصوم عورتیں اور بچے جو مکانوں کی چھتوں سے اس کا جنازہ دیکھ رہے تھے' ان کی شقاوت کا نشانہ بنے اور اس دن وہ سب شہیدان ناموس رسالت اس فدائی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انشاء اللہ جنت الفردوس میں پہنچ گئے۔

لفافہ مہنگا، ڈاک کا نظام غیر موثر

قلمی دوستی کیسے کریں؟ ایک قاری کا جواب

این آر نورانی

ٹیلی فونک نہیں، قلمی دوستی کریں، کے عنوان سے میرے ایک ساتھی نوجوان ایم منظور عالم نے اپنے خیال کا اظہار کیا۔ بات تو ان کی بھی درست ہے کہ آج کے دور میں لکھنا تو جیسے بہت پرانے زمانے کی بات ہوگئی ہے۔ لوگوں نے تیزی سے خط لکھنا چھوڑا ہے۔ اتنی ہی تیزی سے موبائل فون کا استعمال بڑھ گیا ہے۔ اس میں قصور موبائل کا بھی نہیں اور اس کے استعمال کرنے والوں کا بھی نہیں، کیونکہ جہاں تک اس کے استعمال کی بات ہے تو اگر دیکھا جائے تو ہمارے پوسٹ آفس کا نظام کچھ سست ہوگیا ہے۔ یا یہ کہیں تو غلط نہ ہوگا کہ ٹیلی فونک سسٹم ذرا تیز رفتار ہے، جہاں خط کم سے کم تین دن میں پہنچتا ہے، وہاں ٹیکسٹ میسج منٹ بھی نہیں لیتا اور اگر دیکھا جائے تو آج کل موبائل فون کمپنیوں نے ایس ایم ایس کے نرخ اتنے کم کردیئے ہیں کہ نوجوان ایس ایم ایس کے ذریعے ہی رابطے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اگر وقت نکال بھی لیا جائے تو خط کا لفافہ چھوٹی بڑی دکانوں نے رکھنا چھوڑ دیا ہے۔ کیونکہ لینے والا کوئی نہیں۔ لفافے کی قیمت بڑھ کر آٹھ روپے ہوگئی ہے تو جناب آپ ہی سوچئے اتنی مشکل ہو، ڈاک کا نظام بھی موثر نہ ہو اور لفافہ پوسٹ کرنے بھی جانا پڑے تو ایسے میں ایس ایم ایس بہتر نہیں جو منٹوں میں آسانی سے پہنچ جائے اور کہیں جانا نہ پڑے۔ دوستی کوئی کیوں کرے کہ یہاں رشتے داروں کے لئے خط لکھنا مشکل ہے۔ موبائل فون نے ہمیں اتنا عادی بنالیا ہے۔ آج کے مصروف ترین زمانے میں کسی کی سچی دوستی حاصل ہوجائے تو بڑی بات ہے۔ دعا کرتے ہیں کہ ہم تھوڑا بہت لکھنے والے کے لئے بھی لفافوں کا کوئی اچھا پیکج آجائے تو کم از کم اپنے دل کی بات تو کرسکیں۔ ورنہ آنے والے دور میں ٹیلی فونک دوستی اور الیکٹرانک اخبار ہی ملے گا۔

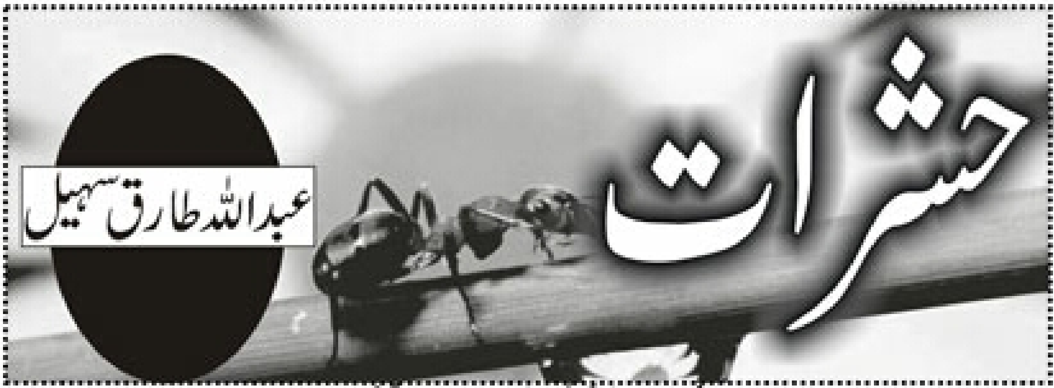

حشرات

عبداللہ طارق سہیل

کیسی کیسی خبریں جی کو جلانے آجاتی ہیں: برطانیہ میں ایک مصروف سڑک کو بند کر دیا گیا ہے۔ اس لئے کہ ایک طرف سے حشرات الارض دوسری طرف محفوظ مقامات کی طرف منتقل ہو رہے ہیں ٹریفک چلے گی تو وہ مارے جائیں گے۔ ان میں چھپکلیوں سے لے کر کھجوروں تک مختلف قسم کے حشرات شامل ہیں۔ منتقلی کا زمانہ دو مہینے رہے گا وہ دو ماہ یہ سڑک بھی بند رہے گی۔ عوام کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ متبادل راستے استعمال کریں۔

حشرات کی زندگی اہم ہے، یہ بات ہمیں تو بہت پہلے سے معلوم تھی۔ کیونکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ ڈاک نے کوئی مخلوق عبث پیدا نہیں کی۔ ہر ذی روح خدا کے ہاں اہم ہے (ہم نے ہر مخلوق چاہے وہ اڑتی ہو یا دوڑتی ہو کا نام اپنے رجسٹر ڈ پر لکھ رکھا ہے) برصغیر کے ایک مذہب ''جین مت'' میں اس ڈر سے کہ چیونٹیاں وغیرہ پاؤں تلے نہ آجائیں، حکم ہے کہ جھاڑو لے کر ان سے راستہ صاف کرتے جاؤ۔ لیکن مغرب کے اہل دانش چونکہ عقل پرست ہیں اس لئے وہ کسی سچائی کو تبھی مانتے ہیں جب لیبارٹری کے تجربے سے سچائی مان لی۔ ورنہ یہی اہل مغرب تھے جنہوں نے افریقہ امریکہ اور ایسٹ انڈیز کے جنگلوں میں جانوروں کا جدید مشینوں سے اتنے بڑے پیمانے پر قتل عام کیا کہ ان کی کئی نسلیں ہی مٹ گئیں۔ پھر تعلیم اور اہل قلم (بالخصوص روس، برطانیہ، امریکہ اور فرانس کے ادیبوں) کی پھیلائی روشنی اور سائنسی دریافتوں نے ان کے ذہن کا رخ بدلا اور آج ان کے ہاں انسانی اور حیوانی، دونوں انواع کے تحفظ کیلئے بے شمار انجمنیں بنی ہیں۔ ان میں سے کسی کے منشور میں حشرات کا ذکر بظاہر اب تک نہیں تھا۔ اس لئے برطانیہ سے آنے والی یہ خبر بالکل نویلی ہے۔

شاید اس کی وجہ وہ تازہ ترین سائنسی دریافت ہو جس نے لوگوں کو حیران کر کے رکھ دیا ہے۔ اس دریافت میں بتایا گیا ہے کہ چھوٹے چھوٹے کیڑے مکوڑوں کے ننھے منے دماغ بھی جن میں بڑے جانوروں (بالخصوص سب سے بڑے جانور یعنی بزعم خود اشرف المخلوقات جبکہ قرآن کے الفاظ میں اسفل سافلین کا دماغ بھی شامل ہے) کے دماغ جیسی بافتیں ہوتی ہیں۔ نہ دوسرے پیچیدہ لامتناہی نیورو سرکٹ، اتنے ہی پیچیدہ اور قابل اور ذہین ہوتے ہیں۔ جتنے کہ بڑے جانوروں کے دماغ لیکن نہیں، یہ فقرہ تو کچھ بھی نہیں۔ اصل فقرہ یہ ہے کہ حشرات اور بڑے جانور ایک جیسے ذہین ہوتے ہیں۔ کیمبرج یونیورسٹی کالج کے مشہور زمانہ کوئین میری ریسرچ سینٹر نے بڑی محنت اور وقت صرف کر کے یہ تحقیقات کی ہے اور بتایا ہے کہ بڑے جانوروں کے دماغ اپنے سافٹ ویئر کے اعتبار سے بڑی نہیں ہوتے بلکہ یوں سمجھئے کہ بس ''بڑی ہارڈ ڈرائیو'' کے جیسے ہوتے ہیں۔ لیکن حشرات کے مائیکرو دماغ میں ذہانت کی اتنی ہی مقدار ہوتی ہے جتنے کہ بڑے دماغ میں، مثلاً شہد کی مکھی، کتے اور آدمی میں تمیز کر لیتی ہے۔ یہی نہیں یہ بھی سمجھ لیتی ہے کہ یہ کتا وہ نہیں ہے جو حرکتوں سے آدمی نہیں لگتا ہے آدمی ہی وہیل مچھلی کے دماغ کا وزن تو کلو گرام ہوتا ہے اور اس میں 200 ارب نیوروسیل (اعصابی خلیے) ہوتے ہیں۔ انسان کا دماغ سوا کلو وزنی ہوتا ہے اور اس میں 85 ارب اعصابی خلیے ہوتے ہیں۔ جبکہ شہد کی مکھی کے دماغ کا وزن محض ایک ملی گرام ہوتا ہے۔ اور اس میں دس لاکھ سے بھی کم خلیے ہوتے ہیں لیکن طرز عمل کے اعتبار سے یہ اتنی ہی ذہین ہے کہ جتنی وہیل مچھلی۔ بڑے دماغ کی افادیت نئی تحقیق کے مطابق صرف اتنی ہے کہ اسے بڑا جسم سنبھالنا ہوتا ہے۔ ورنہ ذہانت ہی ہے۔

ایک اور تحقیق ''کرنٹ بیالوجی'' میں چھپی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ حشرات کے دماغ ''سمارٹ کمپیوٹرز'' ہوتے ہیں یعنی چھوٹی سی جگہ رکھنے والی یہ ڈسک بڑے بڑے پیچیدہ مسائل حل کرنے کی اہل ہے۔ سائنسی ریسرچر لارس چٹکا اور جری نیون نے لکھا ہے کہ ذہانت کے حوالے سے حجم ایک غیر متعلق شے ہے۔ ایک مثال تو انسانوں ہی میں مل جائے گی کئی بڑے سر والے بہت کم آئی کیو رکھتے ہیں بلکہ بعض تو غبی ہوتی ہیں۔

ویسٹ ورجینیا یونیورسٹی (مارگن ٹاؤن) میں ہونے والی تحقیقات یہ ہے کہ چیونٹی، مکڑی، شہد کی مکھی وغیرہ جیسے حشرے مختلف واقعات کی پیش گوئی کرنے کی ذہانت رکھتے ہیں۔ اور ماحول سازگار نہ ہو تو اپنی عادات بدل ڈالتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے حشرے اشیاء کا تناسب اور ان میں فرق سمجھ لیتے ہیں۔ گویا خوبصورتی اور غیر خوبصورت میں تمیز کر سکتے ہیں۔ چیونٹیاں تو باقاعدہ شہری آبادیاں بنالیتی ہیں۔ اور یہ بات نئی نہیں سب کو معلوم ہے۔ ان کا آپس میں مواصلاتی رابطے کا نظام اپنی جگہ عجوبہ ہے۔

یہ تحقیق بہت لمبی ہے۔ قرآن میں آتا ہے، حضرت سلیمان علیہ السلام کا لشکر نزدیک آیا تو چیونٹی نے اپنی سکھیوں سے کہا، بلوں میں گھس جاؤ ورنہ ماری جاؤ گی۔ قرآن پاک کے بارے میں عامیانہ طرز تمسخر رکھنے والے علامہ حضرات اس قسم کی آیات کا عرصے سے مذاق اڑاتے آرہے ہیں۔ اب یہ لوگ کیا کہیں گے؟

بہر حال یہ تفصیل تو ایسا جملہ معترضہ تھی جو پھیل کر خود ہی مضمون بن گئی۔ اصل مضمون تو یہ تھا کہ یہ دل جلانے والی خبر ہے۔

یہ دل جلانے والی خبر اس لئے ہے کہ مغرب میں حشرات کی جان بچانے کے لئے سڑکیں بلاک کی جاتی ہیں ہمارے ہاں انسانوں کو حشرات جتنی حیثیت بھی نہیں دی جاتی۔ عبد الستار ایدھی، عاصمہ جہانگیر، اقبال حیدر، اعتزاز احسن جیسے لوگ اتنی تحریک بھی نہیں چلا سکتے کہ آئین میں ایک ترمیم کر کے سترہ کروڑ میں سے ساڑھے سولہ کروڑ افراد کو حشرات کا درجہ ہی دلا دیں۔؟

ایسا ہو جائے تو پھر اخبارات میں چھپنے والی کچھ حالیہ خبروں کی شکل یوں ہو سکتی ہے۔

''وزیر خزانہ نے کہا ہے، ان کی حکومت حشرات کی غربت ختم کرنا چاہتی ہے (اسی لئے بجلی مزید 20 فیصد مہنگی کی جارہی ہے)

اسٹیٹ بینک کے گورنر نے کہا ہے کہ شرح سود میں اضافہ کرتے تو ملکی معیشت تباہ ہو جاتی۔ (حشرات کی آبادی بہت زیادہ ہے اس لئے سود وصول کرنے کی گنجائش بہت کم ہے)

وزیر وسیع تر پیداوار منظور وٹو نے کہا ہے حشرات کو سٹورز پر چینی دن میں دو گھنٹے ملا کرے گی۔ (ملے گی پھر بھی نہیں چاہے حشرات بارہ گھنٹے لمبی قطار میں لگے رہیں)

جھاڑی پورہ میں پانچ نفر پر مشتمل حشرات کے ایک خاندان نے اجتماعی خودکشی کر لی۔ بتایا گیا ہے کہ حشرات کا یہ گھرانہ کئی دنوں سے بھوکا تھا۔

میٹرو بس کے کنڈ یکٹر نے ایک طالب علم حشرے کو دھکا دے کر ہلاک کر ڈالا۔

تازہ ڈرون حملے میں پچاس حشرات الارض مارے گئے۔ ان میں کچھ حشرے غیر ملکی بتائے گئے ہیں۔

کل وی آئی پی نقل و حرکت ہے۔ سڑکیں بند رہیں گی۔ تمام حشرات اپنے بلوں میں رہیں ورنہ کچل ڈالے جائیں گے۔

☆☆☆☆

WWW.NAFSEISLAM.COM

انتظار ہے...

ڈاکٹر صفدر محمود

قرآن حکیم کا فیصلہ ہے کہ ہم دنوں کو قوموں کے درمیان پھیرتے رہتے ہیں۔ آل عمران کے مطابق ”یہ تو زمانہ کے نشیب و فراز ہیں جنہیں ہم لوگوں کے درمیان گردش دیتے رہتے ہیں۔“ میرا مطالعہ اور مشاہدہ یہ بتاتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کو کسی قوم کے دن پھیرنا ہوتے ہیں تو وہ اس کے لئے اسباب پیدا کر دیتا ہے اور ان اسباب میں سب سے پہلا سبب قوم میں شعور اور ترقی کی خواہش اور جذبہ کا اجاگر ہونا ہوتا ہے۔ مولانا ظفر علی خان کے بقول:

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

عام طور پر اس گردش یا تبدیلی کا دوسرا سبب قوم کی قیادت ہوتی ہے۔ قانون قدرت کے مطابق جب چین کے حالات بدلنے کی باری آئی تو انقلابی چینی قوم کو ایسی قیادت مل گئی جس نے فقط پانچ دہائیوں میں نہ صرف قوم کی زندگی میں انقلاب برپا کر دیا بلکہ چین کو عالمی سطح کی ایک ممتاز قوت اور سپر پاور بنا دیا اور امریکہ جیسی خوشحال اور مغرور قوم کو چین کا مقروض کر دیا۔ جب ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ وطن کے قیام کا فیصلہ ہوا تو مسلمانوں میں حصول وطن کے لئے جذبہ بیدار کر دیا اور قائداعظمؒ کی صورت میں ایسا رہنما دے دیا جس میں منزل کے حصول کی اہلیت تھی اور جس کا آہنی عزم راستے کی چٹانوں کو پاش پاش کر کے راستے بنا سکتا تھا۔ ملائیشیا میں خوشحالی آنی تھی تو اسے مہاتیر مل گیا۔ گویا جب قوموں میں تبدیلی اور بہتری کی خواہش اور انقلاب کا جذبہ بیدار ہو کر رگ و پے میں موجزن ہو جائے تو انہیں سچی قیادت بھی مل جاتی ہے۔ سمندر میں جب مدوجزر آتا ہے تو سمندر کی لہریں اپنی تہہ میں پوشیدہ قیمتی موتیوں اور جواہرات کی سیپیوں کو اچھال کر کناروں پر پھینک دیتی ہیں۔ اسی طرح جب قوم میں تبدیلی کی خواہش شدت اختیار کر جائے تو وہ مخلص قیادت کو ابھار کر سامنے لے آتی ہیں لیکن یہ سفر یا ارتقائی عمل ہفتوں مہینوں کا نہیں بلکہ برسوں کا ہوتا ہے اور اس کی سب سے کڑی شرط خلوص نیت ہوتی ہے۔

میں اگر اس خیال کی روشنی میں اپنے قومی احوال، سیاسی تناظر، زمینی حقائق اور حالات کی صورت گری پر نظر ڈالوں تو محسوس ہوتا ہے کہ فی الحال نہ ہی قوم میں تبدیلی کی شدید خواہش اور مخلص جذبے کے آثار پیدا ہوئے ہیں نہ ہی ایسی علامات اور اشارے مل رہے ہیں اور نہ ہی قومی افق پر انقلابی قیادت کے ابھرنے کے امکانات ابھر رہے ہیں۔ اگر قیادت کو جمہوری و سیاسی اصولوں کے تحت ارتقائی عمل سے گزر کر سامنے آنا ہے تو اس وقت صورتحال یہ ہے کہ قومی انتخابات اور پھر ان کے بعد منعقد ہونے والے ضمنی انتخابات یہ واضح اشارہ دے رہے ہیں کہ قوم کا معتدبہ حصہ فی الحال انہی پارٹیوں اور اسی قیادت پر تکیہ کئے بیٹھا ہے جو گزشتہ تین دہائیوں سے سیاسی افق پر چھائی ہوئی ہے اور جسے قوم بار بار بلکہ کئی بار آزما چکی ہے۔

اس حقیقت کے باوجود کہ اس روایتی قیادت سے عوام کی توقعات پوری نہیں ہوئیں اور عوام میڈیا پر بیزاری اور مایوسی کا اظہار بھی کرتے رہتے ہیں، مسائل کے سنگین ہونے کا رونا بھی روتے ہیں لیکن پھر ووٹ بھی انہیں ہی دیتے ہیں۔ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ روایتی قیادت سے مایوس تر ہیں لیکن مکمل طور پر مایوس نہیں اس لئے وہ انہیں ایک اور موقعہ دینا چاہتے ہیں یا پھر نئی سیاسی قیادت کے حوالے سے عوام کے پاس چوائس اور آپشن کا فقدان ہے؟ اس حوالے سے ہر شخص کی رائے مختلف ہے اور میں نے ہر محفل میں لوگوں کو صرف اپنے ہی نقطہ نظر کا دفاع کرتے دیکھا اور سنا ہے۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ فوجی مداخلت کے سبب قوم سیاسی عمل کے دائرے سے نکل گئی تھی اور اس طرح ایک خلا پیدا ہو گیا تھا چنانچہ نئی سیاسی قوتوں کو سیاسی عمل کے ذریعے ابھرنے کا موقعہ نہ مل سکا۔ ایک حد تک یہ بات بھی درست ہے۔

پڑھے لکھے باشعور طبقوں میں قیادت کی کارکردگی سے مایوسی نوشتہ دیوار بن چکی ہے۔ پختہ سیاسی کارکن اپنے اپنے حلقوں میں یہ نعرہ لگا رہے ہیں کہ چہرے نہیں بلکہ نظام بدلو کیونکہ نظام بدلے بغیر نہ قوم کے مسائل حل ہوں گے اور نہ ہی ملک میں خوشحالی کا پرامن انقلاب آئے گا۔ تاریخ یہ بتاتی ہے کہ نظام آسمان سے نہیں اترتے بلکہ انہیں سچی اور مخلص قیادت ہی بدلتی اور انقلابی سانچے میں ڈھالتی ہے۔ سو اگر ہم چہرے اور نظام بدلنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے ایسی ہی قیادت پیدا کرنی پڑے گی اور اس طرح کی قیادت صرف اس وقت ابھرتی ہے جب عوام کی رگ و پے میں تبدیلی کی خواہش اور انقلاب کی آرزو جذبہ بن کر تڑپنے اور اچھلنے لگتی ہے۔ اگرچہ ہم ارد گرد نگاہ ڈالیں تو بظاہر مایوسی اور قنوطیت کا راج نظر آتا ہے اور یوں لگتا ہے جیسے عوام بے حسی اور سرد مہری کا شکار ہیں لیکن میں جب اس مایوسی، قنوطیت اور بظاہر بے حسی کے پس پردہ جھانکتا ہوں اور اس کیفیت کا تجزیہ کرتا ہوں تو مجھے اس کی تہہ میں تبدیلی کی خواہش اور انقلاب کی آرزو پروان چڑھتی نظر آتی ہے، جو وقت کے ساتھ پھیلتی اور بڑھتی جا رہی ہے۔ اسی صورت گری سے میری امیدوں کی کھیتی سیراب ہوتی ہے اور مجھے یقین ہونے لگتا ہے کہ وہ وقت دور نہیں جب پاکستان کے حالات بدلیں گے۔ یہاں امن اور خوشحالی کا انقلاب آئے گا اور ہمارا مقدر بدل جائے گا۔ مجھے انتظار ہے اس دن کا جب پاکستان کے لوگوں میں انقلاب کی شدید خواہش بیدار ہو گی اور ان کے جذبے کے شعلے بے حسی اور قنوطیت کو جلا کر راکھ کر دیں گے۔ قرآن حکیم کا فرمان ہے کہ یہ تو زمانہ کے نشیب و فراز ہیں۔ ہم نشیب سے گزر رہے ہیں اور فراز ہمارا منتظر ہے۔ مجھے کہنے دیجئے میں اس دن کے انتظار میں زندہ ہوں اور مجھے یقین ہے کہ وہ دن جلد آئے گا۔

☆☆☆☆☆

مجھے یقین ہونے لگتا ہے کہ وہ وقت دور نہیں جب پاکستان کے حالات بدلیں گے۔ یہاں امن اور خوشحالی کا انقلاب آئے گا اور ہمارا مقدر بدل جائے گا۔ مجھے انتظار ہے اس دن کا جب پاکستان کے لوگوں میں انقلاب کی شدید خواہش بیدار ہو گی اور ان کے جذبے کے شعلے بے حسی اور قنوطیت کو جلا کر راکھ کر دیں گے۔ قرآن حکیم کا فرمان ہے کہ یہ تو زمانہ کے نشیب و فراز ہیں۔ ہم نشیب سے گزر رہے ہیں اور فراز ہمارا منتظر ہے۔ مجھے کہنے دیجئے میں اس دن کے انتظار میں زندہ ہوں اور مجھے یقین ہے کہ وہ دن جلد آئے گا۔

ڈیرہ اسماعیل خان: عید میلاد النبی کے دن خون خرابہ کیوں؟

مسلمان یوں تو عید میلاد النبی ﷺ دنیا بھر میں عموماً پاکستان اور ہندوستان میں خصوصاً اہتمام کے ساتھ مناتے ہیں۔ امسال مورخہ 27 فروری 2010ء کو پورے ملک میں یوم عید میلاد النبی ﷺ عقیدت واحترام سے منایا گیا۔ یہ دن مسلمانوں کے لئے جہاں خوشیوں اور مسرتوں کا پیغام لاتا ہے وہاں کچھ بے دین (بظاہر دین دار) لوگوں کیلئے پریشانی کا باعث بھی بنتا ہے، وہ یوں کہ اس دن کئی جگہوں پر انتہا پسند اور نا عاقبت اندیش لوگوں کی وجہ سے ہنگامہ آرائی کی کیفیت پیدا ہو گئی اور 9 سے زائد لوگ اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے اور درجنوں زخمی ہو گئے، کالعدم جہادیوں کی ٹیم کی طرف سے میلاد النبی کے مقدس جلوس پر حملے کے واقعات ڈیرہ اسمٰعیل خان، فیصل آباد کے علاوہ سرگودھا، چنیوٹ، گوجرہ اور ڈنگہ کے نواحی علاقوں میں بھی ہوئے۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان میں 9 افراد جاں بحق ہوئے اور 40 کے قریب زخمی ہوئے ساتھ ہی حملہ آروں نے سوچی سمجھی سازش کے تحت اپنا ہی مدرسہ اور مسجد بھی گرا دی اور سامان کو نذر آتش کر دیا علاوہ ازیں مدرسے میں موجود موٹر سائیکل، گھی، آٹا، چینی، ٹی آئرن گارڈ اور لکڑیاں لوٹ کر اپنے ساتھ لے گئے، جلوس پر حملہ کرنے والوں نے مدرسے کے ساتھ ملحق گھروں کو بھی آگ لگانے کی کوشش کی جس پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ حملہ کرنے والے مسلح افراد نے ڈی پی او پر فائرنگ کی جس کی بنا پر دو کانسٹیبل ثناء اللہ اور عصمت اللہ زخمی ہو گئے۔ اسی طرح فیصل آباد کے ایک محلے غلام محمد آباد میں بھی عید میلاد النبی کے موقع پر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلوس پر فائرنگ کی گئی اسی حملہ آور ٹولے نے تھانہ غلام محمد آباد کو نذر آتش کرنے کے علاوہ درجنوں گاڑیاں جلا دی، جلائی جانے والی گاڑیوں میں 32 کاریں، 1 کوسٹر، 2 ویگنیں، 3 رکشہ اور 26 موٹر سائیکلیں شامل ہیں۔ حکومتی رپورٹ کے مطابق یہ ایک سازش تھی جس کے تحت دیو بندی اور اہل سنت مکتب فکر کے لوگوں کو آپس میں لڑانے کی کوشش کی گئی تھی۔ یہ بات کس حد تک صحیح اور درست ہے یہ تو وہ لوگ جانتے ہیں جن کے پاس ہم سے زیادہ معلومات ہیں۔ میلاد النبی ﷺ کے پرامن جلوسوں پر کونسی طاقتیں حملے میں ملوث ہیں کس کو میلاد کے جلوس سے تکلیف ہوتی ہے ہر ایک بخوبی جانتا ہے۔

نثار تیری چہل پہل پہ ہزاروں عید یں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

گذشتہ چند سالوں پہلے کراچی میں سانحہ نشتر پارک اس طرح کا ایک واقع ہو چکا ہے جس میں ایک ایسی ہی محفل میلاد میں بم دھماکہ ہو گیا تھا جس کے نتیجے میں علماء کرام کی ایک کثیر تعداد کے علاوہ دوسرے بیسیوں لوگ موت کے منہ میں چلے گئے تھے، اس سانحہ نشتر پارک کی رپورٹ کے اب تک منظر عام پر نہ آنے کی وجہ بھی یہی ہے ایسے واقعات میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

چاہیے تو یہ ہے کہ ہم سب جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں یا اپنے آپ کو آپ ﷺ کی ذات کے ساتھ منسوب کرتے ہیں عید میلاد النبی ﷺ کے دن آپ ﷺ کی ذات اقدس پر کثرت کے ساتھ درود وسلام بھیجنے والوں پر فائرنگ کرتے ہیں یہ کیسی مسلمانی ہے۔

میلاد النبی کی مقدس جلوسوں جلوسوں پر فائرنگ اور دیگر وحشیانہ حرکتیں کرنے کے بعد بھی اگر ہم یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم اسلام کی کوئی خدمت کر رہے ہیں تو ایسا سمجھنے والے شدت پسند انتہائی غلطی پر ہیں۔ سرکار دو عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے دن بھی ہم خون خرابہ اور لڑائی جھگڑے ہوتے دیکھ رہے، جس کی بین مثال میلاد النبی ﷺ کے جلوسوں پر فائرنگ اور تازہ تازہ قتل وغارت ہے۔ ہم یہ دن جس عظیم ہستی کی یاد میں مناتے ہیں وہ ساری دنیا کے لئے رحمت العالمین تھے، ان کی تعلیمات دنیا میں امن وسکون کا پیغام دیتی ہیں جس کے اپنانے سے پیار اور بھائی چارے میں اضافہ ہوتا ہے۔ لیکن جو میلاد کا منکر بظاہر دین دار ہے اس میلاد کے جلوسوں سے کو تکلیف تو ہوگی۔

سانحہ نشتر پارک کی رپورٹ کے اب تک منظر عام پر نہ آنے کی وجہ بھی یہی ہے ایسے واقعات میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

حکومتی رپورٹ کے مطابق یہ ایک سازش تھی جس کے تحت دیو بندی اور اہل سنت مکتب فکر کے لوگوں کو آپس میں لڑانے کی کوشش کی گئی تھی۔ یہ بات کس حد تک صحیح اور درست ہے یہ تو وہ لوگ جانتے ہیں جن کے پاس ہم سے زیادہ معلومات ہیں۔ میلاد النبی ﷺ کے پرامن جلوسوں پر کونسی طاقتیں حملے میں ملوث ہیں کس کو میلاد کے جلوس سے تکلیف ہوتی ہے ہر ایک بخوبی جانتا ہے۔

"پرویزی آمریت" سے نجات اس لئے حاصل کی گئی تھی کہ فیصل آباد کے گھنٹہ گھر نما پرویز مشرف کی ذات سے شروع ہو کر اس کی ذات پر آئین اور قانون ختم ہو جاتے تھے۔

اسلم کھوکھر

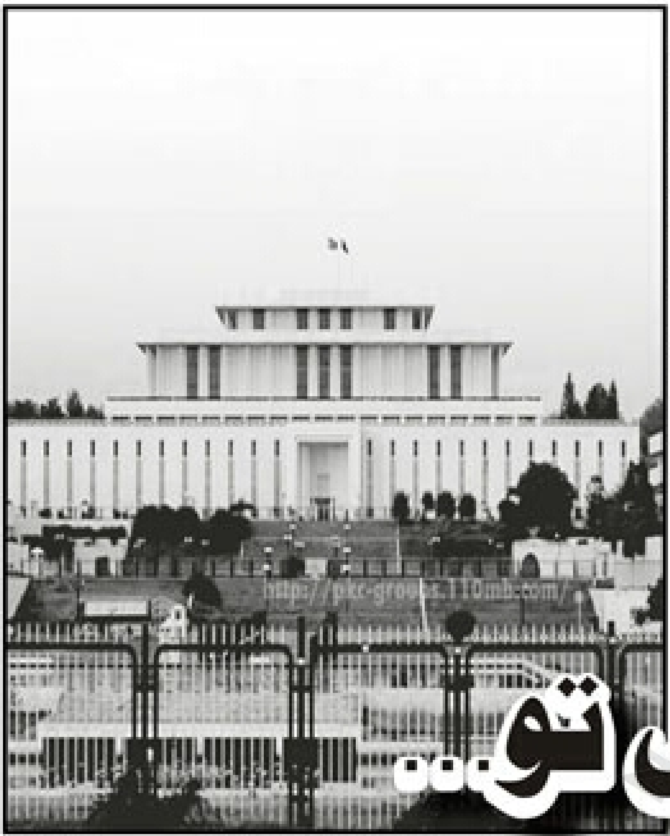

اگر جمہوریت کی لوڈشیڈنگ ہوتی تو..

اگرچہ جمہوریت کے جنازے میں اس کے ساتھ فضل الرحمٰن نما لوگ بھی موجود تھے کہ جنھوں نے یہ نماز جنازہ نہ صرف پڑھائی بلکہ جمہوریت کا جسد خاکی لحد میں اتارنے سے لیکر اس کی تدفین اور اس کے ناجائز ورثا بن کر اپنی حالت بدلنے تک کے نظریے پر کار بند رہ کر ہر جائز و ناجائز قانون کا دفاع کیا۔ حریصان اقتدار کا یہ ٹولہ جس میں ایم ایم اے (ملاں ملٹری الائنس) اور اسی قبیل سے بھی گئے گزرے نام نہاد سیاستدان بھی شامل تھے۔ عوام الناس کی روح سے لیکر 73ء کے آئین تک کے ہر چیز کا کھلواڑ کرنے کی قانونی اجازت اس وقت کی سپریم کورٹ نے دی گویا ان کا کردار جمہوریت جیسی مفتوحہ، مظلومہ جسے طوائف الملوکی کا پورا زیور عطا کیا گیا سے نکاح کرنے کی اجازت سپریم کورٹ نے ہی دی۔ جو طبقات (سیاسی) رہ گئے تھے انہوں نے اس سارے کھیل میں خواجہ سراؤں والا کردار ادا کیا۔ یہ لوگ ہیجڑے بن کر "ودھائیاں" (وہ رقم جو شادی بیاہ کے موقع پر ہیجڑوں کے ڈانس یا ان کی حرکات وسکنات سے متاثر ہو کر دولہے کے دوست نچھاور کرتے ہیں) وصول کرتے رہے۔ "ہیجڑہ سازی" میں ان تسخیر دیوار دفاع میں نقب زنی کرنے والوں پر نظر رکھنے والوں کو صرف اس کام پر لگا دیا گیا کہ زیادہ سے زیادہ ہیجڑے بنائے جائیں اور عارضی اور معمولی مفادات کی ہڈی پھینک کر لوگوں کو "کانا" کرو، ایسے کانے اور کالے کردار کے مالک لوگ جو کہ بد اعمالیوں کی دلدل میں دھنسے ہوئے تھے وہ تو اس حد تک مفادات کے حصول کی خاطر پاتال اور گہرائی میں گر گئے تھے کہ انہوں نے قوم اور ملک کو بحران سے کیا نکالنا تھا انہیں تو خود بھی رے ڈال کر "کرین" کے ذریعے نکالنے کی ضرورت تھی۔ ایک آنکھ سے محروم یہ لوگ جنہیں سڑک پر پڑا ہوا پتھر نظر نہیں آتا وہ قوم کے راستے میں کھڑی کی گئی رکاوٹیں اور مشکلات کیا دور کرتے۔ اپنے عمل سے لیکر افعال اور ہر حوالے سے "کانے" اور کالے (اندر اور باہر سے) لوگ اس دور میں بھی مستفید ہوتے رہے اور جب بھی عارضی طور پر آمریت کے ڈرامے میں جمہوریت کا وقفہ آیا تو اس دور میں بھی ایسے لوگوں کے وارے نیارے ہوئے ان لوگوں کے خون میں ہی گڑ بڑ تھی کہ جب کوئی فائدہ نظر آئے۔ نظریہ اور نظر پر لعنت بھیج کر مفاداتی طبقے کے ساتھ ہڈی چوسنے میں بھی پیچھے نہ ہوئے۔ چنانچہ ایسے بدکردار اور بداعمال نام نہاد لیڈروں نے ہڈی کے چسکے کی وجہ سے یہ بھی غور نہ کیا کہ وہ جس بزم میں جا رہے ہیں وہاں پر انسان بھی ہیں یا حیوان بیٹھے ہوئے ہیں۔ غریبوں کے نام پر حاصل کیے جانے والی گرانٹ ہو یا گورنمنٹ اس میں سے اپنی بد اعمالی سے بڑھ کر حصہ مانگا۔ متعدد بار ان کے عوام نے ان کو احساس دلایا کہ انگریزوں کے کتے نہلانے والوں کی روش چھوڑ کر اپنے ضمیر اور خمیر کی بات کرو مگر ان کے خون میں غلط جرثومے بلکہ وائرس اس قدر سرایت کر گئے تھے کہ یہ تھوڑی دیر کے لئے چاہتے ہیں کہ "بندے دے پتر" بن جائیں مگر پھر ہر چیز اپنے اصل کی طرف لوٹ جاتی ہے کے مصداق یہ لوگ مفاداتی گروہ اور "سگان یزید" بن کر حسینی کردار رکھنے والوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ ان کے بہروپ اور سوانگ بدلنے کا یہ عالم ہے کہ میک اپ کر کے حسین کے چاہنے والوں کی صف میں کھڑے ہو کر یزید کے تشنہ کام کی تکمیل کرتے ہیں۔ آمریت کے چنگل سے آزاد شدہ بلکہ رہن شدہ جمہوریت کو آزاد ہوئے ابھی دو سال ہوئے ہیں مگر آٹے، چینی، دال اور سستے سفر کی سہولت کی

"پرویزی آمریت" سے نجات اس لئے حاصل کی گئی تھی کہ فیصل آباد کے گھنٹہ گھر نما پرویز مشرف کی ذات سے شروع ہو کر اس کی ذات پر آئین اور قانون ختم ہو جاتے تھے۔ اگرچہ جمہوریت کے جنازے میں اس کے ساتھ فضل الرحمٰن نما لوگ بھی موجود تھے کہ جنھوں نے یہ نماز جنازہ نہ صرف پڑھائی بلکہ جمہوریت کا جسد خاکی لحد میں اتارنے سے لیکر اس کی تدفین اور اس کے ناجائز ورثا بن کر اپنی حالت بدلنے تک کے نظریے پر کار بند رہ کر ہر جائز و ناجائز قانون کا دفاع کیا۔

ملکی سطح کی قیادت کا کوئی جرم نہیں ہے لیکن اگر اس طرح کی قیادت نے کوئی اچھا اقدام کیا بھی تو "درمیانے" لوگ اس کے ثمرات سے عوام الناس کو آگاہ نہیں ہونے دیتے۔

اداروں نے بھی خوب کردار ادا کیا کہ جن کی ذمہ داری اس سرزمین کی سرحدوں کی ایک ایک انچ کے دفاع اور اس کی ناقابل

WWW.NAFSEISLAM.COM

ڈرامے میں جمہوریت کا وقفہ آیا تو اس دور میں بھی ایسے لوگوں کے وارے نیارے ہوئے ان لوگوں کے خون میں ہی گڑبڑ تھی کہ جب کوئی فائدہ نظر آئے۔ نظریہ اور نظر پر لعنت بھیج کر مفاداتی طبقے کے ساتھ ہڈی چوسنے میں بھی پیچھے نہ ہوئے۔

تلاش میں سرگرداں عوام الناس بیزار ہو گئے ہیں۔ اربوں روپے

> آمریت کے چنگل سے آزاد شدہ بلکہ رہن شدہ جمہوریت کو آزاد ہوئے ابھی دو سال ہوئے ہیں مگر آٹے، چینی، دال اور سستے سفر کی سہولت کی تلاش میں سرگرداں عوام الناس بیزار ہو گئے ہیں۔ اربوں روپے کی سبسڈی دی گئی کہ عوام الناس تک اس کے ثمرات پہنچیں مگر راستے میں چھوٹے چھوٹے لٹیروں اور ڈاکوؤں نے آٹے، چینی اور دال کی سمگلنگ کر کے عوام کے حقوق پر شب خون مارا۔

کی سبسڈی دی گئی کہ عوام الناس تک اس کے ثمرات پہنچیں مگر راستے میں چھوٹے چھوٹے لٹیروں اور ڈاکوؤں نے آٹے، چینی اور دال کی سمگلنگ کر کے عوام کے حقوق پر شب خون مارا۔ بدنامی وفاقی وصوبائی حکومتوں کی ہوئی آج بجلی کی لوڈشیڈنگ، آٹے کا بحران، چینی کا ناپید ہونا اور مہنگائی کا ناقابل برداشت بوجھ جس

> میں تو حیران ہو گیا کہ سستے ٹریکٹر سکیم میں ایسے شخص کا نام بھی شامل تھا کہ جس نے آج تک دو کنال پر بھی کھیتی باڑی نہیں کی اور سفارش کے ذریعے اپنا نام غریبوں کی فہرست میں لکھوانے میں کامیاب ہو گیا اور جس روز اس کا گرین ٹریکٹر نکل آیا وہ اس روز پانچ لاکھ روپے کا منافع حاصل کر کے وہیں کسی اور کو فروخت کر دے گا۔

نے غریبوں اور متوسط طبقے کی کمر دوہری کر کے رکھ دی ہے اس کے ذمہ دار یہ لوگ ہیں ان میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو کہ کردار تو درکنار حسب نسب سے بھی محروم ہیں وہ معمولی سیڑھی کے ذریعے اقتدار میں شامل لوگوں کے ساتھ ناطہ جوڑ کر دراصل عوام اور حکومت دونوں کے دشمن ہیں ایسے لوگوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے جو کہ ہر بحران کے ذمہ دار ہوتے ہیں، آج جس طرح کے حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ لوگ ہر قسم کی سہولیات اور ضروریات کی لوڈشیڈنگ سے تنگ آ کر سیاستدانوں کو کوسنے دے رہے ہیں حالانکہ ملکی سطح کی قیادت کا کوئی جرم نہیں ہے لیکن اگر اس طرح کی قیادت نے کوئی اچھا اقدام کیا بھی تو "درمیانے" لوگ اس کے ثمرات سے عوام الناس کو آگاہ نہیں ہونے دیتے۔ میں تو حیران ہو گیا کہ سستے ٹریکٹر سکیم میں ایسے شخص کا نام بھی شامل تھا کہ جس نے آج تک دو کنال پر بھی کھیتی باڑی نہیں کی اور سفارش کے ذریعے اپنا نام غریبوں کی فہرست میں لکھوانے میں کامیاب ہو گیا اور جس روز اس کا گرین ٹریکٹر نکل آیا وہ اس روز پانچ لاکھ روپے کا منافع حاصل کر کے وہیں کسی اور کو فروخت کر دے گا۔ ایسے لوگ جمہوریت، نظریات، قیادت اور عوام الناس کے حقیقی دشمن ہیں جو کہ کروڑوں روپے کے اثاثے رکھتے ہوئے جن کی ہوس میں بند ہوئی آنکھ نہیں کھلتی، اے کاش اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو بصیرت اور بصارت دونوں سے سرفراز کر دے تاکہ یہ لوگ صراط مستقیم پر آ جائیں بصورت دیگر اس دفعہ سیاسی کشت و خون ہوا جس میں اللہ نہ کرے کہ جمہوریت کا بھی گلہ کٹ جائے تو چھری اور "ٹوکا" فراہم کرنے والے اس طرح کے قصاب ذمہ دار ہوں گے جو کہ مفادات کی بارش صرف اپنے ذہن میں برسانے کے انتظامات کرتے رہے اور غریب کڑی دھوپ میں جلتے رہ گئے۔

☆☆☆☆☆☆

MEDICARE MANA
MEHAK TRADERS
SURGICAL ,DISPOSABLE & HEALTH CARE PRODUCTS
54-Market, Katchi Gali No.1,Denso Hall Karachi
Mobile:0300-2285273 , 0300-2885332 , 0300-9285273
Email:mehaktraders@yahoo.com

MEDICAR
Mana & Co
Importer & Distributor of surgical , Disposal & Health care Products
Room # 204, 2nd floor,New Medicine Market, Katchi gali #1,Near Densohall karahci
Tel:+92 21 247 7238, 244 6361, Mob:0300-928 5273

جمہوری حکومت کے نایاب تحفے

نوید مسعود ہاشمی

آج جب میں اپنی قوم کی حالت زار پر غور کرتا ہوں تو مجھے برصغیر کے مشہور شاعر مرزا غالب کے وہ جملے یاد آجاتے ہیں کہ جو انہوں نے غدر کے بعد کے نہایت عسرت اور تنگی میں گزارے گئے چند سال کے دوران مرزا قربان علی بیگ سالک کو ایک خط میں تحریر کیے تھے کہ "آپ اپنا تماشائی بن گیا ہوں... رنج و ذلت سے خوش ہوتا ہوں' یعنی میں نے اپنے کو اپنا غیر تصور کرلیا ہے... جو دکھ مجھے پہنچتا ہے... کہتا ہوں کہ "غالب کو ایک اور جوتی لگی" آج مسلمان امت ہو یا پاکستانی قوم... ہم نے اپنے آپ کو غیروں کے رحم و کرم پر چھوڑ رکھا ہے... پاکستان کو قائم ہوئے 63 واں برس گزر رہا ہے' ان 63 برسوں میں ہم پاکستانیوں میں سے ہر ایک نے "اپنے کو اپنا غیر تصور" کر رکھا ہے اور ایوان اقتدار ان کے حوالے کر رکھا ہے کہ جن کا اس ملک اور قوم سے صرف اتنا تعلق اور واسطہ ہوتا ہے کہ وہ ہر پانچ سال بعد اقتدار حاصل کرنے کے شوق میں مبتلا ہو کر پاک سرزمین پر نازل ہو جاتے ہیں... انہیں اگر عوام کی مہربانی سے اقتدار مل

'ان 63 برسوں میں ہم پاکستانیوں میں سے ہر ایک نے "اپنے کو اپنا غیر تصور" کر رکھا ہے اور ایوان اقتدار ان کے حوالے کر رکھا ہے کہ جن کا اس ملک اور قوم سے صرف اتنا تعلق اور واسطہ ہوتا ہے کہ وہ ہر پانچ سال بعد اقتدار حاصل کرنے کے شوق میں مبتلا ہو کر پاک سرزمین پر نازل ہو جاتے ہیں... انہیں اگر عوام کی مہربانی سے اقتدار مل جائے تو پھر وہ اسلام آباد منتقل ہوتے ہیں ورنہ پھر بوریا بستر باندھ کر دبئی یا لندن روانہ ہو جاتے ہیں...

جائے تو پھر وہ اسلام آباد منتقل ہوتے ہیں ورنہ پھر بوریا بستر باندھ کر دبئی یا لندن روانہ ہو جاتے ہیں... پاکستان میں یکے بعد دیگرے بننے والی حکومتوں نے پاکستانی قوم کو اپنے اپنے انداز میں نئی نئی پریشانیوں اور مصیبتوں سے روشناس کرانے میں اہم کردار ادا کیا... جب بھی حکومتوں کی طرف سے ہم پر کوئی نئی مصیبت ٹوٹی تو ہم خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ 'اچھا ہے اور جوتی لگی...' میں نے متعدد جہاندیدہ بزرگوں کی زبان سے یہ جملے نکلتے ہوئے سنے "اچھا ہے کہ چینی 70 روپے کلو ہوگئی... اس قوم کا یہی حشر ہونا چاہئے... یہ قوم جب چوروں کو ووٹ دیکر اپنی قسمتوں کا مالک بنائے گی تو پھر پاکستان میں بجلی' پانی' چینی' گیس رہے یا نہ رہے... گڈ گورننس ہو یا نہ ہو اس بحث میں پڑنا ہی فضول ہے۔

کیا خدائے لم یزل نے آج سے پہلے کبھی کسی ایسی قوم کی قسمت بدلی ہے کہ جو قوم خود اپنی تقدیر بدلنے کیلئے تیار نہ ہو؟ کہا جاتا ہے کہ ملک میں لوڈشیڈنگ بہت زیادہ ہے... پینے کے پانی کو عوام ترس گئے ہیں' پہلی بات تو یہ ہے کہ سرے سے پانی ہی ناپید ہے اور اگر کہیں پانی موجود بھی ہے تو وہ پینے کے قابل ہی نہیں ہے... بجلی کا 16,16 گھنٹے تک وجود ہی نہیں ہوتا... لیکن اس کے باوجود مہینے بعد بجلی کا جو بل موصول ہوتا ہے اسے دیکھ کر صارف کے ہوش اڑ جاتے ہیں... پندرہ' بیس سال پیچھے لوٹ جائیں تو گاؤں دیہاتوں میں دودھ بیچنے کو معیوب سمجھا جاتا تھا... بلکہ بھینس' گائے یا بکری کا دودھ اور "چاٹی کی لسی" مائیں' بہنیں' بیٹیاں محلے داروں میں مفت بانٹ دیا کرتی تھیں اور آج جب میں راولپنڈی کے بازاروں میں خالص دودھ کی تلاش میں نکلتا ہوں تو دکاندار خالص دودھ کا کہہ کر پانی یا پاؤڈر مکس دودھ میرے حوالے کرکے 50 روپے فی کلو کے حساب سے وصول کرلیتا ہے؟ اس ملک میں کوئی قانون نہیں جو جتنی چاہے مہنگائی کرسکتا ہے... جس چیز کی جتنی قیمت چاہے مقرر کرسکتا ہے... چیزوں کی قیمتیں مقرر کرنا حکومتوں کی ذمہ داری ہوا کرتی ہے' حکومتیں اپنے ملک کے عوام کی ماہانہ انکم کو مدنظر رکھتے ہوئے انبساط ضرورت کی اتنی ہی قیمتیں مقرر کیا کرتی ہیں جنہیں خریدنے کی سکت عوام میں موجود ہو... لیکن پاکستان میں الٹی گنگا بہتی ہے... پٹرول ہو' گیس ہو' بجلی ہو' مٹی کا تیل ہو' خوردنی تیل ہو یا دیگر اشیائے ضرورت ہمارے حکمران ان سب کی آئی ایم ایف کی مشاورت سے قیمتیں مقرر کرتے ہیں... اور وہ قیمتیں ایسی ہوتی ہیں کہ جن کا سن کر ہی غریب عوام کے پسینے چھوٹ جاتے ہیں... قوم کو سیاسی اور فرقہ وارانہ گروہوں میں تقسیم کرکے خود پانچ' پانچ سال تک خوب گل کھیلتے ہیں... اس عوامی حکومت کے دوران اگر 30 روپے کلو بکنے والی چینی 70 روپے کلو تک

اگر کسی کو پاکستان میں رہنا ہے تو اسے چینی 70 روپے کلو ہی خریدنی پڑے گی... بکرے کا گوشت 410 روپے کلو ہی خریدنا پڑے گا... یہ سب جمہوری حکومت کے ہم عوام کو دیئے جانے والے نایاب تحفے ہیں

رہی ہے تو اس میں حکمرانوں کا کیا قصور ہے۔ یہ عوام ہیں ہی اس قابل حکمران آئی ایم ایف کے تعاون سے ان پر جتنا بوجھ چاہیں لاد سکتے ہیں کیونکہ اس عوام کا سب سے بڑا قصور یہ ہے کہ ہر دفعہ کی طرح انہوں نے 18 فروری کے انتخابات میں بھی پہلے دوبار آزمائے ہوؤں کو تیسری مرتبہ بھی ووٹ دیکر ایک نئی آزمائش سے دوچار کر رکھا ہے... پاکستان کا اقتدار سنبھالنا کوئی خالہ جی کا باڑہ ہے... اب اگر بڑی مشکل سے حکمرانوں کے دو سال پورے ہوہی گئے ہیں تو "عوام" نے مہنگائی، لوڈشیڈنگ کے خلاف سروں پر بازو رکھ کر چیخنا چلانا شروع کر دیا ہے... عوام کو چاہیے کہ وہ شکر کرے کہ سڑکوں پر ٹرانسپورٹ تو چل رہی ہے... اگر کرایہ زیادہ ہے تو پھر کیا ہوا؟... چینی، گوشت، پٹرول، گیس وغیرہ مارکیٹ میں دستیاب تو ہے اگر یہ ساری چیزیں مہنگیں ہیں تو ان "غریبوں" کو کس نے مشورہ دیا ہے کہ وہ یہ چیزیں خریدنے مارکیٹ میں دھکے کھاتے پھریں... جو غریب ہے وہ گھر بیٹھ جائے... جس کو لوڈشیڈنگ کے دوران ڈر لگتا ہے... وہ امریکہ یا لندن جا بسے... جس کو دودھ، دہی، گوشت اور کھانے کا آٹا مہنگا لگتا ہے وہ یہ چیزیں کھانا چھوڑ دے کیا ان چیزوں کے استعمال کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا ہے یہ جو بڑھتے ہوئے کرایوں کے خلاف لوڈشیڈنگ کے عذاب کے خلاف مظاہرے کر کے توڑ پھوڑ کرتے ہیں، روڈ بلاک کرتے ہیں... یہ سب پاگل، پاگل سے لگتے ہیں اور بقول وفاقی وزیر داخلہ ان کا تعلق "کالعدم تنظیموں" سے بھی نظر آتا ہے کیونکہ مہنگائی صرف کالعدم تنظیموں کے چند افراد اور کارکنوں کا ہی مسئلہ ہے... باقی ساری قوم تو گردنوں تک من وسلویٰ میں ڈوبی ہوئی ہے... اس لئے مہنگائی، مہنگائی کی رٹ لگا کر احتجاج کرنے والے کالعدم تنظیموں کے پاگلوں کو کوئی سمجھائے کہ ابھی تو بے چاری حکومت کے دو سال پورے ہوئے ہیں تو تم "ہاں ہاں" کر اٹھے ہو... ابھی تو تین سال مزید باقی ہیں... اگر وہ پورے ہوگئے تو پھر مہنگائی، لوڈشیڈنگ، بڑھتے ہوئے کرایوں کے خلاف احتجاج کرنے والے ہر شخص کو کالعدم قرار دے دیا جائے گا... اگر کسی کو پاکستان میں رہنا ہے تو اسے چینی 70 روپے کلو ہی خریدنی پڑے گی... بکرے کا گوشت 410 روپے کلو ہی خریدنا پڑے گا... یہ سب جمہوری حکومت کے ہم عوام کو دیئے جانے والے نایاب تحفے ہیں جو مہنگائی کی رٹ لگا کر ان تحفوں کی توہین کرے گا اسے کالعدم کہلوانے تیار رہنا چاہیے... واہ چاچا غالب تو نے سچ کہا تھا

"... آپ اپنا تماشائی بن گیا ہوں... جو دکھ مجھے پہنچتا ہے کہتا ہوں غالب کو ایک اور جوتی لگے..."

☆☆☆☆

کھیل فروغ ناانصافی کا

رفیق ڈوگر

یہ کھیل تو "بادشاہ کے خدائی حقوق" سے بھی آگے کی کوئی چیز دکھتا ہے۔ اس نظریہ کے مطابق بادشاہ کو حق ہوتا تھا کہ وہ جو چاہے کرے اس سے کوئی پوچھ نہیں سکتا، جمہوریت نے بہت پہلے بادشاہ کے خدائی حقوق کے اس نظریہ کو دفنا کفنا دیا تھا اور اس کے تقدس کو ماننے سے انکار کر دیا تھا لیکن ہماری جمہوریت اور اس کے بامشاہرہ خادم فرماتے ہیں کہ ان کے شاہ کو تو استثنٰی حاصل ہے۔ اس دفنائے کفنائے گئے نظریہ کے تحت بھی بادشاہ کو اس کی پیدائش کے وقت سے ہی استثنٰی حاصل نہیں ہوتا تھا اس کے تخت پر قابض ہو جانے کے بعد اس کا جو چاہے کرنے کا حق شروع ہوتا تھا۔ این آر او جمہوریت فرماتی ہے کہ اس کے شاہ نے تخت پر بیٹھنے سے پہلے بھی جو کچھ کیا ہوا ہے اس کے بارے میں بھی اس سے کوئی نہیں پوچھ سکتا کہ تم نے وہ درست کیا تھا یا غلط؟ نہ کوئی اندرون ملک کی عدالت اور نہ ہی بیرون ملک کی کوئی عدالت پوچھ سکتی ہے اور اس سارے کھیل میں شامل سب اہل مہارت بھاری معاوضے بھی اس غریب ملک اور قوم سے وصول کر رہے ہیں جس کی دولت این آر او شاہ نے چھین چھان کر بیرونی ممالک میں لگائی اور چھپائی ہوئی ہے وہ ریکارڈ ضائع کرنے کے بھاری اخراجات بھی اس غریب قوم سے وصول کئے جا رہے ہیں اور کوئی نہیں پوچھتا کہ یہ کھیل ہے کیا؟ سنتے ہیں ملک میں پارلیمنٹ کی قسم کی بھی کوئی بلا پائی جاتی ہے جس کے ارکان بھی این آر او شاہ کی خادمہ جمہوریت کی مٹھی چاپی کے بھاری معاوضے وصول کر رہے ہیں اس غریب قوم سے۔ کیا ایسا پوچھنا صرف سپریم کورٹ کی ہی ذمہ داری ہے؟ اس جمہوریت کو آئے دو سال ہو گئے ہیں پوچھا ہے اس کی پارلیمنٹ نے بھی کہ یہ کھیل ہے کیا؟ کیوں کھیلا جا رہا ہے یہ کھیل اس غریب ملک اور قوم کے ساتھ؟ کیا یہ خود کھاؤ اور ہمیں کھلاؤ کا کھیل تماشہ ہے۔ پاکستان اسلامی بھی ہے اور جمہوریہ بھی کہلاتا ہے مگر ہے دین اسلام میں اور جمہوریت میں ایسے کھیل کی اجازت؟ کائنات کے خالق ومولا کا تو حکم ہے:

"اے ایمان والو
انصاف پر مضبوطی سے قائم ہو جاؤ
اللہ کے لئے سچ کہنے والے
خواہ وہ تمہاری اپنی ذات یا تمہارے والدین
اور قرابت داروں کے خلاف ہو
اور کسی پر حق ثابت ہو جائے
تو وہ امیر ہو یا فقیر
خیر خواہ اس کا اللہ ہے
اور اگر تم توڑ مروڑ کر بات کرو گے
یا کوئی بات چھوڑ دو گے
تو واقعی اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے"۔ (4:135)

تو کون ہے حکمرانوں میں سے جو بات کو توڑ اور مروڑ نہیں رہا؟ مجرموں اور ان کے جرائم کو توڑنا مروڑنا تو ایک بات ہوئی وہ تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بنائے اور نافذ کئے دستور مدینہ کو بھی این آر او شاہ اور ان کی بی بی کی ذاتی اور سیاسی

ضروریات کے مطابق توڑ مروڑ رہے ہیں۔ کیا جواب دیں گے روزِ قیامت اللہ کے دربار میں ایسے ماہرین توڑ مروڑ؟ یہ وہ سنگین جرم ہے جس کا بھاری معاوضہ بھی اس مظلوم قوم سے وصول کیا جا رہا ہے۔ اللہ کا حکم ہو اور اس کی کھلی خلاف ورزی کی جا رہی ہو اور حضرت و مولانا سمیت ہر قسم اور ہر جنس کے اہل ایمان ارکان اسمبلی نہ صرف اس کا نوٹس نہ لیں بلکہ اپنے اپنے دین و ایمان کی پوری قوت سے اس کی حمایت کریں؟ سید اور گیلانی ابو استثنیٰ سمیت سارے ہی؟ حضرت اور مولانا سمیت ان سب اہل ایمان ارکان اسمبلی کو یہ تو معلوم ہی ہو گا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ''جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا سب سے بڑے تین گناہوں میں سے ایک گناہ عظیم ہے۔ حاکم وقت کا اولین فرض انصاف کرنا' حقوق ادا کرنا اور حقوق کی حفاظت کرنا ہے اور یہاں کیا ہو رہا ہے؟ حاکم وقت اور اس کے سارے عزیز و اقارب کے جرائم کرنے کے حق حقوق کو قانونی حیثیت دی جا رہی ہے جو حاکم وقت اپنے مسلمہ جرائم اپنے عزیز و اقارب کے مسلمہ جرائم اور اپنے ساتھیوں کے مسلمہ جرائم کے باوجود کہے کہ انہیں تو ایسا کرنے کا حق ہے۔ کر سکتا ہے وہ محکوموں کے حقوق کی حفاظت وہ تو محکوموں کا مال و متاع لوٹنے کے اپنے حق کو سب سے بڑی عدالت سے منوانا چاہتا ہے۔ اصل سوال تو یہ ہے کہ ایسا کوئی شخص ایسے کسی اعلیٰ منصب پر فائز بھی ہو سکتا ہے؟ وہ شخص جو حق مارنے والا ہو ساری دنیا اس سے آگاہ ہو وہ اسے یعنی لوٹ کھسوٹ کو اپنا حاکمانہ حق مانتا ہو اور منوانا چاہتا ہو وہ ہو سکتا ہے اسلامی اور جمہوریہ پاکستان کا صدر؟ اور وہ جو اس کو اس منصب تک پہنچانے والے ہیں ووٹ دیں کہ وہ جرائم پرور ہیں یا انصاف پرور کسی حاکم کو اگر قانون کے تحت کوئی استثنیٰ حاصل ہے بھی تو وہ تو ہے اس کے حکومت میں ہونے کے وقت کے اچھی نیت سے کئے گئے ملک اور قوم کے مفاد کے تحفظ کے سلسلے میں کئے گئے اقدام کے بارے میں این آر او کو غیر قانونی قرار دینے کا یہ واضح مطلب ہے کہ وہ بدنیتی سے کیا گیا تھا اور جنہوں نے بدنیتی سے وہ جرم اس ملک اور قوم کے خلاف کیا تھا وہ اس کے محسن پرویز مشرف کو تو اس قوم کی طرف سے سب سے بڑا اعزاز امتیاز ملنا چاہیے اگر دوسروں نے اپنے اپنے جرائم اور انہیں معاف کرانے کا این آر او کر کے اس ملک کی خدمت کی ہوئی ہے تو پرویز مشرف تو ان سب سے بڑا خادم ہے اس قوم کا۔ وہ تو صرف کفن چور تھا یہ کھیل تو اس بھی آگے کا کھیل ہے۔ وہ جو جانے والے کفن چور کی جگہ لینے والے گورکن کھیلا کرتے ہیں۔

تصورِ اقبال

آزاد......میڈیا کے نام

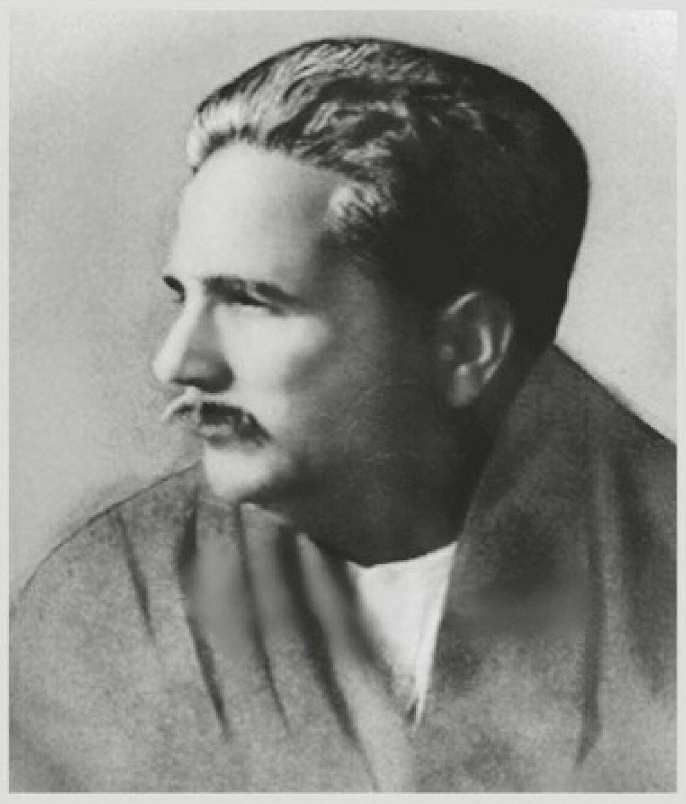

آزادی فکر

آزادی افکار ہے ان کی تباہی
رکھتے نہیں جو فکر و تدبر کا سلیقہ
ہو فکر اگر خام تو آزادی افکار
انسان کو حیوان بنانے کا طریقہ

علامہ محمد اقبالؒ

انتقال پر ملال

المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی کراچی کے صدر احمد عبدالشکور کے بھائی کا گزشتہ دنوں انتقال ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ہم ان کے دکھ میں برابر کے شریک ہیں

منجانب

میاں فاروق مصطفائی، ڈاکٹر حمزہ مصطفائی

محمد عابد ضیائی، خواجہ صفدر نوری

و ادارہ مصطفائی نیوز

Offset, Panaflex Printing
& General Order Supplier

ASRA PRINTERS

Muhammad Ameen

2, Riffat Manzil Near Al-Momin Plaza Burns Road
Karachi.
Ph:0212639532 Cell: 0321-9269245

غربت کا مقدمہ......وکیل کی تلاش

مطیع الرحمن فاروقی

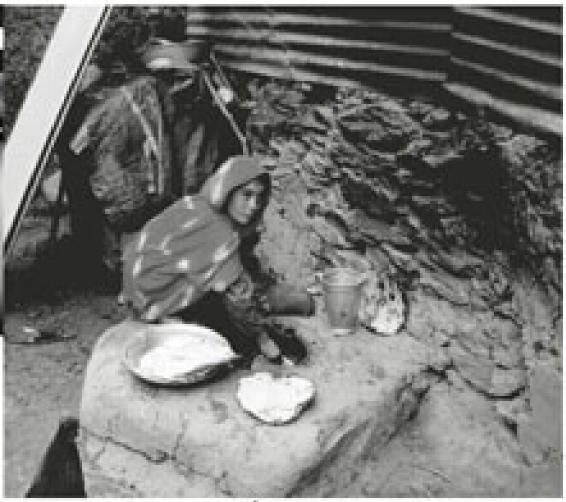

چھوٹے بڑے شہروں کی کسی کچہری میں چلے جائیں ایسا محسوس ہوگا کہ ساری مخلوق یہاں جمع ہوگئی ہے مقدمات کی بھرمار' وکیلوں کی بھاگ' دوڑ' وثیقہ نویسوں کی پھرتیاں' ججوں کی ٹھاٹھ باٹھ اور موکلان کا عدالتی طواف کا مقصد صرف اور صرف ذاتی نوعیت کے مقدمات میں انصاف کی تلاش ہے' زمینوں کے جھگڑے نمٹ رہے ہیں خاندانی لڑائیاں زیر بحث ہیں۔ قبضہ گروپوں کے وکیل بھاری بھرکم فائلوں کے ساتھ عدالتوں میں موجود ہیں۔ روزمرہ کے استعمال کی اشیاء میں ملاوٹ کرنے والی دو نمبر کمپنیوں کے لیگل ایڈوائزر اپنے موکل کے حق پر جوش جرح کرتے نظر آتے ہیں قومی اور عوامی خزانے کو مال مفت سمجھ کر دل بے رحم کے ساتھ ہڑپ کرنے والے سیاستدان عدالت حاضری کی مشقت سے جان چھڑانے کیلئے مہنگے ترین قانونی معاون ڈھونڈ رہے ہیں۔

اس سارے نقشے میں غلطی سے بھی عوام کا ذکر نہیں ملے گا' غریب کا درد کیا ہے کسی کو احساس نہیں' اس کی دوا کیا ہوگی کسی کو پرواہ نہیں' اس کا زخم اگر ناسور بن گیا تو نتائج کیا ہوں گے۔ ردعمل کیا ہوگا دیکھا جائیگا جو ہوگا ایسے عوامی مباحث کو وقت کا ضیاع قرار دیکر پس پشت ڈالنے والے اس وقت کیوں چیختے ہیں جب ان کے اپنے ہاتھوں کی لگائی ہوئی آگ ان کے گریبانوں تک پہنچتی ہے۔

رحمت عالم ? نے جبری غربت و محرومیت کو دائرہ کفر میں جانے کا راستہ بتایا ہے اور کفر ظلم کی پوشیدہ شکل ہے۔ جس کا اظہار ہر دور کے اندر مختلف انداز میں ہوتا رہا ہے۔ انبیاء علیہ السلام کی جدوجہد بھی ہمیشہ اسی طبقہ کے خلاف رہی ہے۔ جس نے قوموں کے اندر اجتماعی حقوق کو غصب کر کے غربت افلاس اور ذخیرہ اندوزی کو فروغ دیا۔ آج کل بے شمار داعیان اسلام بھی استعماری جھانسے میں گرفتار ہو کر یا جہالت و غفلت کی وجہ سے غربت کو قناعت کے لبادے میں پیش کرنے کی مجرمانہ حرکتوں میں مصروف ہیں' مجھے نہیں معلوم ایسے عناصر کے کیا عزائم ہیں اور ان کو ان کی کیا قیمت ملتی ہے مگر یہ بات قابل یقین ہے کہ ایسی حرکتوں سے سرمایہ دارانہ نظام مضبوط ہوگا اور غربت کا دورانیہ طویل سے طویل ہوتا چلا جائے گا۔

بات غریب کے مقدمے سے شروع ہوئی تھی جس کو 63 سالہ دور میں کوئی وکیل کوئی انصاف پسند منصف اور کوئی قومی مجرموں کو نکیل ڈالنے والا منتظم میسر نہیں آیا۔ قانونی موشگافیوں سے میں واقف نہیں کیونکہ میں وکیل نہیں مگر اتنا ضرور جانتا ہوں کہ کسی کو بھوک و

ننگ و بے بسی و مجبوری میں دیکھ کر خاموش رہنا مجرمانہ خاموشی سمجھا جاتا ہے اور جہاں پر بھی قانون کے نام نہاد رکھوالوں نے نفاذ قانون کے لئے مریل گردنوں ہڈیوں کے ڈھانچوں کا انتخاب کیا وہاں قہر الٰہی نازل ہوا۔

ملک کے اندر سب کے مقدمات لڑے جارہے ہیں میاں نواز شریف تیسری بار وزیراعظم بننے کے لئے کوشاں ہیں میاں شہباز شریف اپنی اہلیت ثابت کرنا چاہتے ہیں سید منور حسن اور عمران خان سابق صدر پرویز مشرف کو کٹہرے میں لانے کی سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں۔ رحمٰن ملک بے گناہی کا رونا رو رہے ہیں۔ وزارت قانون صدر مملکت کا دفاع کر رہی ہے لیکن ان تمام مقدمات کا عوام کے ساتھ یا ان کے مسائل کے ساتھ یا ان کی محرومیوں کے ساتھ کوئی تعلق ثابت کیا جا سکتا ہے ہرگز نہیں میرے خیال میں یہ سب کچھ عوام کی آنکھوں میں نہیں بلکہ دل میں دھول جھونکنے کے مترادف ہے۔ "انسان دوست" ذاتی طور پر یا انفرادی سطح پر چند غریبوں کو مفت قانونی معاونت و مشاورت دینے والے وکلاء کا احسان مند ہے مگر بات جب ملکی سطح کے بھیانک مسائل کی ہو تو دور دور تک کچھ دکھائی نہیں دیتا لاہور میں بربریت کا شکار ہونے والی شازیہ مسیح کا کیس سب کے سامنے ہے۔ جس میں چوہدری نعیم ایڈووکیٹ کی طرف سے سینکڑوں وکلاء اور مقتول شازیہ مسیح کی طرف سے وکیل تو کیا اس کے ورثاء تک کو احاطہ عدالت سے باہر نکال دیا گیا کیا یہی انصاف کے ضابطے ہوا کرتے ہیں؟ وڈیروں' جاگیرداروں' نوابزادوں اور سرمایہ پرستوں کی یہی کوشش ہے کہ غریب کو اس قدر دباؤ کہ وہ یا تو فنا کے گھاٹ اتر جائے یا انسان دشمنوں سے کمپرومائز کرے' غریب کے مقدمہ سے مراد اس کی تمام تر مجبوریوں کا خاتمہ اور اس کی عزت نفس کی بحالی ہے اس کے جسم اور روح کی پامالی میں ملوث عناصر کی نشاندہی اور اس کی حسرتوں کے قاتلوں کو نشان عبرت بنانا ہے۔ اس فرعونیت کو بھی بے نقاب کرنا ہوگا کہ ان مٹھی بھر بے حسوں کو یہ اختیار کس نے دیا کہ پوری قوم کے وسائل جمع کر کے اپنے پالتو جانوروں کو چھوٹا گوشت اور سیب کے مربے کھلائیں اور اپنی فرسودہ خواہشات کی تسکین کے لئے پوری قوم کو ظالمانہ ٹیکسوں کی بھینٹ چڑھائیں۔

قوم کو اس درد اور کرب سے نجات دلانے کے لئے کسی پروفیشنل وکیل کی ضرورت نہیں بلکہ وکیل سے مراد ایک ایسی صالح اجتماعیت ہے۔ جس کی فکر جامع اور نظریہ فلاح انسانیت کا ہو جن کی زندگی میں فکری' نظریاتی اور عملی وحدت ہو جو سامراج اور اس کے کمیشن ایجنٹوں کی سیاسی و معاشی چکر بازیوں کو اپنی سیاسی بصیرت سے ناکام بنانے کی صلاحیت رکھتے ہوں ایسے ہی لوگ قوموں کو زوال کی گھاٹیوں سے اٹھا کر شاہراہ ارتقاء پر گامزن کرتے ہیں یہ اگرچہ کم ہوتے ہیں مگر چونکہ کام اکثریت کیلئے کر رہے ہوتے ہیں مفاد عامہ ان کا اصول عصری تقاضوں سے ہم آہنگی ان کی ضرورت اور عوامی حمایت سے کامیابی کا حصول ان کی حکمت عملی ہوا کرتی ہے اس لئے وہ نصرت الٰہی کے بھی حقیقی مستحق ہوتے ہیں۔

خواتین کا صفحہ

ابتدائے اسلام میں مسلم خواتین نے اپنا بھرپور تعمیری اور مثبت کردار ادا کر کے آنے والے وقتوں کے لئے ایک

”اعلیٰ نمونہ اور قابل تقلید مثالیں“

حقیقت یہ ہے کہ اسلام کی تاریخ تو شروع ہی عورت کے تعمیری و تاریخی کردار سے ہوتی ہے ہماری تاریخ تو عورت کی ہمت، دانائی، حوصلہ مندی اور دور اندیشی کے شاندار اور قابل فخر کردار سے معمور ہے۔ ہمارا نقطۂ آغاز تو حضرت سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے ہوتا ہے جب ضعیف و ناتواں سمجھی جانے والی صنف نازک ہمت و عظمت کا ایک پہاڑ اور حوصلہ افزائی کا ایک سرچشمہ بن کر نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور کھڑی ہو جاتی ہے اور ایک غیر متزلزل ستون کی طرح سہارا بن جاتی ہے۔ غار حراء سے اتر کر اور ایک نسخۂ کیمیا ساتھ لے کر اپنی قوم کے پاس جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر تشریف لائے تو گھبراہٹ کے سائے آپ کا پیچھا کر رہے تھے مگر اپنے شوہر کی پاکبازی، بلند اخلاق اور انسان دوست کردار کی گواہ بن کر نبوت پر سب سے پہلے ایمان لے آئیں اور فرمایا کہ ”اے مجسمہ صدق و امانت! اللہ تعالیٰ آپ جیسے بلند کردار کو کبھی پریشانی اور گھبراہٹ کے سایوں کے سپرد نہیں کرے گا۔ آپ ﷺ انسانی معاشرہ کے لئے اتنے بڑے بڑے کارنامے انجام دیتے ہیں۔ جس انسان کا یہ مرتبہ و کردار ہو اللہ تعالیٰ اسے بھلا تنہا چھوڑ سکتے ہیں۔ آپ یقیناً اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں اور یہ جو پیغام آپ کو ملا ہے اس کا لانے والا وہی جبریل امین، وہی ناموس حق اور وہی فرشتہ ہے جو ابراہیم، خلیل اللہ علیہ السلام اور موسیٰ، کلیم اللہ علیہ السلام جیسے اولوالعزم نبیوں کے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام حق لے کر آتا رہا ہے۔ آیئے میں اس کی تصدیق آپ کو اپنے بھائی ورقہ بن نوفل سے کرائے دیتی ہوں جو مقدس صحیفوں کے عالم ہیں اور نبیوں کے احوال سے بخوبی آگاہ ہیں“۔

غار حراء میں گوشت پوست سے عبارت ایک فرد بشر کا سامنا عالم ملکوت کی دنیا کے سرخیل حضرت جبریل امین علیہ السلام سے ہوا یہ کوئی معمولی واقعہ نہ تھا بلکہ عرش سے فرش کے ارتباط کی بنیاد پڑی تھی۔ اس کے وقوع پذیر ہونے پر سیدِ وُلدِ آدم حضرت سیدنا محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پریشانی اور گھبراہٹ ایک فطرتی بات تھی بلکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ غیر فطری بات ہوتی مگر اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا کہ حواء کی بیٹی کی عظمت کو انسان بھول گئے ہیں اس کی عظمت رفتہ کو اجاگر کرنے اور عورت کا مرتبہ ہمیشہ کے لئے منوانے کی غرض سے ایک خدیجہ الکبریٰ کے کردار کی ضرورت ہے۔ ایسا کردار جس کے سامنے انسانیت ہمیشہ جھکتی رہے۔ بالکل ایسے ہی جیسے حج اور عمرہ مکمل کرنے کے لئے صفا و مروہ کے درمیان سعی کو سیدہ ہاجرہ علیہا السلام کی سنت کو لازم ٹھہرا دیا گیا ہے اسی طرح سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے عظیم الشان کردار سے عورت کی عظمت کو ہمیشہ کے لئے تسلیم کروا لیا جائے۔

اس کے بعد دعوت اسلام میں سب سے زیادہ اذیت بھی خواتین نے اٹھائی۔ دعوت الی اللہ کی خاطر سب سے پہلی شہادت بھی عورت کے حصہ میں آئی جب حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا نے شہادت قبول کر کے ظلم کو ٹھکرا دیا۔ سب سے پہلے ہجرت کرنے والوں میں بھی خواتین پیش پیش تھیں۔ حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی لخت جگر حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہجرت کی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ حضرت لوط علیہ السلام اور ان کے اہل و عیال کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کی اہلیہ اللہ کی راہ میں پہلے ہجرت کرنے والے ہیں۔ ہجرت کے بعد قیام حبشہ کے دوران مسلم خواتین کا کردار بھی تاریخ ساز ہے۔

میدان جنگ میں مسلم خواتین، مجاہدین کو پانی پلاتی تھیں، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں اور اس کار خیر میں کسی بڑے یا چھوٹے کی تفریق و تمیز نہیں تھی حتیٰ کہ غزوہ احد میں حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی اس کار خیر میں اپنا کردار ادا کرنے کے لئے موجود تھیں۔ غزوہ خندق کے موقع پر بھی مسلم خواتین نے اپنے ایسے ہی کارہائے خیر میں بھرپور کردار ادا کیا، ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا جو طب کا علم کامل رکھتی تھیں ان کا خیمہ ایک ڈسپنسری اور ہسپتال کا کام دیتا رہا۔ اس ابتدائی عہد اسلام میں مسلم خواتین نے مشاورت میں بھی اپنا تعمیری کردار ادا کیا۔ بعض اوقات تو ایسا بھی ہوا کہ جہاں کوئی حیلہ کارگر ثابت نہیں ہو رہا تھا وہاں ایک مسلم خاتون کی صائب اور درست رائے نے مسئلہ کا کامیاب حل پیش کر کے حالات کا رخ ہی بدل دیا۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر مکہ مکرمہ کے قرب و جوار سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو کئی سال بعد آئے تھے مگر عمرہ و زیارت بیت اللہ کے بغیر واپس ہونے پر مجبور ہونا پڑا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احرام کھول کر واپس جانے کا اعلان فرما دیا تھا مگر زیارت بیت اللہ کے لئے تڑپنے والی نیک روحیں جیسے بے جان ہو کر بیٹھ گئی ہوں، آپ فکر مند تھے کہ یہ غمزدہ ساتھی ٹس سے مس نہیں ہو رہے انہیں احرام کھولنے پر کیسے آمادہ کیا جائے؟ آپ ﷺ اسی حال میں اپنے خیمہ میں تشریف لے گئے اور ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مشورہ لیا، اہل ایمان کی روحانی ماں اپنے فرزندوں کی نفسیات سے خوب آگاہ تھیں۔ انہوں نے مشورہ دیتے ہوئے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ جانتے ہیں کہ آپ کے جانثار تو آپ کے نقش قدم پر چلنے کے منتظر رہتے ہیں، اگر آپ احرام کھول دیں اور وضو کر کے نفل سے فارغ ہو کر تیاری کر لیں تو یہ لوگ بھی دوڑ کر آپ کے نقش قدم پر چل پڑیں گے چنانچہ ایسے ہی ہوا۔ جب آپ احرام کھول کر تیار ہوئے تو تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی آپ کی پیروی کی اور چند لمحوں میں غمزدہ قافلہ مدینہ منورہ کی طرف رواں دواں تھا۔

وصال نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امہات المومنین رضی اللہ عنہن نے تعلیم قرآن کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں اور بچیوں کو دینی مسائل کی تعلیم بھی دینا شروع کر دی تھی کہ ام المومنین رضی اللہ عنہما کا اپنا حجرہ ایک درسگاہ نظر آنے لگا۔ امہات المومنین کی پیروی میں دیگر خواتین اسلام نے بھی اشاعت علم اور فہم دین کو اپنے لئے لازم ٹھہرا لیا۔ اس طرح علم کی تدریس، تعلیم کے فروغ اور حدیث کی روایت میں ابتدائی دور کی مسلم خواتین نے سرگرم کردار ادا کیا۔ یہ سب باتیں ایک حقیقت کو آشکار کرتی ہیں کہ ابتدائے اسلام میں مسلم خواتین نے اپنا بھرپور تعمیری اور مثبت کردار ادا کر کے آنے والے وقتوں کے لئے ایک ”اعلیٰ نمونہ اور قابل تقلید مثالیں“ قائم کر دی ہیں جو آج بھی مسلمان عورت کے لئے مشعل راہ ہیں اور رہیں گی۔

☆☆☆

WWW.NAFSEISLAM.COM

بچوں کا صفحہ

پاکستان کا کمسن "سائبر جینئس"

علامہ اقبال نے کہا تھا کہ "ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی" اور صوبہ سرحد کے پسماندہ علاقے ڈیرہ غازی خان سے تعلق رکھنے والے کمسن آئی ٹی اسپیشلسٹ بابر اقبال نے ان کی اس بات کو سچ ثابت کر دکھایا۔ 2 مارچ 1997ء کو پیدا ہونے والے بابر اقبال کے گھر کو آئی ٹی کی درسگاہ قرار دیا جا سکتا ہے جہاں ان کے والد، بہن اور بھائی سب کمپیوٹر کے ماہر سمجھے جاتے ہیں۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ بابر اقبال کا گھرانہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کا گہوارہ اور اس گھرانے کے افراد اس شعبے کے چمکتے دمکتے ستارے ہیں۔ بابر اقبال نے 2006ء میں MicroSoft Certified Professional کے امتحان میں 87 فیصد نمبر حاصل کیے اس وقت ان کی عمر صرف 9 سال تھی جبکہ اس امتحان میں حصہ لینے والے دیگر امیدواروں کی عمریں 30 سے 35 سال کے درمیان تھیں۔ وہ اتنی کم عمری میں امتیازی نمبروں سے اس امتحان میں کامیاب ہونے والے دنیا کے پہلے فرد ہیں۔ 9 سالہ بابر اقبال کے ورلڈ ریکارڈ قائم کرنے پر تہلکہ مچ گیا اور آئی ٹی کے شعبے سے تعلق رکھنے والے بڑے بڑے اداروں نے اس کم عمر کمپیوٹر ماسٹر سے رابطے شروع کر دیے لیکن اس گھرانے کی نظریں دوسرے عالمی ریکارڈ پر مرکوز تھیں اور بابر اقبال اسی سال یعنی 2006ء میں ہی "CIWA" کے امتحان میں 89.9 فیصد نمبر حاصل کر کے دوسرا ورلڈ ریکارڈ قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اس کامیابی نے انفارمیشن ٹیکنالوجی کے عالمی ماہرین کو حیران و پریشان کر دیا اور بابر اقبال کو بے شمار انعامات سے نوازا گیا۔ بابر اقبال آئی ٹی میں ورلڈ ریکارڈ قائم کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی تعلیم بھی جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ڈیرہ اسماعیل خان میں وہ نویں کلاس میں زیر تعلیم ہیں جبکہ دبئی میں بھی وہ اپنی پروفیشنل صلاحیتوں کو منوا رہے ہیں۔ 2007ء میں سرٹیفائڈ وائرلیس نیٹ ورک ایڈمنسٹریٹر کے امتحان میں 80 فیصد نمبر لے کر وہ تیسرا عالمی ریکارڈ بنانے میں کامیاب رہے۔ بابر اقبال کو اس بین الاقوامی امتحان میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کرنے پر "اسٹوڈنٹ پارٹنر" کے اعزاز سے نوازا گیا۔ بہت کم عمری میں ہی یہ اعزاز حاصل کرنے والے بابر اقبال کی وجہ سے مائیکروسافٹ کمپنی کو اپنے قواعد و ضوابط میں ترمیم کرنی پڑی ہے کیونکہ مائیکروسافٹ اسٹوڈنٹ پارٹنر کیلئے یونیورسٹی کا طالب علم ہونا ضروری ہے اور یونیورسٹی طالب علم کے لیے 18 سال کی عمر لازمی ہے۔ ان غیر معمولی صلاحیتوں کے اعتراف میں مائیکروسافٹ کمپنی نے بابر اقبال کو گلف ریجن کے لیے اپنا ٹیکنیکل کوآرڈی نیٹر مقرر کر دیا۔ لگاتار تین عالمی ریکارڈ قائم کرنے کے بعد بھی بابر اقبال کی شاندار کامیابیوں کا سلسلہ نہیں رکا۔ رواں سال 2009ء میں دبئی میں منعقدہ مائیکروسافٹ سرٹیفائڈ ٹیکنالوجی اسپیشلسٹ کے بین الاقوامی امتحان میں 96 فیصد نمبر حاصل کر کے انہوں نے ایک اور عالمی ریکارڈ قائم کیا ہے۔ کمپیوٹر ٹیکنالوجی سے وابستہ ادارے اپنی تقریبات میں بابر اقبال کو مہمان خصوصی کی حیثیت سے مدعو کرتے ہیں جبکہ کمپیوٹر ماہرین انہیں "سائبر جینئس" (Syber Geneius) قرار دیتے ہیں۔ بابر اقبال ان دنوں مختلف یونیورسٹیوں میں آئی ٹی طلبا کو لیکچر دے رہے ہیں۔ پنجاب اسمبلی نے بھی اس کمسن ہیرو کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے لاہور آنے کی دعوت دے رکھی ہے۔ بابر اقبال کی زندگی کا ایک یادگار لمحہ وہ بھی تھا کہ جب صدر آصف علی زرداری نے اس کمسن آئی ٹی پروفیشنل کو ایوان صدر بلایا اور انفارمیشن ٹیکنالوجی میں پانچ عالمی ریکارڈ قائم کرنے پر 5 لاکھ روپے کا چیک بطور انعام دیا۔ اس موقع پر صدر آصف علی زرداری نے کہا کہ قوم کو نوجوان نسل سے بڑی امیدیں وابستہ ہیں جو تمام شعبوں میں اپنے وطن کے لیے اعزازات حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ صدر نے اتنی کم عمری میں پیشہ ورانہ مہارت حاصل کرنے پر بابر اقبال کی تعریف کی اور کہا کہ ملک کی نوجوان نسل کو مواقع ملیں تو اس میں ترقی کرنے کی بے پناہ صلاحیتیں موجود ہیں۔ بابر اقبال کے اعزاز میں گزشتہ دنوں پارلیمنٹ ہاؤس کے اسپیکر چیمبر میں بھی خصوصی تقریب منعقد کی گئی جو کہ پاکستان کی پارلیمانی تاریخ کا ایک منفرد واقعہ تھا۔ تقریب کا اہتمام قائم مقام اسپیکر قومی اسمبلی فیصل کریم کنڈی نے کیا تھا۔ تقریب میں وفاقی وزراء، مختلف جماعتوں کے پارلیمانی لیڈرز اور اراکین پارلیمنٹ موجود تھے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے قائم مقام اسپیکر قومی اسمبلی فیصل کریم کنڈی نے کہا کہ بابر اقبال نے کمسنی میں پانچ عالمی ریکارڈ قائم کر کے پورے ملک بالخصوص پاکستانی نوجوانوں کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے بچوں کی کردار سازی پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ بچوں کو سائنس اور ٹیکنالوجی کی جانب راغب کرنے کے لیے والدین، اساتذہ اور حکومت مل جل کر کام کریں۔ فیصل کریم کنڈی نے کہا کہ بابر اقبال ٹیکنالوجی کی دنیا کا روشن ستارہ ہے، جس نے اس شعبے میں پے در پے عالمی ریکارڈ قائم کر کے ماہرین کو حیرت زدہ کر دیا ہے۔ اس موقع پر بابر اقبال کو قومی اسمبلی کا نشان پیش کیا گیا اور ارکان اسمبلی نے تحائف دیے۔ قبل ازیں قومی اسمبلی کی کاروائی دیکھنے کے لیے بابر اقبال جب اسپیکر گیلری میں آئے تو قائم مقام اسپیکر نے ایوان کو بابر اقبال سے متعارف کرایا، جس پر مولانا فضل الرحمن، شیخ آفتاب احمد (نواز لیگ)، عبد الوسیم (ایم کیو ایم)، وفاقی وزیر سید خورشید احمد شاہ، وزیر پارلیمانی امور ڈاکٹر بابر اعوان سمیت مختلف پارلیمانی نمائندوں نے ان کی تحسین کی۔ اس موقع پر وفاقی وزیر برائے سائنس و ٹیکنالوجی اعظم خان سواتی نے کہا کہ وہ پاکستان کا نام روشن کرنے اس بچے کو اپنی جیب سے نقد انعام دیں گے اور انہیں صدارتی وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ وزیر صنعت و پیداوار میاں منظور احمد وٹو نے کہا کہ وہ امیر بیگم ویلفیئر ٹرسٹ چلاتے ہیں۔ اس ٹرسٹ سے اس بچے کی اعلیٰ تعلیم پی ایچ ڈی تک کے اخراجات برداشت کیے جائیں گے۔ پارلیمانی امور کے وزیر بابر اعوان نے کہا کہ بابر اقبال ہمارا قومی اثاثہ ہیں، جنہیں مائیکروسافٹ کے بانی بل گیٹس نے اپنی کمپنی میں کام کرنے کی پیشکش کی ہے اور وزیر اعلیٰ سرحد نے انہیں نقد انعام دیا ہے۔ جنگ گروپ کے لیے یہ بھی بڑے اعزاز کی بات ہے کہ اسی گروپ کے چینل "Geo News" نے سب سے پہلے بابر اقبال کو متعارف کرایا۔ ان کا تفصیلی انٹرویو دیکھنے کے بعد ڈپٹی اسپیکر قومی اسمبلی فیصل کریم کنڈی نے انہیں پارلیمنٹ ہاؤس آنے کی دعوت دی اور صدر مملکت سمیت قومی شخصیات نے انہیں اسلام آباد میں مدعو کیا۔ "اخبار جہاں" سے گفتگو کرتے ہوئے بابر اقبال نے اعلیٰ حکومتی عہدیداروں کو تجویز کیا کہ پاکستان کے ہر بچے کی کمپیوٹر تک رسائی اور موزوں رہنمائی کو یقینی بنائیں۔ اس کے لیے ملک بھر میں کمپیوٹر کی تعلیم کے خصوصی ادارے قائم کیے جائیں۔ انہوں نے اپنے بھائی آصف اقبال کے ہمراہ پاکستان میں الیکٹرانک گورنمنٹ اور Paper less حکومت کے قیام کی بھی تجاویز دی ہیں۔ بابر اقبال نے اپنے مستقبل کے عزائم کے بارے میں بتایا کہ وہ اقوام متحدہ کے ساتھ کام کر کے انفارمیشن ٹیکنالوجی کو دنیا کے ہر غریب بچے تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے اپنی کامیابیوں کے حوالے سے کہا کہ ٹیکنالوجی بہت مسرت بخش ہوتی ہے، آپ اس سے جتنی محبت کریں گے، یہ آپ کو اتنی ہی زیادہ خوشیاں دے گی۔ انعامات اور حوصلہ افزائی کے حوالے سے بابر اقبال کہتے ہیں کہ انہیں پیسوں کی ضرورت نہیں، ہمیں چاہیے کہ فرد کی حوصلہ افزائی کے بجائے اداروں کو ترقی دینے کی کوشش کریں۔ بابر اقبال کی خداداد صلاحیتوں کا عالمی سطح پر اعتراف ہو رہا ہے۔ اس کمسن بچے کی غیر معمولی ذہانت نے دنیا بھر کو حیرت زدہ کر دیا ہے۔ محنت، لگن اور جذبے کی یہ کہانی پاکستانی نوجوانوں کے دلوں کو گرما رہی ہے۔ کامیابیوں کی یہ داستان یہیں پر مکمل نہیں ہوئی بلکہ بابر اقبال کا ہدف یہ ہے کہ وہ دنیا کے پہلے انڈر۔16 پی ایچ ڈی ہولڈر بننا چاہتے ہیں۔ کم عمری میں ان شاندار کامیابیوں کے پیش نظر بابر اقبال کا نام گنیز بک آف ورلڈ ریکارڈز میں شامل ہونے کا امکان روشن دکھائی دیتا ہے۔

کیا تم آخرت کی زندگی کو چھوڑ کر دنیا کی زندگی پر خوش (وراضی) ہوگئے۔ (سورہ توبہ آیت ۳۸)

Monthly MUSTAFAI NEWS Karachi

ماہنامہ مُصطفائی نیوز

اپریل 2010

Reg No SC.1297

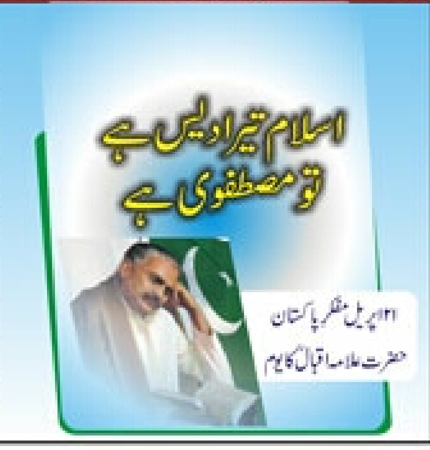

جب قانون و انصاف کے تقاضے پورے نہ کیے جائیں تو غازی عبد القیوم جیسے نوجوان پیدا ہوتے ہیں

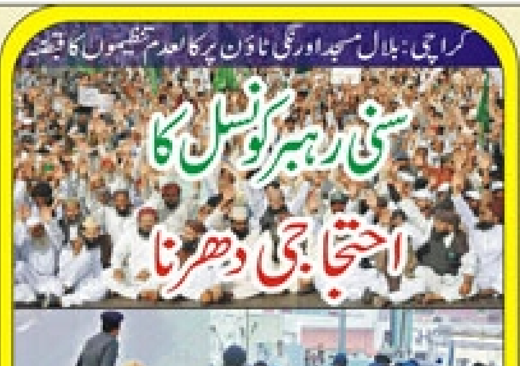

پاکستان بھر میں مصطفائی برادری کا اپنا ترجمان